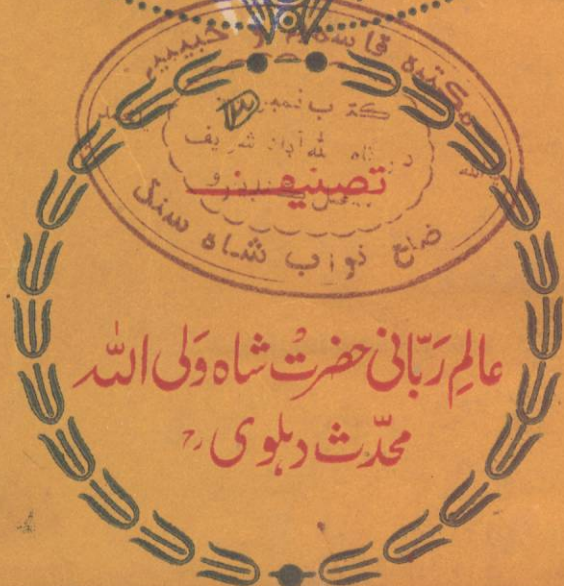


شفاء العلیل
ترجمہ
القول الجمیل



عالم ربانی حضرت شاہ ولی اللہ
محدث دہلوی

سبع الہامی
ایک بت منزل
یکسٹا چوک کراچی

مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا لِلَّهِ

شِفَاءُ الْعَلِيلِ ^{عَلَيْهِ}
_{تَسْبِيحًا}

الْقَوْلُ الْجَمِيلُ

مصنفه

عالم ربّانی حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی

بابتہام حاجی محمد ذکی عفی عنہ نبیرہ عالیجناب حاجی محمد سعید صاحب عظیم

سع ایچ ایم سید کبیر

ادب منزل، پاکستان چوک - کراچی ۱

مطبوعہ

ایجوکیشنل پریس - کراچی

تاریخ طبع

مارچ ۱۹۶۸ء

اشاعت دوم

مارچ ۱۹۶۰ء



مشرقی پاکستان آفس

قرآن منزل

بابو بازار — ڈھاکہ

فہرست مضامین

صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر	مضمون
۳۸	اشراک با خدا۔	۷	دیباچہ مترجم
۳۹	تصدیق کاہن وغیرہ	۱۰	مقدمہ مصنف
۳۹	پیغمبروں اور فرشتوں کو بُرا کہنا		پہلی فصل
۴۰	ترک نماز وغیرہ		بیعت کے سنون ہونیکا بیان
۴۰	قتل ناحق	۱۳	
۴۱	تحقیق و تفصیل کبائر		دوسری فصل
۴۳	تفصیل شعب ایمانیہ		بیعت کی سنیت، غایت، منفعت اور
	چوتھی فصل	۱۸	شرائط کا بیان
	مشائخ جیلانیہ (قادریہ) کے	۱۹	حکمت بیعت
۴۷	اشغال کا بیان	۲۸	اقسام بیعت صوفیہ
۵۰	طریقہ ذکر نفی و اثبات	۲۹	حکمت تکرار بیعت
۵۳	بیان ذکر خفی دورہ قادریہ		تیسری فصل
۵۴	طریقہ پاس انفاس		مرید کی تربیت اور تعلیم کا بیان
۵۵	طریقہ مراقبہ	۳۵	تفصیل گناہ کبیرہ۔
۵۵	مراقبہ بحضور حق تبارک و تعالیٰ	۳۸	

صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر	مضمون
۷۸	طریقہ اثبات مجرد	۵۶	طریق معیت
۷۹	حقیقت مراقبہ بوجہ شمول	۵۶	اقسام مراقبہ قرآنیہ
۷۹	طریقہ مراقبہ بسیط	۵۷	مراقبہ فنا
۸۴	کلمات نقشبندیہ	۵۹	برائے کشف وقائع آئندہ
۸۵	ہوش دردم	۶۰	طریقہ کشف ارواح
۸۶	نظر بر قدم	۶۱	برائے حصول امور مشکلہ
۸۷	سفر در وطن	۶۱	برائے انشراح خاطر و دفع بلا با
۸۸	خلوت در انجمن	۶۱	برائے شفا کے مریض وغیرہ
۸۹	یاد کرد		
۹۰	بازگشت		
۹۱	نگاہ داشت	۶۳	پانچویں فصل مشائخ چشتیہ کے اشغال کا بیان
۹۱	یادداشت	۶۶	ذکر جلی و حنفی
۹۲	وقوت زمانی	۶۷	پاس انفاس
۹۲	وقوت عددی	۶۸	شیخ کے ساتھ ربط قلب
۹۲	وقوت قلبی	۶۹	مراقبہ چشتیہ
۹۳	تصرفات نقشبندیہ	۷۰	نثر الطاہرہ نشینی
۹۴	طریقہ تاثیر طالب یعنی توجہ دادن	۷۲	کشف قبور و استفاضہ بدان
۹۵	حقیقت ہمت	۷۳	صلوٰۃ المعکوس
۹۵	سلب مرض	۷۳	صلوٰۃ کن فیکون
۹۶	طریقہ توبہ بخشی		
۹۶	طریقہ تصرف قلوب		
۹۷	طریقہ اطلاع نسبت اہل اللہ	۷۵	چھٹی فصل مشائخ نقشبندیہ کے اشغال کا بیان

صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر	مضمون
۱۲۲	آیاتِ شفا برائے مریض	۹۷	طریقہ اشراقِ خواطر
	سی و سہ آیت برائے دفعِ ازسحر و محافظت	۹۷	طریقہ کشف و دفاعِ آئندہ
۱۲۳	ازدردان و دردندگان	۹۸	طریقہ دفعِ بلا۔
۱۲۷	برائے حفظِ چمچک	۹۹	اشغالِ طریقہ مجددیہ
۱۲۷	برائے حاجتِ روائی		
۱۲۸	نماز برائے قضاے حاجت		
۱۳۱	عملِ آسیب زدہ برائے دفعِ جنِ ازخانہ		
۱۳۲	برائے دفعِ جنِ ازخانہ	۱۰۳	کابیان
۱۳۲	با تھپنِ دور کرنے کیلئے۔	۱۱۳	فراستِ صادقہ
۱۳۵	برائے زنے کہ فرزندش نہ زید		
۱۳۵	ایضاً برائے فرزند زینہ		
	اعمال برائے چشم زخمِ ساحرہ کہ در بندگی		
۱۳۵	ڈائن و ٹھنیا گویند۔	۱۱۶	کابیان
۱۳۷	برائے چشم زخم	۱۱۶	برائے کشائشِ ظاہری و باطنی
۱۳۹	ایضاً برائے چشم زخم	۱۱۷	برائے درد دندان و درد سر و درد ریاح
۱۳۹	برائے مسحور و مریضِ مایوسِ العلاج	۱۱۸	برائے دفعِ حاجت و ردِ غائبِ شفا کے مریض
۱۳۹	برائے گم شدہ	۱۱۸	برائے گزیدنِ سبِ دیوانہ
۱۴۰	برائے شناختنِ دزد	۱۱۹	برائے دفعِ فاقہ
۱۴۱	برائے بردہ گریختہ	۱۱۹	بیدار شدنِ از شب
۱۴۲	برائے اسحاقِ حاجت	۱۲۰	عملِ حفظِ اطفال
۱۴۲	طریقہ استخارہ	۱۲۱	برائے امان از ہر آفت
۱۴۴	افسوس نہائے تپ	۱۲۲	برائے خوفِ حاکم

ساتویں فصل

حقیقت نسبت اور اسکی تحصیل

کابیان

فراستِ صادقہ

آٹھویں فصل

خاندانِ ولی اللہی کے اعمالِ مجربہ

کابیان

برائے کشائشِ ظاہری و باطنی

برائے درد دندان و درد سر و درد ریاح

برائے دفعِ حاجت و ردِ غائبِ شفا کے مریض

برائے گزیدنِ سبِ دیوانہ

برائے دفعِ فاقہ

بیدار شدنِ از شب

عملِ حفظِ اطفال

برائے امان از ہر آفت

برائے خوفِ حاکم

صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر	مضمون
		۱۴۴	برائے خنازیر
	دسویں فصل	۱۴۵	برائے سُرخ بادہ
۱۴۳	آداب ذکر اور وعظ گونی کا بیان	۱۴۵	برائے ضعف بصر
		۱۴۵	برائے صرع
	گیارہویں فصل		لوزین فصل
۱۴۳	سلسلہ مطہر لقیح حضرت مصطفیٰ کا بیان		آداب و شرائط عالم ربانی کا بیان
۱۴۹	سند سلسلہ قادریہ	۱۴۷	

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

دیباچہ مترجم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْاَوْلٰئِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ
وَ عَلٰى اٰلِهِ وَاَصْحَابِهِ وَاَوْلِيَاءِ اُمَّتِهِ اَجْمَعِيْنَ۔

اَمَّا بَعْدُ۔ عاجز بندہ گناہوں سے شرمندہ خرم علی عفا اللہ عنہ خدمات اہل دین میں
عرض کرتا ہے کہ بعض غلط خیاب نے فرمائش کی کہ کتاب مستطاب قول الجلیل فی بیان سنوآ
السبیل تصنیف عالم ربانی مرتاض حقانی عارف باللہ حضرت شاہ ولی المدحت دہلوی
رحمۃ اللہ علیہ کا ترجمہ اردو میں کرے تا زمانہ اخیر میں کہ روز بروز جہل کی ترقی ہے اہل دین حقیقت
حال سے مطلع ہوں اور اصول طریقت اور شرائط اور احکام بیعت سے آگاہ ہو کر افراط و تفریط سے
بچیں نہ مطلقاً بیعت کا انکار کریں نہ ہر نا اہل سے بیعت کر لیں ہر چند مترجم بسبب کورباطنی اس
کتاب عالی قدر کے ترجمہ کرنے کی کہ ذکرین حق اور اولیائے طریقت کے اشغال میں ہے لیاقت میں
رکھنا لیکن لغو آئے اُس حدیث صحیح کے جو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے بخاری اور مسلم میں
ثابت ہے کہ ملائکہ ربانی اہل ذکر کو تلاش کرتے ہیں پھر جب ذکرین کو پاتے ہیں تو ان کو اپنے پردوں
سے اُڑل آسمان تک چھالیتے ہیں پھر جب حق تعالیٰ فرشتوں کو شاہد کر کے فرماتا ہے کہ میں نے اُن کو

لہ یہ مختصر جو حدیث دراز کا اس کے آگے یوں ہے کہ جب فرشتے جناب باری تعالیٰ میں جاتے ہیں تو پوچھتا ہے ان سے پروردگار
حالاً نوہ بہت جانتا ہے ان سے کیا کہتے ہیں بندے میرے ملائکہ عرض کرتے ہیں کہ ساتھ پاکی اور برائی کے یاد کرتے ہیں
تجھ کو اور تعریف کرتے ہیں تیری سبحان اللہ اللہ اکبر الحمد للہ کہتے ہیں اور تجبیج کرتے ہیں تیری یعنی لا حول و لا قوتہ ہیں پس فرماتا ہے
اللہ تعالیٰ کہ کیا دیکھا ہے انھوں نے تجھ کو عرض کرتے ہیں فرشتے کہ قسم ہے خدا کی نہیں دیکھا انھوں نے تجھ کو پس فرماتا ہے
اللہ تعالیٰ کیا حال ہوا اگر دیکھیں وہ تجھ کو کہتے ہیں فرشتے اگر دیکھیں وہ تھکو تو مویں وہ بہت کر نیوالے عبادت تیری اور بہت
بیان کریں بزرگی تیری اور بہت کریں تسبیح تیری پھر فرماتا ہے اللہ تعالیٰ کیا مانگتے ہیں مجھ سے کہتے ہیں فرشتے کہ مانگتے ہیں تجھے
بہت فرماتا ہے اللہ تعالیٰ کیا دیکھی ہے انھوں نے بہت عرض کرتے ہیں فرشتے قسم ہے اللہ کی اے رب ہمارے نہیں دیکھی

(باقی صفحہ ۸ پر)

بجنتا تو کوئی فرشتہ کہتا ہے کہ ان میں تو فلانا بندہ گنہگار بھی ہے جو ان کی راہ پر نہیں کسی کام کو آیا تھا سو وہاں بیٹھ گیا حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم نے اُس کو بھی بچتا وہ ایسے لوگ ہیں جن کے پاس کا بیٹھ جانے والا شقی یعنی بے نصیب نہیں رہتا۔ ترجمہ اس کتاب کا وسیلہ نجات کا سمجھا اور کیوں نہ ہو کہ حدیث
 مِنْ أَحَبِّ قَوْمًا فَهُوَ مِنْهُمْ، ستاویز قوی ہے انشاء اللہ تعالیٰ نظم۔

سید دل تیرے کارگو میں ہوں لیکن فدائی ہوں اللہ کے عاشقوں کا
 یہ امید رکھتا ہوں لطف ازل سے کہ اس دل میں پر تو پڑے صادقوں کا
 اور کیا عجب ہے رحمت بے علت سبب انگیز سے کہ کوئی بندہ خدا اہل دل اس توجہ
 کو دیکھ کر خوش ہو جاوے اور مترجم کے افلاس باطنی پر رحم کرے اور توجہ فرماوے یا بعد موت
 مترجم کے دعائے مغفرت کرے۔ مصرع۔

وَلِلَّادْرِضِ مِنْ كَابِ الْكِرَامِ نَصِيبٌ

یا جملہ کتاب مذکور گیارہ فصل پر مشتمل ہے۔

پہلی فصل اور دوسری فصل اقسام بیعت اور اُس کے احکام اور شرائط ہیں۔

(بقیہ صفحہ گذشتہ) انھوں نے بہشت فرماتے اللہ تعالیٰ پس کیا حال ہو اگر دیکھیں وہ بہشت عرض کرتے ہیں
 فرشتے اگر دیکھیں وہ اُس کو تو بہت ہوں اُس پر حرص کرنے والے اور بہت طلب کریں اُس کو اور بہت کریں اُنکی محبت
 پھر فرماتا ہے اللہ تعالیٰ کہ کس چیز سے پناہ مانگتے ہیں۔ عرض کرتے ہیں فرشتے کہ پناہ مانگتے ہیں وہ دوزخ سے فرماتا
 ہے اللہ تعالیٰ کہ کیا دیکھا ہے انھوں نے دوزخ کو کہتے ہیں فرشتے قسم ہے اللہ کی اسے رہ نہیں دیکھا انھوں نے اُس کو۔
 فرماتا ہے اللہ تعالیٰ پس کیا حال ہو اگر دیکھیں وہ اُس کو کہتے ہیں فرشتے اگر دیکھیں وہ اس کو تو بہت ہوں اُس سے
 بھاگنے والے اور بہت اس سے ڈرنے والے فرماتا ہے اللہ تعالیٰ پس گواہ کرنا ہوں میں تم کو تحقیق میں نے بخش دے گا
 اُن کے پس عرض کرتا ہے ایک اُن فرشتوں میں سے کہ فلانا شخص اُن میں تھا کہ نہیں تھا ذکر کرنے والوں میں سے سوائے
 اسکے نہیں کہ آیا تھا کسی کام کے لئے فرماتا ہے اللہ تعالیٰ ہم اجلساء لاسی حلیسہم یعنی ایسے چھٹنے والے ہیں کہ نہیں
 بدبخت ہوتا غشبین ان کا انتہی یہ حدیث مشکوٰۃ کے باب ذکر اللہ و جل میں بخاری سے نقل کی ہے ۱۰۔

۱۱ یعنی زمین کیلئے بزرگوں کے پیالے سے حصہ ہے کثرت وغیرہ پینے کے وقت کچھ پیالے میں سے زمین پر ڈال دیتے ہیں
 نظر کے دنگ کیلئے یہ بحسب عرف کے کہا ہے حاصل یہ ہے کہ کیا عجب، عجیب بھی اُنکی برکات میں سے کچھ مل جاوے ۱۲

- تیسری فصل سالکین کی تربیت کی ترتیب میں۔
 چوتھی فصل مشائخِ قادریہ کے اشغال میں۔
 پانچویں فصل مشائخِ چشتیہ کے اشغال میں۔
 چھٹی فصل مشائخِ نقشبندیہ کے اشغال میں
 ساتویں فصل آل کا اشغال یعنی تحصیل نسبت میں۔
 آٹھویں فصل عزائم اور اعمال میں۔
 نویں فصل عالم ربانی کی شرائط اور چند نصائح میں۔
 دسویں فصل وعظ گوئی اور وعظ کی شرائط اور آداب وغیرہ میں۔
 گیارہویں فصل سلاسل طریقت کے اسناد میں۔

اب معلوم کرنا چاہیے کہ ترجمہ اس کتاب میں باجاوہرہ مقدم رکھا گیا اصل کے تراجم لفاظ میں
 تقدیم اور تاخیر واقع ہو اس واسطے کہ ترجمہ کرنے سے سہولت فہم مقصود ہے سو ترجمہ تحت اللفظ میں
 حاصل نہیں اور جو حواشی مصنف قدس سرہ اور ان کے خلیف الرشید علامہ عصر مستند ہر مولانا
 شاہ عبدالعزیز کے اس کتاب پر صحیح پائے مزید توضیح اور تفسیر فوائد کے واسطے ان کا ترجمہ بھی
 ذیل کے فوائد میں مندرج کر دیا جہاں کہیں مولانا کا لفظ آوے تو مولانا شاہ عبدالعزیز مراد
 ہوں گے اور اس کا شفاء العلیل ترجمہ قول الجلیل نام رکھا حق تعالیٰ اس ترجمے کو اپنے مزید
 کرم سے قبول فرماوے اور ترجمہ اور صاحب فرمائش اور مسیح اور ناشر اور سائر اہل دین کو اس
 کتاب کے برکات سے فائدہ مند کرے۔ آمین

ختم علی عفا اللہ عنہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مقدمہ مصنف

سب تعریف اللہ کو جس نے نبی آدم کے لوگوں کو واسطے فیضان انوار کے مستعد بنایا اور تعویض معارف اور اسرار کے واسطے لائق ٹھہرایا۔

اور بھیجا انبیاء برکزیدہ اخیر کو داعی اور ہادی بنا کر کہ معارف اور اسرار الہی کی تحصیل کی راہیں بتادیں عبادات اور اذکار سے۔

پھر حق تعالیٰ نے انبیاء کے وارث ٹھہرائے یعنی علمائے مضبوط نیک کار جو ان کے علم اور ارشاد کو بعد زمانہ انبیاء کے قرناً بعد قرن قائم رکھیں۔

اور ہمیشہ تاقیامت ان میں سے چند لوگ حق پر قائم رہیں گے ان کو ضرورتاً پہنچا سکیں گے جو شیرینان کے معاند اور منکر ہوں گے۔

اور حق تعالیٰ نے وارثین انبیاء کو چراغ ہدایت بنایا جن سے طبیعت اور بشریت کی تاریکیوں میں لوگ راہ پاتے ہیں خدا کے قرب کی طرف۔

سو جس کا دل بیدار ہے اس نے کلام حق کو سنا دھیان کر کے سو وہ راہ پا گیا اور اس کے

الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ خَلَقَ قُلُوْبَ
نَبِیِّ اٰدَمَ مُسْتَعِدَّةً لِّفِیْضَانِ الْاَنْوَارِ
مُتَهَيِّئَةً لِاِبْدَاعِ الْمَعَارِفِ وَالْاَسْرَارِ۔

وَبَعَثَ الْاَنْبِیَاءَ الْمُصْطَفِیْنَ
الْاٰخِیَارَ دَاعِیْنَ وَهَادِیْنَ اِلٰی طُرُقِ
الْکِتَابِهَا بِالطَّاعَاتِ وَالْاَذْکَارِ
ثُمَّ جَعَلَ لَهُمْ وَرَثَةً یَّقُوْمُوْنَ
بِعِلْمِهِمْ وَرُشْدِهِمْ مِنَ الْعُلَمَاءِ
السَّرِیْحِیْنَ الْاَبْرَارِ۔

وَلَا تَزَالُ مِنْهُمْ طَائِفَةٌ قَالِمِیْنَ
عَلٰی الْحَقِّ لَا یُضُوْهُهُمْ مَنْ خَرَلَ لَهُمْ
مِنَ الْاَشْرَارِ۔

وَجَعَلَهُمْ سُرُوْحًا یَهْدِی النَّاسَ
بِهَاقِیْ ظُلُمَاتِ الطَّبِیْعَةِ اِلٰی قُرْبِ
مُخِیَارِ۔

فَمَنْ كَانَ لَهُ قَلْبٌ اَذَقْنٰی سَمْعَهُ
وَهُوَ شَهِیْدٌ فَقَدْ رَسَدَ وَكَلَهُ النَّعِیْمُ

واسطے نعمت دائمی اور جنات اور انہار میں۔
 اور جس نے اس ہدایت سے روگردانی
 اور سرکشی کی سوراہ کو بھولا اور نیچے گر پڑا اور
 اُس کے لئے دوزخ اور پانی گرم ہے اور
 کوئی اُس کا مددگار نہیں۔

ہم ستائش کرتے ہیں اللہ کی اور اس سے
 مدد چاہتے ہیں اور اُس سے مغفرت مانگتے ہیں
 اور اللہ کی پناہ طلب کرتے ہیں اپنے نفسوں کی
 برائیوں سے اور اپنے اعمال کی بدیوں سے جس کو
 اللہ نے ہدایت کی اُس کا کوئی گمراہ کرنے والا نہیں
 اور جس کو اُس نے بہکایا اُس کا کوئی راہ بتانے
 والا نہیں اور ہم کو اسی دیتے ہیں کہ کوئی معبود
 برحق نہیں سوائے اللہ کے جو اکیلا ہے اُس کا
 کوئی ساتھی نہیں اور ہم کو یہی دیتے ہیں کہ ہمارے
 پیشوا اور سردار یعنی جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ
 وآلہ وسلم اُس کے بندے اور رسول ہیں جن کو اللہ
 نے بھیجا ساتھ حق کے بشیر اور نذیر کے حق تعالیٰ
 اُن پر اپنی رحمت نازل کرے اور اُن کی آل اور
 اصحاب پر اور برکت دے اور سلام بھیجے سلام بھیجنا۔

أَمَّا بَعْدُ فَيَقُولُ الْعَبْدُ الضَّعِيفُ الْفَقِيرُ إِنِّي رَحِمَةُ اللَّهِ الْكَرِيمِ وَبِئْسَ اللَّهُ
 بِنِ الشَّيْخِ عَبْدِ الرَّحِيمِ تَعَمَّدَ هُمَا اللَّهُ بِفَضْلِهِ الْجَسِيمِ وَجَعَلَ مَا لَهُمَا إِلَى التَّعْلِيمِ
 الْمَقِيمِ هَذَا فَتُصَوَّلُ مُشْتَمَلَةٌ عَلَى أُصُولِ الطَّرِيقَةِ وَمَا يَتَّبِعُ بِهَا مِمَّا اسْتَفْتَا

لہ بشیر و نذیر دینے والا مومنوں کو ساتھ جنت کے اور نذیر ڈرسانے والا کافروں کو ساتھ دوزخ کے ۱۲

مِنْ مَشْلُحِنَا النُّقْشِبَنْدِيَّةِ وَالْجَيْلَانِيَّةِ وَالْحَشْتَنِيَّةِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمْ
وَسَمَّيْتُهُمُ بِالْقَوْلِ الْجَمِيلِ فِي بَيَانِ سَوَاءِ السَّبِيلِ حَسْبِيَ اللهُ وَنِعْمَ
الْوَكِيلُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ

بعد حمد و صلوٰۃ کے کہتا ہے بندہ ضعیف محتاج اللہ کریم کی رحمت کا ولی اللہ ربیٰ شیخ
عبدالرحیم کا ان دونوں کو ڈھانپ لے اپنے فضل بڑے میں۔ اور ان دونوں کا ٹھکانا نعمت
دامی کی طرف ٹھہرا دے۔ یہ چند فصلیں مشتمل ہیں قواعد طریقت پر یعنی کلیات درویشی پر اور اس پر
جو طریقت سے قریب اور مناسب ہے یعنی دعوات اور اعمال پر جس کو ہم نے اپنے نقش بندگی اور
قادری اور چشتی پیروں سے حاصل کیا ہے راضی ہو اللہ تعالیٰ ان سے اور ان فصلوں کا
قول الجمیل فی بیان سوار السبیل میں نے نام رکھا۔ اللہ مجھ کو کافی ہے اور بہتر کار ساز
ہے اور نہیں بچا و گناہ سے اور نہیں طاقت عبادت پر مگر اللہ کی مدد سے جو بلند قدر ہے بڑائی
والا۔

پہلی فصل

بیعت کے مستنون ہونے کا بیان

اس فصل میں مستنون ہونا بیعت کا مذکور ہے اگرچہ زمانہ رسالت میں بیعت کتنے ہی امور کے واسطے تھی اور اب ایک مقصد میں مختصر ہے اور یہ امر اصل غرض کو مضر نہیں۔

حق تعالیٰ نے فرمایا مگر جو لوگ بیعت کرتے ہیں تجھ سے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم وہ اللہ سے بیعت کرتے ہیں اللہ کا ہاتھ ان کے ہاتھوں پر ہے جو عہد شکنی کرتا ہے تو اپنی ذات کی مفرت پر عہد توڑتا ہے اور جس نے پورا کیا اس کو جس پر اللہ سے عہد کیا تھا سو مقرب ان کو اجر عظیم عنایت کرے گا۔

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى إِنَّ الَّذِينَ يُبَايِعُونَكَ إِنَّمَا يُبَايِعُونَ اللَّهَ يَدُ اللَّهِ فَوْقَ أَيْدِيهِمْ فَمَنْ نَكَثَ فَإِنَّمَا يَنْكُثُ عَلَى نَفْسِهِ وَمَنْ أَوْفَى بِمَا عَاهَدَ عَلَيْنَا اللَّهُ فَسَيُؤْتِيهِ أَجْرًا عَظِيمًا

اور احادیث مشہورہ میں منقول ہوا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ لوگ بیعت کرتے تھے آنحضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) سے کبھی ہجرت اور جہاد پر اور کہا ہے قامت ارکان اسلام یعنی صوم صلوة حج زکوٰۃ پر اور کہا ہے ثبات اور قرار پر معرکہ کفار میں چنانچہ بیعت

وَأَسْتَفَاضَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ النَّاسَ كَانُوا يُبَايِعُونَهُ نَارَةً عَلَى الْهَجْرَةِ وَالْجِهَادِ وَتَارَةً عَلَى إِقَامَةِ أَرْكَانِ الْإِسْلَامِ وَتَارَةً عَلَى الثُّبَاتِ فَالْقَرَارُ فِي مَعْرَكَةِ الْكُفَّارِ وَتَارَةً عَلَى

سہ ارکان کی بیعت تھی کتنے امور کیلئے اجمالاً ہوتی ہے اس لئے کہ پیر کے آگے تو بہ گناہوں سے کرتا ہے اور قرار کرتا ہے کہ احکام شرع شریف کے بجلاؤں کا پس یہ بھی مشتمل ہوتی کتنے امور پر یہاں پر جو موجب رسم کے بیعت کرنے اور ارادہ اڑے رہنے کا گناہوں پر ہے تو وہ البتہ بے فائدہ ہے کہ ایک امر کے لئے بھی نہ ہوئی پس حضرت مستفکی وہی مراد ہے کہ جو پہلے لکھی گئی ۱۲

الرضوان اور کبھی سنت نبوی کے تمسک پر اور بدعت سے بچنے پر اور عبادات کے تحصیل و تفریق ہونے پر چنانچہ بروایت صحیح ثابت ہوا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیعت کی انصاریوں کی عورتوں سے نوصہ نہ کرنے پر۔

اور ابن ماجہ نے روایت کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چند محتاج مہاجرین سے بیعت لی اس پر کہ لوگوں سے کسی چیز کا سوال نہ کریں سو ان میں سے کسی شخص کا یہ حال تھا کہ اُس کا کوڑا گر جاتا تھا تو اپنے گھوڑے سے اتر کر اس کو اٹھالیتا تھا اور کسی سے کوڑا اٹھانے کا بھی سوال نہ کرتا تھا۔

اور جس میں شک اور شبہ نہیں وہ یہ ہے کہ جب ثابت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی فعل بطریق عبادت اور اہتمام کے نہ برسیل عادت تو وہ فعل سنت دینی سے کمتر تو نہیں۔

التَّمَسُّكُ بِالسُّنَّةِ وَالاجْتِنَابُ
عَنِ الْبِدْعَةِ وَالْحُرُوصُ عَلَى الطَّاعَاتِ
كَمَا صَحَّ أَنَّهٗ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِأَيِّ نِسْوَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ عَلَى
أَنْ لَا يَنْحَنَ۔

وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ أَنَّهٗ بِأَيِّ
نَاسٍ مِنْ فُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِينَ
عَلَى أَنْ لَا يَسْئَلَ النَّاسَ شَيْئًا
فَكَانَ أَحَدُهُمْ يَسْقُطُ سَوْطُهُ
فَيَنْزِلُ عَنْ فَرَسِهِ فَيَأْخُذُ
وَلَا يَسْئَلُ أَحَدًا۔

وَمِمَّا لَا شَكَّ فِيهِ وَلَا شُبُهَةَ
أَنَّهٗ إِذَا تَبَتَّ عَنْ رَسُولِ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِعْلٌ عَلَى
سَبِيلِ الْعِبَادَةِ وَالْإِهْتِمَامِ بِشَايِهِ
فَأِنَّهٗ لَا يَنْزِلُ عَنْ كَوْنِهِ سُنَّةً
فِي الدِّينِ۔

ف اور چونکہ بیعت لینا امور مذکورہ کا بطریق عبادت بکمال اہتمام تھا تو بیعت کے مسنون ہونے میں اب کچھ شک اور شبہ نہیں۔

باقی رہا یہ بیان کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم خلیفۃ اللہ تھے اس کی زمین میں اور عالم تھے اس کے جوار اللہ تعالیٰ نے اُن پر قرآن اور حکمت کو اتارا اور معلم تھے قرآن اور حدیث کے اور امت کے

بَقِيَ أَنَّهٗ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَانَ خَلِيفَةَ اللهِ فِي أَرْضِهِ وَعَالَمِيًّا
بِمَا أَنْزَلَهُ اللهُ تَعَالَى مِنَ الْقُرْآنِ
وَالْحِكْمَةِ وَمُعَلِّمًا لِلْكِتَابِ

پاک کرنے والے تھے سو جو فعل کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بنا بر خلافت کے کیا وہ حلفار کے واسطے سنت ہو گیا اور جو فعل کہ بجهت تعلیم کتاب اور حکمت اور تزکیہ امت کے کیا وہ علمائے راسخین کے واسطے سنت ہوا۔

وَالسُّنَّةُ وَمَرْكَبُ الْإِلَامَةِ فَمَا فَعَلَهُ
عَلَى جِهَةِ الْخِلَافَةِ كَانَ سُنتًا
لِلْخُلَفَاءِ وَمَا فَعَلَهُ عَلَى جِهَةِ كُتُبِهِ
مَعْلَمًا لِلْكِتَابِ وَالْحِكْمَةِ وَمَرْكَبًا
لِلْإِلَامَةِ كَانَ سُنتًا لِلْعُلَمَاءِ
الرَّاسِخِينَ۔

ف علمائے راسخین سے وہ مراد ہیں جو علم ظاہر اور باطن کے جامع ہیں۔

تو ہم کو چاہیے کہ بیعت کی گفتگو کریں کہ وہ کون قسم میں سے ہے سو بعض لوگوں نے یہ گمان کیا ہے کہ بیعت منحصر ہے قبول خلافت اور سلطنت پر اور وہ جو صورتوں کی عادت ہے باہم اہل تصوف سے بیعت لینے کی وہ شرعاً کچھ نہیں اور یہ گمان فاسد ہے بدلیل اس کے جو ہم مذکور کر چکے کہ مقرر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے بیعت لیتے تھے اقامت ارکان سلام پر اور گاہے تمسک بالسنۃ پر اور صحیح بخاری گو ایسی دے رہی ہے اس پر کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جریر رضی اللہ عنہ پر شرط کی ان کی بیعت کے وقت سو فرمایا کہ خیر خواہی لازم ہے ہر مسلمان کے واسطے اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیعت لی قوم انصار سے سو یہ شرط کر لی کہ نہ ڈریں اور خدا میں کسی ملامت گر کی ملامت سے اور حق ہی بات بولیں جہاں ہیں

فَلَنَبِيْحَتْ عَنِ الْبَيْعَةِ مِنْ آيِ
قَسْمٍ هِيَ فَظَنَّ قَوْمٌ أَنَّهُمْ مَقْصُودَةٌ
عَلَى قَبُولِهِ الْخِلَافَةَ وَأَنَّ الَّذِي
تَعَارَفُوا الصُّوفِيَّةَ مِنْ مَبَايَعَةِ
الْمُتَّصِفِينَ لَيْسَ بِشَيْءٍ وَهَذَا ظَنُّ
فَاسِدٌ لِمَا ذَكَرْنَا مِنْ أَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ
يُبَايِعُ تَارَةً عَلَى إِقَامَةِ أَرْكَانِ
الْإِسْلَامِ وَتَارَةً عَلَى التَّمَسُّكِ
بِالسُّنَّةِ وَهَذَا صَحِيحٌ الْبُخَارِيِّ
شَاهِدٌ أَعْلَى أَنَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اشْتَرَطَ عَلَى جَرِيرٍ عِنْدَ
مَبَايَعَتِهِ فَقَالَ وَالنُّصْرَةَ بِكُلِّ مُسْلِمٍ
وَأَنَّكَ بَايِعَ قَوْمًا مِنَ الْأَنْصَارِ
فَأَشْتَرَطَ أَنْ لَا يُخَافُونَ فِي اللَّهِ
لَوْمَةً لَا يُعْمَدُونَ وَيَقُولُوا بِالْحَقِّ

سوان میں سے بعض لوگ امراء اور سلاطین پر کھل کر بلا خوف رد انکار کرتے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کی عورتوں سے بیعت کی اور شرط کر لی کہ نوحہ کرنے سے ہمیز کریں۔ ان کے سوائے بہت امور میں بیعت ثابت ہے اور وہ امور از قسم تزکیہ اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے ہیں۔

حَيْثُ كَانُوا فَكَانَ أَحَدُهُمْ حُرًّا
يُجَاهِرُ الْأُمَرَءَ وَالْمَلُوكَ بِالرِّدِّ
وَالْإِنْكَارِ وَأَنْتَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بَايَعُ نِسْوَةً مِنَ الْأَنْصَارِ
وَأَسْتَرَطَ الْإِجْتِنَابَ عَنِ التَّوْحَةِ
إِلَى غَيْرِ ذَلِكَ وَكُلِّ ذَلِكَ مِنَ
الذَّرِكِيَّةِ وَالْأَصْرِبِ بِالْمَعْرُوفِ
وَالنَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ۔

ف تو صاف ثابت ہو گیا کہ بیعت فقط قبولِ خلافت پر منحصر نہیں۔

توحق یہ ہے کہ بیعت چند قسم پر ہے بعضی بیعتِ خلافت کی بعضی بیعت، اسلام لانے کی اور بعضی بیعت تقویٰ کی سنی پکڑنے کی اور بعضی بیعت ہجرت اور جہاد کی اور بعضی بیعت جہاد میں مضبوط رہنے کی۔

فَأُحِقُّ أَنْتَ الْبَيْعَةَ عَلَى أَقْسَامٍ
مِنْهَا بَيْعَةُ الْخِلَافَةِ وَمِنْهَا بَيْعَةُ
الْمَسْلُوكِ بِحَيْلِ التَّقْوَى وَمِنْهَا
بَيْعَةُ الْهَجْرَةِ وَالْجِهَادِ وَمِنْهَا
بَيْعَةُ التَّوْتِنِ فِي الْجِهَادِ۔

اور مسلمان ہونے کی بیعتِ خلفاء کے زمانہ میں متروک تھی خلفائے راشدین کے وقت میں بیعتِ اسلام تو اس واسطے متروک تھی کہ داخل ہونا لوگوں کا اسلام میں ان کے ایام میں اکثر بسبب شوکت اور تلوار کے تھا نہ تالیفِ قلوب اور انہماکِ دلیلِ اسلام پر اور نہ دخولِ اسلام اپنی خوشی اور رغبت پر تھا اور خلفائے راشدین کے سوا اور خلفاء کے وقت میں چنانچہ خلفائے مروانہ اور عباسیہ

وَكَا نَتَّ بَيْعَةَ الْإِسْلَامِ
مَتْرُوكَةً فِي سَمَانِ
الْخُلَفَاءِ أَمَا فِي سَمَانِ
الرَّاشِدِينَ مِنْهُمْ فَسَلَدَتْ
دَخُولِ النَّاسِ فِي الْإِسْلَامِ
فِي أَيِّ مَهْمٍ كَانَ غَالِبًا
بِالْقَهْرِ وَالسَّيْفِ لَا
بِالتَّالِيفِ وَإِظْهَارِ الْبُرْهَانِ
وَلَا طَوْعًا وَسَرَّ غَيْبَةً وَأَمَّا

فِي غَيْرِهِمْ نَدَا لَهُمْ كَانُوا
فِي الْأَكْثَرِ ظُلْمَةً فَسَقَتَ لَا
يَهْتَمُونَ بِإِقَامَةِ السَّنَنِ -

وَكَذَلِكَ بَيْعَةُ التَّمَسُّكِ بِحَبْلِ
التَّقْوَى كَانَتْ مَثْرُوكَةً أَمَا
فِي زَمَانِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ
فَلِكَثْرَةِ الصَّحَابَةِ الَّذِينَ
اسْتَنَارُوا بِصُحْبَةِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَأْدُبِهَا فِي
حَضْرَتِهِ فَكَانُوا لَا يَحْتَاجُونَ
إِلَى بَيْعَةِ الْخُلَفَاءِ وَأَمَا فِي
زَمَانِ غَيْرِهِمْ فَخَوْفًا مِنْ ائْتِرَاقِ
الْكَلِمَةِ وَأَنْ يُظَنَّ بِهِمْ مَبَايَعَةٌ
الْخِلَافَةِ فَتَهَيَّجَ الْفِتْنُ وَكَانَتْ
الصُّوفِيَّةُ يَوْمَئِذٍ يُقِيمُونَ
الْحَجْرَةَ مَقَامَ الْبَيْعَةِ ثُمَّ لَمَّا
انْدَرَسَ هَذَا الرَّسْمُ فِي
الْخُلَفَاءِ ائْتَهَرَ الصُّوفِيَّةُ
الْفُرْصَةَ وَتَمَسَّكُوا بِالسَّنَةِ
الْبَيْعَةِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ -

کے وقت میں اس واسطے بیعت اسلام متروک
تھی کہ ان میں اکثر ظالم اور قاسم تھے اقامت
سنن دین میں کوشش بلیغ نہ کرتے تھے۔

اور اسی طرح تقویٰ کی رسی تھامنے
کی بیعت زمانہ خلفاء میں متروک ہو گئی
تھی خلفائے راشدین کے زمانے میں
تو بسبب کثرت اصحاب کے متروک
تھی جو نورانی ہو چکے تھے بسبب صحبت نبی
کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اور متادب
ہو گئے تھے آپ کے حضور میں تو ان کو
کچھ حاجت نہ تھی خلفاء کے بیعت کی
تصفیہ باطن کے واسطے اور خلفاء کے سوا
اور زمانہ میں بسبب خوف پھوٹ پڑنے کے
اور اس خوف سے کہ بیعت کرنے والوں
کے ساتھ بیعت خلافت کا گمان کیا جاوے
تو فساد اٹھے بیعت مذکورہ متروک تھی اور
اُس وقت میں اہل تصوف خرقہ دینی کو قائم مقام
بیعت کے کرتے تھے پھر بعد مدت یہ رسم بیعت کی
ملوک اور سلاطین میں معدوم ہو گئی تو حضرت صوفیہ نے
فرصت کو غنیمت جان کر سنت بیعت اختیار کی واللہ اعلم

ف مولانا شاہ عبدالعزیز دہلوی قدس سرہ نے فرمایا تو حضرات صوفیہ بعد اندر اس رسم بیعت کے
جاری کرنے سے مصداق اس حدیث مرفوع کے ہوئے کہ جو سنت مردہ کو جلائے تو اس کو اس کا اجر
ملے گا اور ان لوگوں کا بھی اُس کو اجر ملے گا جو اُس سنت پر چلیں

دوسری فصل

بیعت کی سنیت، غایت، منفعت اور شرائط کا بیان

اس فصل میں سنیت، بیعت اور اُس کی غایت اور منفعت اور اُس کی شرائط وغیرہ

کا بیان ہے۔

اور شاید کہ اسے مخاطب تو کہے گا کہ
جگو بیعت کا حکم بتائیے کہ کیا ہے واجب ہے
یا سنت پھر بیعت کے شروع ہونے میں حکمت
کیا ہے پھر بیعت لینے والے کی شرط کیا ہے
پھر بیعت کرنے والے کی شرط کیا ہے پھر بیعت کرنے
والے میں ایفاء سے بیعت کس کو کہتے۔ اور عہد شکنی
کیا ہے پھر کیا جائز ہے مکرر کرنا بیعت کا ایک عالم یا علما
کثیر سے یا جائز نہیں پھر کون الفاظ منقول ہیں
سلف سے بیعت کے وقت۔

وَعَلَّكَ تَقُولُ اَخْبِرْنِي عَنِ
الْبَيْعَةِ مَا هِيَ وَاجِبَةٌ اَمْ سُنَّةٌ
ثُمَّ مَا الْحِكْمَةُ فِي شَرْعِهَا ثُمَّ
مَا شَرَطُ مَنْ يَأْخُذُ بِالْبَيْعَةِ ثُمَّ
مَا شَرَطُ الْمُبَايَعِ ثُمَّ مَا وَقْفُ الْمُبَايَعِ
وَمَا نَتَجَةُ ثُمَّ هَلْ يَجُوزُ تَلَاؤُ الْبَيْعَةِ
مِنْ عَالِمٍ وَاحِدٍ اَوْ عُلَمَاءَ كَثِيرِينَ ثُمَّ
مَا اللَّفْظُ الْمَأْتُوْرُ عِنْدَ الْبَيْعَةِ

جواب سوال اول | فَاتَّقُولُ اَمَّا
السُّؤَالَةُ الْاُولَى فَاَعْلَمَنَّ الْبَيْعَةُ
سُنَّةٌ وَكَيْسَتْ بِوَاجِبَةٍ لِاَنَّ
النَّاسَ بَايَعُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَتَقَرَّرَ بُوَايَعُهَا اِلَى اللهِ تَعَالَى
وَلَمْ يَدَنَّ دَرِيْلًا عَلَيَّ تَا تَبِيْعِ

تَارِكْهَا وَكَلِمَةً يَبْكُرُ أَحَدٌ مِنَ الْأَرْبَعَةِ
عَلَى أَنَّهُ لَيْسَتْ بِوَاجِبَةٍ -

کے گنہگار ہونے پر دلالت نہ کی اور نہ دین تارک
بیعت پر انکار نہ کیا تو یہ عدم انکار گویا اجماع
ہو گیا اس پر کہ وہ واجب نہیں۔

حکمت بیعت اور اگر بیعت تقویٰ کی واجب ہوتی تو بالضرور اس کے تارک پر انکار وارد
ہوتے تو معلوم ہو گیا کہ بیعت سنت ہے اس واسطے کہ حقیقت سنت یہی ہے کہ فعل
مسنون بلا دلیل وجوب تقرب الی اللہ کا موجب ہو۔

جواب سوال دوم | وَأَمَّا الْمَسْئَلَةُ

سوال ثانی کا جواب یوں معلوم کر
کہ سنت اللہ یوں جاری ہے کہ امور خفیہ
جو نفوس میں پوشیدہ ہیں ان کا ضبط فعال
اور اقوال ظاہری سے ہوا اور اقوال قائم
مقام ہوں امور قلبیہ کے چنانچہ تصدیق
اللہ اور اس کے رسول اور قیامت
کی امر مخفی ہے تو اقرار ایمان کا بجائے
تصدیق قلبی کے قائم مقام کیا گیا۔ اور چنانچہ
رضامندی بائع اور مشتری کی قیمت اور
بیع کے دینے میں امر مخفی پوشیدہ ہے تو ایجاب
اور قبول کو قائم مقام رضائے مخفی کے کر دیا۔
سواسی طرح توبہ اور عزم کرنا ترک
معاصی کا اور تقویٰ کی رسی کو مضبوط کرنا

الثَّانِيَةَ فَأَعْلَمُ أَنَّ اللَّهَ لَعَالَى
أَجْرَى سُنَّتَهُ أَنْ يَضْبِطَ الْأُمُورَ
الْخَفِيَّةَ الْمُضْمَرَّةَ فِي النُّفُوسِ
بِأَفْعَالٍ وَأَقْوَالٍ ظَاهِرَةٍ وَيَضْبِطُهَا
مَقَامَهَا كَمَا أَنَّ التَّصْدِيقَ بِاللَّهِ وَ
رَسُولِهِ وَالْيَوْمَ الْأَخِيرَ حَقٌّ قَائِمٌ
الْإِقْرَارَ مَقَامَهُ وَكَمَا أَنَّ رِضَى
الْمُتَقَاتِدِينَ بِبَدْلِ الشَّمَنِ وَ
الْمُبْيَعِ أَمْرٌ حَقٌّ مُضْمَرٌ قَائِمٌ
الْإِجَابِ وَالْقَبُولِ مَقَامَهُ -

فَكَذَلِكَ التَّوْبَةُ وَالْعَزْمُ
عَلَى تَرْكِ الْمَعَاصِي وَالتَّمَسُّكُ

حکمہ اور اسی اقرار پر احکام ایمان کے دائرہ ہونے چنانچہ حفظ جان اور مال اور وجوب نصرتمون ۱۲
کے اور اسی ایجاب اور قبول پر احکام بیع کے دائرہ ہونے یعنی قیمت اور بیع میں تصرف کرنا
اور ہبہ اور وراثت وغیر ذلک ۱۲۔

امر مخفی اور پوشیدہ ہے تو بیعت کو اُس کے قائم مقام کر دیا۔

مسئلہ ثالث کا جواب یہ ہے کہ بیعت یعنی دالے میں یعنی پیر اور مرشد میں چند امور ہیں جنکا بحیثیت شرط پایا جانا ضروری ہے شرط اول علم قرآن اور حدیث کا اور میری مراد نہیں کہ پلے سرے کامرتبہ علم کا مشروط ہے بلکہ قرآن میں اتنا علم ہونا کافی ہے کہ تفسیر مدارک یا جلالین کو یا سوا ان کے مانند تفسیر وسط یا وجیز واحدی کے محفوظ کر چکا ہو اور کسی عالم سے اُس کو تحقیق کر لیا ہو اور اُس کے معنی اور ترجمہ لغات مشککہ کو اور شان نزول اور اعراب قرآنی اور قصص اور جو اُس کے قریب، اُس کو جان چکا ہو۔

يَحْبِلُ التَّقْوَى حَقِّي مُضْمَرٌ
فَأُتِمَّتِ الْبَيْعَةُ مَقَامَهَا۔

جواب سوال سوم | وَأَمَّا الْمَسْئَلَةُ
الثَّلَاثَةُ فَشَرْطُ مَنْ يَأْخُذُ الْبَيْعَةَ
أُمُورٌ أَحَدُهَا عِلْمُ الْكِتَابِ وَ
السُّنَّةِ وَلَا أُرِيدُ الْمُرْتَبَةَ
الْقَبُورِيَّ بَلْ يَكْفِي مِنْ عِلْمِ الْكِتَابِ
أَنْ يَكُونَ قَدْ ضَبَطَ تَفْسِيرَ
الْمُدَارِكِ أَوْ الْجَلَالِيِّنِ أَوْ غَيْرَهُمَا
وَحَقَّقَهَا عَلَى عَالِمٍ وَعَرَفَ
مَعَانِيَهُ وَتَفْسِيرَ الْغَرِيبِ وَ
أَسْبَابَ النُّزُولِ وَالْإِعْرَابِ
وَالْقَصَصِ وَمَا يَتَّصِلُ بِذَلِكَ۔

ف یعنی دو مختلف چیزوں میں تطبیق دینا اور معرفت تاسخ اور منسوخ اور احکام

مستنبط قرآنی کی۔

اور حدیث کا علم اتنا کافی ہے کہ ضبط اور تحقیق کر چکا ہو مانند کتاب مصابیح یا مشارق کے اور اُس کے معانی دریافت کر چکا ہو اور اُس کی شرح غریب یعنی لغات مشککہ کا ترجمہ اور اعراب مشکل اور تاویل معضل کے برابر اُسے فقہائے دین کی معلوم کر چکا ہو۔

وَمِنْ السُّنَّةِ أَنْ يَكُونَ
قَدْ ضَبَطَ وَحَقَّقَ مِثْلَ كِتَابِ
الْمَصَابِيحِ وَعَرَفَ مَعَانِيَهُ وَشَرَحَ
غَرِيبَهَا وَاعْرَابَ مُشْكِلِهِ
وَتَأْوِيلَ مُعْضَلِهِ عَلَى رَأْيِ الْفُقَهَاءِ

۱۰ اور اسی پر احکام دائر ہوئے یعنی وجوب ایفا کے عہد شکنی وغیر ذلک ۱۲۔

ف مشکل اور مُعْضَل میں فرق یہ ہے مشکل اُس دشوار لفظ کو کہتے ہیں جو باعتبار لفظ اور ترکیب نحوی کے صعب ہو اور معضل وہ ہے جس کے معنی مشتبہ ہوں اور ایک معنی کی تعیین نہ ہو سکے یا دوسری حدیث اُس کے معارض اور مخالف ہو فرمایا ابن مصنف یعنی مولانا شاہ عبدالعزیز دہلوی نے کہ اسی طرح میں نے مصنف قدس سرہ سے سنا مترجم کہتا ہے مصنف نے لفظ محتمل المعنی اور احادیث متعارضہ میں اتباع مذاہب فقہاء کے اس واسطے تصریح کی کہ چاروں اماموں کی مخالفت میں ضلالت صریح ہے یعنی اُس نے ترک اجماع کیا۔

اور بیعت لینے والا مکلف نہیں علم قرآن میں اختلافات قرأت کے یاد رکھنے کا اور نہ علم حدیث میں حال اسانید کے تجسس کا کیا تو نہیں جانتا کہ تابعین اور تبع تابعین حدیث منقطعہ اور مرسل کو لیتے تھے مقصود تو حصول ظن ہے ساتھ پہنچ جانے حدیث کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک۔

وَلَا يَكْفُفُ بِحِفْظِ الْقُرْآنِ
وَلَا النَّحْصِ عَنْ حَابِ الْأَسَانِيدِ
الْأَشْرَى أَنْ التَّابِعِينَ وَأَتَابِعَهُمْ
كَانُوا يَأْخُذُونَ بِالْمَنْقُطِ
وَالْمُرْسَلِ إِنَّمَا الْمَقْصُودُ
حُصُولُ الظَّنِّ بِبُلُوغِ الخَبَرِ
إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ

سوائی بات تو کتب معتمدہ حدیث میں نقص رواد پر منحصر نہیں اگرچہ تحقیق فن حدیث میں بدون علم رجال کے حاصل نہیں۔

ف منقطع وہ حدیث ہے جس کا راوی اول سند میں مذکور نہ ہو اور مرسل وہ ہے جو آخر سند میں راوی مذکور نہ ہو چنانچہ تابعی حدیث کو بدون ذکر صحابی کے مذکور کر کے چونکہ تابعین اور تبع تابعین کا زمانہ مشہور و باخبر تھا اور وسائل سند قلیل ہوتے تھے تو انقطاع سے بھی حصول ظن بلوغ خیر متصور تھا بخلاف غیر تابعین اور تبع تابعین کے کہ ان کو یہ دولت قریبہ خداداد کہاں حاصل۔ خلاصہ یہ ہے کہ پیری مریدی کے واسطے اتنا علم بھی قرآن اور حدیث کا کافی ہے لیکن عمل بالحدیث اور استنباط

احکام کے واسطے بہت سا کچھ درکار ہے۔

اور بیعت لینے والا علم اصول فقہ اور اصول حدیث اور جزئیات فقہ اور احکام حوادث کے یاد رکھنے کا مکلف نہیں

وَلَا يَعْلَمُ إِلَّا الصُّبُولَ وَالْكَلامِ
وَجَزْئِيَّاتِ الْفِقْهِ وَالْفَتَاوَى۔

ف۔ مولانا عبد العزیز قدس سرہ نے حاشیے میں فرمایا کہ جزئیات فقہ سے مقابل کلیات مراد نہیں بلکہ صورت مفروضہ مراد ہیں جن کی طرف کمتر حاجت ہوتی ہے۔ مترجم کہتا ہے تو اس تقریر سے معلوم ہوا کہ جزئیات فقہ جو کثیر الوجود اور کثیر الحاجت ہیں ان کا حفظ مشروط ہے۔

اور عالم ہونا متشدکاتو ہم نے فقط اتنے واسطے شرط کیا ہے کہ غرض بیعت سے مرید کو امر کرنا ہے مشرعات کا اور روکنا اس کو خلاف شرع سے اور اس کی رہنمائی طرف تسکین باطنی کے اور دور کرنا بدخوؤں کا اور حاصل کرنا صفات حمیدہ کا پھر مرید کا عمل میں لانا اس کو جمع امور مذکورہ میں سو جو شخص عالم اور واقف ان امور سے نہ ہوگا اس سے کیوں نہ منتصو ہوگا

وَأَمَّا شَرْطُنَا لِعِلْمِ لِيَاتِ
الْغَرَضِ مِنَ الْبَيْعَةِ أَمْرًا بِالْمَعْرُوفِ
وَنَهْيًا عَنِ الْمُنْكَرِ وَإِرْشَادًا إِلَى
تَحْصِيلِ التَّسْكِينِ الْبَاطِنَةِ وَإِزَالَةِ
الرَّذَائِلِ وَالْكَتَابِ الْحَمَائِدِ
ثُمَّ امْتِنَالِ الْمُسْتَشْدِدِ بِهِ
فِي كُلِّ ذَلِكَ فَمَنْ لَمْ يَكُنْ عَالِمًا
كَيْفَ يُتَصَوَّرُ مِنْهُ هَذَا۔

ف۔ مترجم کہتا ہے سبحان اللہ کیا معاملہ بالعکس ہو گیا ہے فقراء نے جہاں کو اس وقت میں یہ خط سما یا ہے کہ پیری مریدی میں علم کا ہونا کچھ ضرور نہیں بلکہ علم درویشی کو مضر ہے اس واسطے کہ شریعت کچھ اور ہے اور طریقت کچھ اور حالانکہ صوفیان قدیم کے کتب اور ملفوظات میں مثل قوت القلوب اور عوارف اور اجیاء العلوم اور کیمیائے سعادت اور فتوح الغیب اور غینۃ الطالبین تصنیف حضرت عبدالقادر جیلانی میں صاف مصرح ہے کہ علم شریعت شرط ہے طریقت اور تصوف کی یہ بھی جہالت کی شامت ہے کہ جن

اسے کتاب فرقہ پوری میں بچا ہے کہ مردار جماعت صوفیہ کرام اور امام ارباب طریقت (بانی اگلے صفحہ پر)

مردوں کا نام صبح و شام مثل قرآن اور درود کے ذکر کیا کرتے ہیں ان کے کلام سے بھی غافل ہیں کہ وہ کیا فرما گئے ہیں۔

اؤ متفق ہے مشارح کا قول اس پر کہ
وعظانہ کرے لوگوں کو مگر وہ شخص جس نے کتابت
حدیث کی ہو یعنی روایت کی ہو استاد سے اور
جس نے قرآن کو پڑھا ہو۔

کچھ نہیں بنتی بار خدایا مگر یہ کہ ایسا
مرد ہو جس نے متقی علماء کی بہت مدت تک
صحبت کی ہو اور ان سے ادب سیکھا ہو اور
حلال اور حرام کا متخص ہو اور کثیر الوقوف
ہو کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے نزدیک۔ یعنی قرآن اور حدیث
سُن کر ڈر جاتا ہو اور اپنے افعال اور اقوال
اور حالات کو کتاب اور سنت کے موافق

وَقَدْ اتَّفَقَ كَلِمَةُ الْمَشَارِحِ
عَلَىٰ أَنْ لَا يَتَكَلَّمَ عَلَى النَّاسِ إِلَّا مَنْ
كَتَبَ الْحَدِيثَ وَقَرَأَ الْقُرْآنَ۔

اللَّهُمَّ إِنَّ الْيَكُونَنَّ
رَجُلٌ صَحِبَ الْعُلَمَاءَ
الْأَنْفِيَاءَ ذَهْرًا طَوِيلًا
وَسَادَّ بَعْدَهُمْ وَ
كَانَ مُتَفَحِّصًا عَنِ الْحَلَالِ
وَالْحَرَامِ وَقَاتًا عِنْدَ
كِتَابِ اللَّهِ وَ سُنَّتِهِ
رَسُولِهِ فَعَدَىٰ أَنْ

۵ (بقیہ حاشیہ صفحہ ۲۲) کے حضرت جنید بغدادی فرماتے ہیں کہ جس نے نہ یاد کیا قرآن اور نہ
کھی حدیث نہ پیروی کی جاوے اس کی اس امر تصوف میں اس لئے کہ علم ہمارا اور یہ مذہب ہمارا
مقید ہے ساتھ کتاب و سنت کے اور یہ بھی اسی کا قول ہے کل طریقتہ دد متنا الشر بعبۃ نھوز
زندقتنا یعنی جس طریقت کو رد کرے شریعت پس وہ نیٹ کفر ہے اور فرمایا سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ
تصوف اسم ہے میں چیزوں کا ایک تو یہ کہ نہ بجاوے نور معرفت اُس کا نور درع اُس کے کو اور دوسرے یہ
کہ نہ کلام کرے ساتھ علم باطن کے اس طرح کا کہ نقص کرے اُس کو ظاہر کتاب اللہ اور میرے یہ کہ نہ باعث ہو
اسکو راست اوپر تک حرمت عباد اللہ تعالیٰ کے اپنی اور بہت سے اقوال بزرگان دین مثل ان ہی کے منقول ہیں
چنانچہ جامع التفاسیر کے ص ۱۱ پر تفصیل لکھے گئے ہیں جو چاہے اُس میں دیکھ لے ۱۲ - ق

کر لیتا ہو تو اُمید ہے کہ اس قدر معلومات بھی اُس کو کفایت کرے در صورت عدم علم واللہ اعلم۔

اور بیعت لینے والے کی دوسری شرط عدالت اور تقویٰ ہے تو واجب ہے کہ کبیرہ گناہوں سے پرہیز رکھتا ہو اور صغیرہ گناہوں پر اڑنا جاتا ہو۔

ف۔ مولانا عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے حاشیہ میں فرمایا کہ تقویٰ مرشد کا اس واسطے مشروط ہوا کہ بیعت مشروع ہوئی ہے واسطے صفائی باطن کے اور انسان مجہول ہے اپنے بنی نوع کی اقتدائے افعال پر اور صفائی باطن میں فقط قبول بدون عمل کے کفایت نہیں کرتا سو جو مرشد کہ اعمال خیر سے متصف نہ ہو فقط زبانی تقریروں پر کفایت کرتا ہو وہ شخص حکمت بیعت کا برہم زن ہے۔

اور تیسری شرط بیعت لینے کی یہ ہے کہ دُنیا کا تارک ہو اور آخرت کا راغب ہو حافظ ہو طاعات موکدہ اور اذکار منقولہ کا جو صحیح حدیثوں میں مذکور ہیں ملائم تعلق دل کا اللہ پاک سے رکھتا ہو اور یادداشت کی مشق کامل اُس کو حاصل ہو مترجم کہتا ہے یادداشت کی حقیقت آگے مذکور ہوگی۔

اور چوتھی شرط یہ ہے کہ بیعت لینے والا امر کرتا ہو مشروع کا اور خلاف شرع سے روکتا ہو جو مستقل ہو اپنی رائے پر نہ کہ

يُكْفِيهِ ذَلِكَ
وَاللَّهُ أَعْلَمُ

شروط دوم مرشد | وَالشَّرْطُ
الثَّانِي الْعَدَالَةُ وَالتَّقْوَىٰ يَحْتَجِبُ
أَنْ يَكُونَ مُجْتَدِبًا عَنِ الْكِبَائِرِ
غَيْرِ مُصِيبٍ عَلَى الصَّغَائِرِ۔

شرط سوم | وَالشَّرْطُ الثَّلَاثُ
أَنْ يَكُونَ زَاهِدًا فِي الدُّنْيَا رَاجِبًا
فِي الْآخِرَةِ مُوَظِّبًا عَلَى الطَّاعَاتِ
الْمَوْكَدَّةِ وَالْأَذْكَارِ الْمَثُورَةِ
الْمَذْكُورَةِ فِي صَحَاحِ الْأَحَادِيثِ
مُوَظِّبًا عَلَى تَعَلُّقِ الْقَلْبِ بِاللَّهِ
سُبْحَانَهُ وَكَانَ يَأْدَدَ اسْتِثْنَاءً
لَهُ مَلَكَتُ رَأْسَهُ سَخْتًا۔

شرط چہارم | وَالشَّرْطُ الرَّابِعُ
أَنْ يَكُونَ أَمْرًا بِالْمَعْرُوفِ نَاهِيًا
عَنِ الْمُنْكَرِ مُسْتَبِدًّا بِرَأْيِهِ

مرد ہر جانی ہر دم خیالی جس کو نہ رائے ہو
 نہ امر موت والا اور صاحب عقل کامل
 کا ہوتا کہ اس پر اعتماد کیا جاوے اُس کے
 بتائے اور روکے ہوئے فعل پر حق تعالیٰ
 نے فرمایا کہ گواہی اُن کی مقبول ہے جن
 گواہوں کو تم پسند کرو سو کیا تیرا گمان ہے
 صاحب بیعت کے ساتھ یعنی جب شاہدوں
 میں عدالت شرط ہوئی تو بیعت لینے والے
 مرشد میں بطریق اولیٰ عدالت اور تقویٰ
 شرط ہوگا۔

إِمْعَةً لِّئِنَّ لَهُ رَأَىٰ قَدَ لَا
 أَمْرًا مُرَدَّةً وَعَقْلٍ
 تَأْتِرُ لِيُعْتَمَدَ عَلَيْهِ فِي كَلِّ
 مَا يَأْمُرُ بِهِ وَيَنْهَىٰ
 عَنْهُ قَالَ اللَّهُ تَعَالَىٰ
 مِمَّن تَرْضَوْنَ مِنَ
 الشُّهَدَاءِ فَمَا ظَنُّكَ
 لِصَاحِبِ الْبَيْعَةِ۔

ف۔ مولانا نے فرمایا یہ مراد نہیں کہ امر بالمعروف اور مستقل الرائے وغیرہ
 ہونا قبول شہادت کی شرط ہے تاکہ اعتراض وارد ہو کہ یہ امور شہادت میں شرط
 نہیں تو چاہیے کہ صاحب بیعت میں بھی شرط نہ ہو بلکہ حاصل استدلال آیت قرآنی
 کا یہ ہے کہ حق تعالیٰ نے قبول شہادت کو اہل اسلام کی رضا اور اختیار پر مفوض کیا
 اور چونکہ رضا مخفی ہے لہذا اُس کی تعیین علامات ظاہرہ سے ہوئی مثل اجتناب عن
 الکبائر وغیرہ تو اخذ بیعت کی بھی تفویض اہل اسلام کے رضا پر ہو کر تعیین اس کی
 علامات ظاہرہ مذکورہ سے ہوگی تو امور مذکورہ کا مشروط ہونا مرشد میں بطریق
 اولیٰ ہوگا۔

اور پانچویں شرط یہ ہے کہ بیعت لینے
 والا مرشد ان کامل کی صحبت میں رہا ہو اور
 اُن سے ادب دیکھا ہو۔ زمانہ دراز تک اور
 اُن سے باطن کا نور اور اطمینان حاصل کیا
 ہو اور یہ یعنی صحبت کاملین اس واسطے

شروط پنجم | وَالشَّرْطُ الْخَامِسُ
 أَنْ يَكُونَ مَحَبِّ الْمَشَارِخِ وَتَأْدَبَ
 بِهِمْ دَهْرًا طَوِيلًا وَاحْتَدَّ مِنْهُمْ
 النُّورَ الْبَاطِنَ وَالسَّكِينَةَ وَهَذَا
 لِأَنَّ مَسْنَأَ اللَّهِ جَرَتْ بِأَنَّ الرَّجُلَ

مشروط ہوئی کہ عادت الہیوں جاری ہوئی ہے کہ مراد نہیں ملتی جیسا کہ مراد پانے والوں کو نہ دیکھے جیسے انسان کو علم نہیں حاصل ہوتا مگر علم کی صحبت سے اور اسی قیاس پر ہیں اور پیشہ یعنی جیسے آہنگری بدون صحبت آہنگر یا نجاری بدون صحبت نجار کے نہیں آتی۔

ف۔ مولانا نے فرمایا کہ جریان سنت اللہ کا بھید یہ ہے کہ انسان اس نہج پر مخلوق ہوا ہے کہ یہ اپنے کمالات کو حاصل نہیں کر سکتا بدون انباتے جنس کی مشارکت اور معاونت کے بخلاف اور حیوانات کے کہ ان کے کمالات پیدا ہوتی ہیں اور کسی نہایت کمتر ہیں چنانچہ تیرنا حیوانات میں پیدا ہوتی کمال ہے اور انسان کو بدون سکھے نہیں آتا۔

اور شرط نہیں اس میں یعنی بیعت یعنی میں تہور کرامات اور خوارق عادت کا اور نہ ترک پیشہ وری کا اس واسطے کہ تہور کرامات اور خوارق عادت ثمرہ ہے مجاہدات اور ریاضت کشی کا نہ شرط کمال کے اور ترک اکتساب مخالف شرع ہے اور دھوکہ نہ کھاؤ اُس سے جو درویش مغلوب الاحوال کرتے ہیں یعنی جو صاحب حال بسبب غلبہ اپنے حال کے کسب حلال کی طرف متوجہ نہیں ہوتے میں اُن کے فعل کو دلیل نہ پکڑنا ترک کسب پر منقول تو یہی ہے کہ تھوڑے سے پرقتاعت کرنا اور شبہات سے پرہیز کرنا

لَا يُفْلِحُ إِلَّا إِذَا سَأَلَ
الْمُفْلِحِينَ كَمَا أَنَّ الرَّجُلَ
لَا يَتَعَلَّمُ إِلَّا بِصُحْبَةِ الْعُلَمَاءِ
وَعَلَى هَذَا الْقِيَاسِ
عَيَّرَ ذَلِكَ مِنَ الصَّنَاعَاتِ .

وَلَا يُشْتَرَطُ
فِي ذَلِكَ ظُهُورُ
الْكَرَامَاتِ وَالْخَوَارِقِ
وَلَا تَرْكُ الْاِكْتِسَابِ
لِأَنَّ الْأَوَّلَ شَرَاهُ
الْمُجَاهِدَاتِ لِأَنَّ
الْكَمَالَ وَالشَّانِي مُعْتَلِفٌ
لِلشَّرِّ وَلَا تَغْتَرُّ بِهَا فَعَلَهُ
الْمَغْلُوبُونَ فِي الْأَوَّلِ
إِنَّمَا الْمَثَلُ
الْفَنَاءَةُ بِالْقَبِيلِ
وَالْوَسْعُ مِنَ

الشُّبُهَاتِ .

یعنی مالِ مشتبہ اور پیشہ مکر اور مشتبہ سے بچنا ضرور ہے۔

ف۔ مولانا نے فرمایا اور یہی شرط ارشاد نہیں کہ کمال ترہیب و تہرب اختیار کرے یعنی عباداتِ شاقہ کا اپنے اوپر لازم کرنا چنانچہ صومِ دہر اور تمام رات جاگنا اور گوشہ گیری نساہت سے کرنا اور طعامِ لذیذ کا نہ کھانا اور جنگل یا پہاڑوں پر رہنا چنانچہ ہمارے وقت کے عوام اس کو شرطِ کمال کی جانتے ہیں اس واسطے کہ یہ امور تشدد فی الدین اور تشدید علی النفس میں داخل ہیں رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سخت نہ پکڑو اپنی جانوں کو تو اللہ تم کو سخت پکڑے گا اور فرمایا کہ رہبانیتِ اسلام میں جائز نہیں۔

اور سوال چوتھے کا جواب یوں جان کہ واجب ہے یہ کہ بیعت کرنے والا جوان ہوشیار رغبت والا ہو اور مقرر حدیث میں آیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک لڑکا گیا تا کہ آپ سے بیعت کرے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کے سر پر ہاتھ پھیرا اور اُس کے واسطے برکت کی دعا کی اور بیعت نہ لی۔

سوال جواب چہارم | وَامَّا الْمُسْلِمَةُ الْتَرِيعَةُ فَاَعْلَمُ اَنَّهُ يَحِبُّ اَنْ يَكُونَ الْمُبَالِغُ بِالْغَا عَاقِلًا رَافِعًا وَقَدْ جَاءَ فِي الْحَدِيثِ اَنْمَا عُرِضَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَبِيٌّ لَيْبًا لَعِبًا فَسَخَّ عَلَى رَاسِهِ وَدَعَاكُمْ بِالْبُرُكَةِ وَكَلَّمَ مِبَالِغًا .

شر و طرید | مولانا نے فرمایا بالغ اور عاقل ہونا بیعت کے واسطے

اس واسطے مشروط ہے کہ نیا بالغ اور مجنون خود ایمان کا مکلف نہیں تو تقویٰ اور اجتناد فی الطاعات کا اُن کے حق میں کیا مذکور ہے۔

اور بعضے مشائخ لڑکوں کی بیعت کو جائز رکھتے ہیں بنا پر برکت اور نیک قالی کے واللہ اعلم۔

وَمِنْ الْمَشَائِخِ مَنْ يُجَوِّزُ بَيْعَةَ الصِّغَارِ تَبَرُّكَاً وَتَقْوًى لَآ وَ اللهُ اَعْلَمُ .

ف۔ مولانا نے فرمایا کہ شاید تجویز بدلیل صحیح مسلم کی حدیث کے ہے کہ حضرت زبیرؓ اپنے بیٹے عبداللہؓ کو بیعت کے واسطے لائے اور وہ سات یا آٹھ برس کے تھے سورسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم ان کو اپنی طرف متوجہ دیکھ کر مسکرائے پھر ان سے بیعت لی

اقسام بیعت صوفیہ | اور سوال

جواب سوال پنجم | اَمَّا

پانچویں کا جواب یوں جان کر جو بیعت کہ صوفیوں میں متواتر ہے وہ کئی طریق پر ہے پہلا طریقہ بیعت تو یہ ہے معاصی سے اور دوسرے طریقہ پر بیعت تبرک ہے یعنی بقصد برکت صالحین کے سلسلہ میں داخل ہونا بمنزلہ سلسلہ اسناد حدیث ہے کہ اس میں البتہ برکت ہے اور تیسرا طریقہ بیعت تاکد عزیمت یعنی عزم مصمم کرنا واسطے خلوص امر الہی اور ترک مناسی کے ظاہر اور باطن سے اور تعلق دل کی اللہ جل شانہ سے اور یہی تیسرا طریقہ اصل ہے۔

الْمُسْئَلَةُ الْخَامِسَةُ فَأَعْلَمُوا أَنَّ
الْبَيْعَةَ الْمُتَوَارِثَةَ بَيْنَ الصُّوفِيَّةِ
عَلَى وَجْهِ أَحَدِهَا بَيْعَةَ التَّوْبَةِ
مِنَ الْمُعَاصِي وَالثَّانِي بَيْعَةَ
التَّبَرُّكِ فِي سِلْسِلَةِ الصَّالِحِينَ
بِمَنْزِلَةِ سِلْسِلَةِ أَشْرَافِ الْكَلْبِ
فَإِنَّ فِيهَا بَرَكَةً وَالثَّلَاثُ بَيْعَةُ
تَأْكُيدِ الْعَزِيمَةِ عَلَى التَّجَرُّدِ
لِأَمْرِ اللَّهِ وَتَرْكِ مَا نَهَى عَنْهُ
ظَاهِرًا وَبَاطِنًا وَتَعْلِيْقِ الْقَلْبِ
بِاللَّهِ تَعَالَى وَهُوَ الْأَصْلُ۔

اور پہلے دونوں قسم کے طریقوں میں بیعت کا پورا کرنا عبادت ہے ترک کبار سے اور نہ آڑ جانا صغائر پر اور طاعات مذکورہ کو اختیار کرنا از قسیم واجبات اور توكده سنتوں کی اور عہد شکنی عبارت ہے خلل ڈالنے سے اُس میں جن کو ہم نے مذکور کیا یعنی ارتکاب کبار اور اصرار علی الصغائر اور طاعات پر مستعد نہ ہونا بیعت شکنی ہے۔

قسم اول و دوم | وَأَمَّا الْأَوْلَانِ
فَأَلَوْ فَأَلَيْ بِلَيْعَةٍ فِيهِمَا تَرْكُ
الْكِبَائِرِ وَعَدَمُ الْأَصْرِ عَلَى الصَّغَائِرِ
وَالْتَّمَسْتُ بِالطَّاعَاتِ الْمَذْكُورَةِ
مِنَ الْوَاجِبَاتِ وَالسُّنَنِ الرَّوَاتِبِ
وَالذَّلْتُ بِالْإِحْلَالِ فِي مَا ذَكَرْنَا۔

اور تیسرے طریقے میں پورا کرنا بیعت کا عبارت ہے مدام ثابت رہنے سے اس ہجرت اور مجاہدہ اور ریاضت پر یہاں تک کہ روشن ہو جاوے اطمینان کے نور سے اور یہ اُس کی عادت اور خواہجہلت ہو جاوے بلا تکلف تو اس حالت کے نزدیک گاہے اُس کو اجازت دی جاتی ہے اُس میں جس کو شرع نے مباح کیا ہے از قسم لذات کے اور مشغول ہونے کے بعض اُن کاموں میں جن میں طول مدت کی طرف حاجت ہو جاتی ہے جیسے درس کرنا علوم دینی کا اور قضا اور بیعت شکنی عبارت ہے اُس کی خلل اندازی سے قبل از نورانیت دل کے۔

حکمت تکرار بیعت | اور چھ سوال
کے جواب میں معلوم کرتے تکرار بیعت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے اور اسی طرح حضرات صوفیہ سے لیکن دو سپروں سے بیعت کرنا سوا اگر بسبب ظہور غل کے ہو اُس پر میں جس سے بیعت کر چکا ہے تو کچھ مضائقہ نہیں اور اسی طرح اُس کی موت کے بعد یا اُس کی غیبت منقطعہ کے بعد کہ اُس کی توقع ملاقات کی باقی نہیں رہی اور بلاغذ تو دوسرے مرشد سے بیعت کرنا مشابہ ہے

قسم سوم | **أَمَّا الثَّالِثُ**
فَالْوَفَاءُ الْبَقَاءُ عَلَى هَذِهِ
الْهَجْرَةِ وَالْمَجَاهِدَةِ حَتَّى
يَكُونَ مُتَنَوِّرًا بِنُورِ السَّكِينَةِ
وَيَصِيرُ ذَلِكَ دَيْدَنًا لَهَا وَحُلُقًا
وَجِبِلَةً فَعِنْدَ ذَلِكَ قَدْ
يُرْخَسُ فِي مَا أَبَاحَهُ الشَّرْعُ
مِنَ اللَّذَاتِ وَالِإِشْتِغَالِ
بِبَعْضِ مَا يَحْتَاجُ إِلَى طَوْلِ
التَّعَهُدِ كَالْتَدْرِيسِ وَالْقَضَاءِ
وَعِظَائِرِهِمَا وَالتَّلَتُّ بِالْإِخْلَالِ
فِي ذَلِكَ۔

جواب سوال ششم | **أَمَّا**
السُّئَلَةُ السَّادِسَةُ فَاَعْلَمُ
أَنَّ تَكَرُّرَ الْبَيْعَةِ مِنْ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَا ثَوْرٌ وَوَكَيْدٌ لِكَ عَنِ الصُّوفِيَّةِ
أَمَّا مِنَ الشَّخْصِيْنَ فَإِنْ كَانَ
يُظْهِرُ خَلْفِي فِي مَنْ يَأْتِيهِ
فَلَا بَأْسَ وَكَذَلِكَ بَعْدَ مَوْتِهِ
أَوْ غَيْبَتِهِ الْمُنْقَطِعَةِ وَأَمَّا بِلَا
عُدْمِ فَرَاتِهِ يُشْبِهُ الْمُتَلَدِّعِ

وَيَذُهِبُ بِالْبِرِّ كَتْرًا وَيَصْرِفُ
قُلُوبَ الشُّيُوخِ عَنْ تَعَهُدِهِ
وَاللَّهُ أَعْلَمُ -

جواب سوال، مفتی
المُسْتَلْتَمَةُ السَّائِلَةُ فَاعْلَمَنَّ
اللَّفْظُ الْمَأْثُورُ عَنِ السَّلْفِ عِنْدَ
الْبَيْعَةِ أَنْ يَخْطُبَ السِّخُّ الْحُطْبَةَ
الْمَسْنُونَةَ -

وَهِيَ الْحَمْدُ لِلَّهِ مُحَمَّدًا
وَسْتَعِينِنَا وَتَسْتَغْفِرُكَ وَتَعُوذُ
بِاللَّهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا وَمِنْ
سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا مَنْ
يَهْدِ اللَّهُ فَلَا مَضِلَّ لَهُ
وَمَنْ يُضِلَّهُ فَلَا هَادِيَ
لَهُ وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ
إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ
مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَ

کھیل کے اور ہر جگہ بیعت کرنا برکت کو
کھوتا ہے اور مردوں کے دلوں کو
اُس کی تعلیم اور تہذیب سے پھیرتا ہے
واللہ اعلم یعنی اُس کو ہر جانی اور ہر دم
خیالی سمجھ کر اُس پر التفات نہیں فرماتے۔

اور ساتویں سوال کا جواب معلوم
کر کہ لفظ منقول سلف سے بیعت کے
وقت یہ ہے کہ مرث خطبہ مسنونہ پڑھے۔
اور خطبہ مسنونہ یہ ہے یعنی الحمد للہ

سے آخر تک ترجمہ اس کا یہ ہے سب
تعریف اللہ کو ہم اُس کی حمد کرتے ہیں اور اُس
سے مدد مانگتے ہیں اور مغفرت اُس سے
چاہتے ہیں اور پناہ مانگتے ہیں اللہ کی اپنے
نفوس کی بدیوں سے اور اپنے اعمال کی برائیوں
سے جس کو اللہ نے ہدایت کی اُس کا کوئی
گمراہ کرنے والا نہیں اور جس کو اُس نے بہکایا
اُس کو کوئی راہ بتانے والا نہیں اور گواہی
دیتا ہوں میں اُس کی کہ کوئی معبود برحق
نہیں سوائے اللہ کے اور اس کی کہ محمد
بندے ہیں اللہ کے اور اُس کے رسول
رحمت بھیجے اللہ اُن پر اور اُن کی آل پر اور

۱۰ حصن حصین میں بعد اِلاَ اللہ کے وَحْدًا كَلَّا شَرِيكَ لَنَا هِيَ ۱۱ -

اُن کے اصحاب پر اور برکت کرے اور سلامتی عنایت فرماوے۔

پھر بعد خطبہ مذکور کے مرشد مرید کو ایمان اجمالی تلقین کرے سیولوں کہے کہ کہہ ایمان لایا میں اللہ پر اور جو اللہ کے نزدیک سے آیا اللہ کی مراد پر اور ایمان لایا میں رسول اللہ پر اور جو رسول اللہ کے نزدیک سے آیا رسول اللہ کی مراد پر صلی اللہ علیہ وسلم اور بیزار ہو میں سب دینوں سے سوائے اسلام کے اور بیزار ہو اسب گناہوں سے اور میں ابی سلام لایا یعنی اسلام کو تازہ کیا اور کہتا ہوں میں کہ گواہی دیتا ہوں کہ کوئی معبود برحق نہیں سوائے اللہ کے اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد اُس کا بندہ ہے اور اس کا رسول۔

پھر مرشد کہے مرید سے کہ میں نے نبیعت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اُن کے خلفاء کے واسطے سے پانچ امر پر اس کی گواہی پر کہ کوئی معبود برحق نہیں سوائے اللہ کے اور مقرر محمد رسول ہے اللہ کا اور نماز کے قائم کرنے پر اور زکوٰۃ کے دینے پر اور رمضان کے صوم پر اور بیت اللہ کے حج پر اگر ٹھیکو استطاعت ہوگی اُس کی راہ کی۔

صَحْبِهِ وَبَارِكًا
وَسَلَّمَ

ثُمَّ يُلَقِّنُهُ الْإِيمَانَ
الْأَجْمَالِيَّ فَيَقُولُ قُلْ أَمَنْتُ
بِاللَّهِ وَبِمَا جَاءَ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ
عَلَى مُرَادِ اللَّهِ وَأَمَنْتُ بِرَسُولِ
اللَّهِ وَبِمَا جَاءَ مِنْ عِنْدِ رَسُولِ
اللَّهِ عَلَى مُرَادِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَبَرَّأْتُ مِنْ
جَمِيعِ الْأَدْيَانِ وَجَمِيعِ الْعَصِيَانِ
وَأَسْلَمْتُ الْآنَ وَأَقُولُ أَشْهَدُ
أَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ
مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ۔

ثُمَّ يَقُولُ قُلْ بَايَعْتُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِوَأَسْطَرِي حُلَفَاءِي عَلَى خَمْسٍ
شَهَادَةٍ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ وَ
إِقَامِ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ
وَصَوْمِ رَمَضَانَ وَحُجِّ الْبَيْتِ إِنْ
اسْتَطَعْتُ إِلَيْهِ سَبِيلًا۔

ف۔ استطاعت سبیل سے مراد زار اور راحلہ ہے۔

پھر مرشد مرید سے کہے کہ بیعت کی میں
 نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بواسطہ
 خلفائے حضرتؑ کے اس پر کہ شریک نہ
 کروں گا اللہ کے ساتھ کسی چیز کو اور چوری
 نہ کروں گا اور زنا نہ کروں گا اور قتل نہ کروں
 گا اور بہتان کو نہ لاؤں گا اپنے دونوں ہاتھ
 اور دونوں پاؤں کے درمیان سے اُس کو اترا
 کر کے اور نافرمانی رسول کریمؐ کی نہ کروں گا
 امر مشروع میں۔

ثُمَّ يَقُولُ قُلْ يَا عِبَتِ رَسُولِ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَسِيئَةِ
 خَلْفَائِهِمْ عَلَى أَنْ لَا أَشْرِكُ بِاللَّهِ
 شَيْئًا وَلَا أَسْرِقُ وَلَا أَزْنِي وَلَا أَقْتُلُ
 وَلَا إِنِّي بِبُهْتَانٍ أَفْتَرِيهِ بَيْنَ
 يَدَيَّ وَرَجُلِيٍّ وَلَا آعْصِيْمًا
 فِي مَعْرُوفٍ۔

ف۔ اس مضمون کی بیعت قرآن مجید میں منصوص ہے۔

پھر مرشدان دو آیتوں کو پڑھے یا
 أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ
 إِيْمَانًا وَالْوُدَّ وَاللَّهَ مِنْهُ
 سُلُوكٌ وَبِوَسِيئَةِ خَلْفَائِهِمْ
 عَلَى أَنْ لَا أَشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا
 وَلَا أَسْرِقُ وَلَا أَزْنِي وَلَا أَقْتُلُ
 وَلَا إِنِّي بِبُهْتَانٍ أَفْتَرِيهِ بَيْنَ
 يَدَيَّ وَرَجُلِيٍّ وَلَا آعْصِيْمًا
 فِي مَعْرُوفٍ۔

ثُمَّ يَتْلُو السُّورَةَ الْاِثْنَتَيْنِ
 يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ
 وَابْتَغُوا إِلَيْهِ الْوَسِيلَةَ وَ
 جَاهِدُوا فِي سَبِيلِهِمْ لَعَلَّكُمْ
 تَفْلِحُونَ إِنَّ الَّذِينَ يُبَايِعُونَكَ
 إِنَّمَا يُبَايِعُونَ اللَّهَ يَدُ اللَّهِ فَوْقَ
 أَيْدِيهِمْ فَمَنْ نَكَثَ فَإِنَّمَا
 يَنْكُثُ عَلَى نَفْسِهِ وَمَنْ أَوْفَى بِمَا

۱۔ یہ کہتا ہے نفس سے یعنی اپنے جی سے بہتان کسی پر نہ بناؤں گا ۱۳

۲۔ قولہ الوسيلة ما يتوسلون به الى ثوابه والظني منه من فعل الطاعات
 وترك المعاصي من وسل الى كذا اذا تقرب اليه وفي الحديث الوسيلة منزلته
 في الجنة ۱۲ ايضا وى الوسيلة ما يقربكم اليه من طاعة ۱۲ جلايين

عَاهِدًا عَلَيْهَا اللَّهُ فَمَيِّمٌ تَبِيَهُ
أَجْرًا عَظِيمًا -

ہاتھوں پر ہے سو جس نے بیعت کو توڑا یہی بات ہے کہ اُس نے اپنی ذات کی مضرت کے واسطے بیعت کو توڑا اور جس نے پورا کیا اُس کو جو اللہ سے عہد کیا سو قریب اُس کو اجر عظیم عنایت کرے گا۔

ف۔ پہلی آیت میں وسیلہ سے مراد بیعت مرشد ہے مولانا نے حاشیے میں فرمایا کہ ہم نے اپنے جد امجد حضرت شاہ عبدالرحیم قدس سرہ کے ایک مرید سے سنا کہ اُن کے ہمعصر ایک عالم نے اُن سے بیعت کے سنت یا بدعت ہونے میں گفتگو کی جد امجد نے واسطے مشروعیّت بیعت کے اس آیت سے استدلال کیا اور فرمایا کہ یہ ممکن نہیں کہ وسیلے سے ایمان مراد لیجئے اس واسطے کہ خطاب اہل ایمان سے ہے چنانچہ یا ایہذا الذین آمنوا اس پر دلالت کرتا ہے اور عمل صالح بھی مراد نہیں ہو سکتا کہ وہ تقویٰ میں داخل ہے اس واسطے کہ تقویٰ عبارت ہے امتثال ادا اور اجتناب نواہی سے اس واسطے کہ قاعدہ عطف کا مغائرت بین المعطوف والمعطوف علیہ کا مقتضی ہے اور اسی طرح جہاد بھی مراد نہیں ہو سکتا بدلیل مذکور یعنی تقویٰ میں داخل ہے پس متعین ہو گیا کہ وسیلے سے مراد ادا و بیعت مرشد کی ہے پھر اس کے بعد مجاہدہ اور ریاضت ہے ذکر اور فکر میں تافلاح حاصل ہو کہ عبارت ہے وصول ذات پاک سے واللہ اعلم۔

پھر مرشد دعا کرے اپنی ذات کے واسطے اور مرید کے واسطے اور حاضرین کے واسطے سولوں کہے کہ اللہ تعالیٰ برکت کرے ہمارے اور تمہارے واسطے اور نفع پہنچا دے ہم کو اور تم کو۔

اور اس میں کچھ مضائقہ نہیں کہ مرید کو یوں تلقین کرے سو کہے کہ تو کہہ کہ میں نے اختیار کیا طریقہ نقشبندیہ جو منسوب ہے طرف شیخ اعظم اور قطب الفخام خواجہ نقشبند کے یا

تَحْدِيدٌ عَوْلِنَفْسِهِ وَ
لِلتَّسْمِيَةِ وَالْحَاضِرِينَ فَيَقُولُ
بَارَكَ اللَّهُ لَنَا وَلَكُمْ وَ
نَفَعَنَا وَإِيَّاكُمْ .

وَلَا بَأْسَ أَنْ يُلَقِّنَهُ فَيَقُولُ
قُلْ أَحْتَرِدُ الطَّرِيقَةَ النَّقْشَبَنْدِيَّةَ
أَوِ الْقَادِرِيَّةَ أَوِ الْجِشْدِيَّةَ
الْمَنْسُوبَةَ إِلَى الشَّيْخِ الْأَعْظَمِ

طریقہ قادریہ اختیار کیا جو منسوب ہے شیخ
 محمد الدین عبدالقادر جیلانیؒ کی طرف یا طریقہ
 چشتیہ اختیار کیا جو منسوب ہے شیخ معین
 الدین سجری یعنی سیستانی کی طرف خداوند
 ہم کو فتوح اس طریقے کے عنایت کرادہم کو
 اس طریقے کے دوستوں کے گردہ میں محسوس
 کراپنی رحمت سے یا رحم الراحمین۔

سنا میں نے اپنے والد بزرگوار سے
 فرماتے تھے کہ میں نے دیکھا حضرت رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں سو میں نے آپ
 سے بیعت کی سو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
 میرے دونوں ہاتھوں کو اپنے دونوں دست
 مبارک میں کر لیا سو میں تو اسی طرح جیسے خواب
 میں دیکھا مصافحہ کرتا ہوں بیعت لینے کے وقت

ف۔ مولانا نے فرمایا کہ بعض اکابر مرید سے فرماتے ہیں کہ اپنا داہنا ہاتھ پھیلا
 پھر بیعت لینے والا اُس پر اپنا ہاتھ رکھتا ہے اسی طرح عمرو بن العاصؓ نے نبی صلی اللہ
 علیہ وسلم سے روایت کیا۔

اور عورتوں کی بیعت کرنے کا طریقہ یہ ہے
 کہ مرشد کپڑے کا ایک کنارہ پکڑے اور بیعت
 کرنے والی دوسرا کنارہ اُس کا پکڑے واللہ اعلم۔
 ف۔ مولانا نے فرمایا کہ بیعت زبانی بھی عورتوں سے جائز ہے بدوین پکڑنے کپڑے
 کے جیسا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کرتے تھے۔

وَالْقُطْبُ الْأَخْمَحُ خَوَاجِمٌ نَقَشْتَبَدٌ
 أَوْ الشَّيْخُ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْقَادِرِ
 الْجِيلَانِيِّ أَوْ الشَّيْخُ مُعِينُ الدِّينِ السَّجَرِيِّ
 اللَّهُمَّ ارْزُقْنَا تَوْضُوحَهَا وَاحْتِمَامَنَا
 زَمْرَةً أَوْ لِيَايَاهَا بِرَحْمَتِكَ
 يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ۔

سَمِعْتُ سَيِّدِي أَوَّلَ الدِّيقُولِ
 رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ فِي مُبْتَسِرَةٍ فَبَايَعْتُهُ فَأَخَذَ
 عَلَيَّ الصَّلَاةَ وَالسَّلَامَ يَدَيَّ
 بَيْنَ يَدَيْهِ فَأَنَا أَصَافِحُ عِنْدَ
 الْبَيْعَةِ عَلَى هَذِهِ الصِّفَةِ۔

تیسری فصل

مُرید کی تربیت اور تعلیم کا بیان

اس فصل میں مُرید کی تربیت اور تعلیم کا طریقہ مذکور ہے۔

سالحوں کی تربیت کے واسطے درجہات
ہیں علی الترتیب سوا دل جس کا سنوارنا واجب
ہے وہ عقیدہ ہے توجیب کوئی شخص راہ
خدا کے چلنے میں راغب ہو تو حکم کر اُس کو
اول عقائد کے صحیح کرنے کا موافق عقائد
سلف صالح کے یعنی ثابت کرنا واجب الوجود
کا جو واحد ہے کوئی معبود بحق نہیں سوائے
اُس کے موصوف ہے وہ جمیع صفات کمال
سے حیات میں اور علم اور قدرت اور ارادے
میں اور سوائے ان کے اور صفات میں کہ
حق تعالیٰ نے اپنی ذات پاک کو وصف کیا
ہے ساتھ ان کے اور نقل اُس کی ثابت
ہوئی بجز صادق علیہ الصلوٰۃ والسلام سے
اور صحابہؓ اور تابعینؓ سے۔

ایسا واحد ہے جو پاک ہے نقصان
اور زوال کی سب نشانیوں سے مجسم ہونے

لِتَرْبِيَةِ السَّالِكِينَ دَمَجَاتٍ
مُتَرْتَبَةً فَأَوْلَى مَا يَجِبُ أَنْ
يَتَّخِذَ فِيهِ الْعَقِيدَةَ فَإِذَا رَغِبَ
أَمْرٌ فِي سُلُوكِ طَرِيقِ اللَّهِ
فَمَرَّةً أَوْلَى بِتَصْحِيحِ الْعَقَائِدِ
عَلَى مُوَافَقَةِ السَّلَفِ الصَّالِحِ
مِنْ إِثْبَاتِ وَاجِبٍ وَاجِدٍ
إِلَّا هُوَ مُتَّصِفٌ بِجَمِيعِ صِفَاتِ
الْكَمَالِ مِنَ الْحَيَاةِ وَالْعِلْمِ
وَالْقُدْرَةِ وَالْإِرَادَةِ وَغَيْرِهَا
مِمَّا وَصَفَ اللَّهُ بِهِ نَفْسَهُ
وَتَبَتَ بِهِ النُّقْلُ عَنِ الْمُخْبِرِ
الصَّادِقِ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ
وَالصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِينَ۔

مُنْزِيٍّ مِّنْ جَمِيعِ سِمَاتِ
النَّقْصِ وَالزُّوَالِ مِنَ الْجَسْمِيَّةِ

سے اور احتیاج مکانی اور عرض ہونے اور
جہت میں ہونے اور الوان اور اشکال
سے یعنی جسم اور لوازم جسمیت سے منزہ ہے
اور وہ جو وارد ہوا ہے استواء
علی العرش اور ضحک اور اثبات یدین کا
سوا اس پر ہم ایمان رکھتے ہیں مجل بلا تفصیل
پھر اس کی تفصیل کو خدا کے علم پر تفویض کرتے
ہیں یعنی وہی خوب جانتا ہے کہ کیا مراد ہے
استواء علی العرش سے اور اتنا تو ہم بالیقین
جانتے ہیں کہ اُس کے استوار وغیرہ میں ہمارا
اتصاف بالتعجز وغیرہ نہیں بلکہ خدا کے مثل
کوئی چیز نہیں اور وہ سمیع اور بصیر ہے اور
جانتے ہیں ہم کہ استوار علی العرش ایک چیز
ثابت ہے اللہ تعالیٰ کے واسطے چنانچہ اُس
نے اپنی کتاب محکم میں اُس کو ثابت کیا ہے۔

وَالْتَحَيَّرِ وَالْعَرْضِيَّةَ وَالْجِهَةَ
وَالْأَلْوَانَ وَالْأَشْكَالَ -

وَأَمَّا مَا وَرَدَ مِنَ الْإِسْتِوَاءِ
عَلَى الْعَرْشِ وَالضُّحْكِ وَإِثْبَاتِ
الْيَدَيْنِ فَتَوْ مِّنْ بِيْهِ عَلَى الْجُمْلَةِ
ثُمَّ نَعِلُ تَفْصِيْلَهُ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى
وَنَعْلَمُ الْبَيِّنَةَ أَنَّهٗ لَيْسَ كَمِثْلِ
الرِّصَافِنَا بِالْتَحَيَّرِ وَغَيْرِهِ بَلْ
لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيعُ
الْبَصِيْرُ وَنَعْلَمُ أَنَّهٗ شَيْءٌ ثَابِتٌ
بِاللَّهِ تَعَالَى كَمَا اثْبَتْنَا فِي مُحْكَمِ
كِتَابِنَا -

ف۔ مترجم کہتا ہے صفات متشابہ میں یعنی استوار وغیرہ میں قدوائے سلف سے
یہی منقول ہے کہ اس پر مجل ایمان لائیے اور تاویل نہ کیجئے اور تفصیل اس کی علم الہی پر
سپرد کیجئے امام مالکؒ نے فرمایا کہ استواء علی العرش معلوم ہے اور کیفیت اس کی مجہول
ہے اور اس میں سوال کرنا بدعت ہے اور یہی راہ اسلم ہے کہ مبادا تاویل میں غیر حق کو
حق قرار دینا پڑے۔

۱۷ یعنی مثلاً ہم ایک تخت یا کوٹھے پر بیٹھیں تو مکانیت اور جگہ کا گھبرنا لازم آتا ہے ویسا اُس کے استواء
میں نہیں لازم آتا وہ پاک ہے مکانیت وغیرہ صفات نقصان سے ۱۲ ق

پھر بعد توحید کے اثبات نبوت انبیا علیہم السلام کی علی العموم ونبوت سیدنا واولادنا محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کی علی الخصوص اور ثابت کرنا آنحضرت کی اتباع کا واجب ہونا جس میں کہ آپ نے امر کیا اور نہی کی اور تصدیق آپ کی جمیع اخبار میں یعنی منجملہ صفات ربانی اور معاد جسمانی اور جنت اور نار اور حشر اور حساب اور رویت الہی اور قیامت اور عذاب قبر اور سوائے ان کے اور امور میں چنانچہ حوض کوثر اور صراط اور میزان جس کی نقل حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے اور روایت اُس کی صحیح ہے۔

پھر بعد صحیح عقائد کے نظر لاحق ہو گیا کہ کے اجتناب اور صفائے شرمنہ ہونے میں۔

اور حق یہ ہے کہ کبیرہ وہ گناہ ہے جس پر وعید ہود و زخ کی یا عذاب شدید کی قرآن یا حدیث صحیح میں جو اہل حدیث کے نزدیک معروف ہو یا اُس کے مرتکب کو کافر کہا ہو جیسا کہ حدیث میں فرمایا کہ جس نے نماز کو عمد ترک کیا وہ کافر ہے اور دوسری حدیث میں ہے کہ فرق ما بین مسلمین اور ما بین مشرکین کے نماز ہے

ثُمَّ اثْبَاتُ بُيُوتِ الْأَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ خُصُوصًا وَجُودِ رِثَائِهِمْ فِي كُلِّ مَا أَمَرَ وَنَهَى وَتَصَدِيقِهِمْ فِي كُلِّ مَا أَخْبَرَ مِنْ صِفَاتِ اللَّهِ وَمِنَ الْمَعَادِ الْجِسْمَانِيِّ وَالْجَنَّتِ وَالنَّارِ وَالْحَشْرِ وَالْحِسَابِ وَالرُّؤْيَا وَالْقِيَامَةِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَغَيْرِ ذَلِكَ مِثَابَتْ بِهِ النَّقْلُ رَوَّحَتْ بِهِ السَّرْوَايَةُ۔

ثُمَّ يَتْلُوهُ النَّظَرُ فِي اجْتِنَابِ الْكَبَائِرِ وَالنَّدَمِ مِنَ الصَّغَائِرِ۔

وَالْحَقُّ أَنَّ الْبِكْرَةَ كُلُّ ذَنْبٍ أُوْعِدَ عَلَيْهِمُ بِاللَّتَارِ أَوْ الْعَذَابِ الشَّدِيدِ فِي الْقُرْآنِ أَوِ السُّنَّةِ الصَّحِيحَةِ الْمَعْرُوفَةِ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ أَوْ سُمِّيَ مُرْتَكِبًا كَافِرًا كَقَوْلِهِ مَنْ تَرَكَ الصَّلَاةَ مُتَعَمِّدًا فَقَدْ كَفَرَ فَرَّقُ مَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ

سو جس نے اُس کو چھوڑا وہ کافر ہے یا کبیرہ وہ ہے جس کے ترکیب پر شرع میں حد مقرر ہو چنانچہ زنا اور چوری اور راہزنی اور شراب کا پینا یا وہ گناہ برابر یا زیادہ ہو برائی میں کیا مذکورہ سے صریح عقل کے حکم میں۔

اشراک با خدا سو منجملہ کبار اکبر الکیا اشراک باللہ ہے یعنی خدا کے ساتھ ساچھا لگانا عبادت میں اور استعانت میں یعنی غیر خدا سے مدد مانگنی روزی اور شفا وغیرہما میں اور غیر کی عبادت اور استعا کی تو بہ کی طرف اشارہ ہے حق تعالیٰ کے اس قول میں **إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ**۔

الْمُشْرِكِينَ الصَّلَاةُ فَمَنْ تَرَكَهَا فَقَدْ كَفَرَ أَوْ شَرَعَ لِمُزْتَكِبِهَا حَدًّا كَالزَّنَاءِ وَالسَّرِقَةِ وَقَطْعِ الطَّرِيقِ وَشُرْبِ الْخَمْرِ أَوْ كَانَ مُسَاوِيًا أَوْ أَكْثَرَ شَرًّا مِنْ هَذِهِ أَمْذُ كُذِّمَاتٍ فِي حُكْمِ بَدَأَتْهَا الْعَقْلُ -
تفصیل گناہ کبیرہ فَمَنْ تَرَكَهَا بِاللهِ تَعَالَى عِبَادَةً وَاسْتِعَانَةً فِي الرِّزْقِ وَالشِّفَاءِ وَغَيْرِهِمَا وَإِلَى التَّوَكُّلِ مِنْهُمَا الْإِشْرَافُ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ۔

ف۔ مولانا نے حاشیہ اس کتاب میں فرمایا کہ مدد مانگنی روزی اور شفا میں ہمارے زمانے میں شائع ہے بہ نسبت قبور اور اموات کے مترجم کہتا ہے شرک فی العبادۃ یہ ہے کہ جو امور کہ بطور عبادت کے خدا کے واسطے یا خانہ خدا کے واسطے مخصوص ہیں اُن کو غیر خدا کے واسطے کرنا جیسا کہ علی مرتضیٰ کا روزہ رکھنا یا کسی کو سجدہ کرنا یا غیر خدا کا نام بطور اسم الہی کے ذکر کرنا یا قبور کے گرد طواف کرنا بطور طواف بیت اللہ کے اور یہ جو فرمایا کہ **إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ** میں اشراک فی العبادۃ اور اشراک فی الاستعانتہ کی تو بہ کا اشارہ ہے اُس کی وجہ یہ ہے کہ تقدیم مفعول کی فعل پر مفید ہے تخصیص اور حصر کو یعنی خاص کرتی ہی عبادت کرتے ہیں اور خاص کر شخصی سے ہم مدد چاہتے

ہیں پھر جب عبادت اور استعانت حق تعالیٰ کو خاص ہوئی تو سوائے خدا کے ادروں کی عبادت کرنا یا کسی سے مدد مانگتی روزی اور شفا وغیرہ میں ہرگز جائز نہیں جبہ اختصاص عبادت کی تو ظاہر ہے اور وجہ اختصاص استعانت کی یہ ہے کہ مدد کرنا تین صفت پر موقوف ہے ایک علم دوسری قدرت تیسری رحمت اس واسطے کہ جو غیر کی حاجت کو نہ جانے کیونکہ اس کی مدد کرے اور اگر علم ہو قدرت نہ ہو تو کس طرح حاجت روائی کر سکے اور اگر علم اور قدرت دونوں ہوں لیکن اگر رحمت اور شفقت نہ ہو محتاج پر تو کیونکر اعانت کا ظہور ہو حالانکہ صفات ثلاثہ مخصوص بخدای عظیم و قدیر و رحیم ہیں لہذا استعانت غیر خدا سے جائز نہیں بعضے گورپرست کہتے ہیں کہ اولیاء کو حق تعالیٰ نے علم اور قدرت عطا کی ہے تو ان سے استعانت کیونکر ممنوع ہوگی تو ان کا جواب یہ ہے کہ اگر تم سچے ہو تو قرآن یا حدیث یا اجماع امت سے ثابت کرو کہ اولیاء اللہ کو ایسا علم عطا ہے کہ دور اور نزدیک اور غیب اور شہادت ان کے نزدیک برابر ہے ہر لحظہ سارے عالم کی حاجت سے مطلع ہیں اور مشکل کشائی کی قدرت رکھتے ہیں سو اس کا اثبات ہرگز ممکن نہیں تو ان کی کج بحثیوں کا کلام بھی لائق التفات کے نہیں حق تعالیٰ اپنے کرم سے فہم صحیح عنایت فرماوے اور کج روی اور کج فہمی سے بچاوے آمین۔

تصدیق کاہن وغیرہ | دَمْنَهَا | اور منجملہ کبار تصدیق کرنا ہے
تَصَدِّقُ الْكَاهِنِ۔ | کاہن کا۔

ف۔ کاہن عرب میں کچھ لوگ تھے کہ جنوں سے دریافت کر کے اخبار غیبی لوگوں کو بتاتے تھے اور گمراہ کرتے تھے اور کاہن کے مانند ہی مجسم اور تماں اور جفاری اور شانہ بین کی تصدیق کرنا اس واسطے کہ علم غیب مخصوص بذات حق ہے جو اس کا دعویٰ کرے وہ بدلیل قرآن اور حدیث اور اجماع کے چھوٹا ہے۔

اور منجملہ کبار الکبار کے پیغمبر اور
قبران اور فرشتوں کو بد کہتا اور انکار کرنا
اور تمسخر کرنا ان حضرات سے اور اسی طرح

پنجمیوں اور فرشتوں کو برا کہنا | دَمْنَهَا سَبُّ الرَّسُولِ وَالْقُرْآنِ
وَالْمَلَائِكَةِ وَإِنْكَارُهَا وَالِاسْتَهْزَاءُ

ضروریات دین کا انکار کرنا۔

بِهَا وَكَذَلِكَ أَنْكَارُ صُورِيَّاتِ الدِّينِ

ف۔ مولانا نے فرمایا ضروریات دین وہ امور ہیں جو قرآن مجید اور حدیث مشہورہ

اور اجماع متواتر سے ثابت ہوں۔

اور منجملہ کبار نماز اور زکوٰۃ

تَرْكُ نَمَازٍ وَغَيْرِهِ | وَمِنْهَا تَرْكُ

اور صوم اور حج کا چھوڑنا ہے۔

الصَّلَاةِ وَالزَّكَاةَ وَالصَّوْمَ

اور منجملہ کبار ہے جان ناحق قتل

قَتْلُ نَاحِقٍ | وَمِنْهَا قَتْلُ النَّفْسِ

کرنا اور قتل ناحق میں اولاد کا قتل کرنا اور انسان کو اپنی جان کا قتل کرنا داخل ہے

بِغَيْرِ حَقٍّ وَمِثْلَهُ قَتْلُ الْوَالِدِ وَ قَتْلُ الْإِنْسَانِ نَفْسَهُ -

اور منجملہ کبار زنا ہے اور اغلام

وَمِنْهَا الزِّنَاءُ وَاللِّوَاطَةُ

اور نشہ والی چیز کا پینا اور چوری اور ہزنی

وَشُرْبُ الْمُسْكِرِ وَالسَّرِقَةُ

اور غصب اور عنیت کا مال چرانا اور

وَقَطْعُ الطَّرِيقِ وَالْغُصْبُ وَ

جھوٹی قسم کھانی اور پاکدامن عورت کو

الْغُلُولُ وَشَهَادَةُ الزُّورِ

زنا کا عیب لگانا اور یتیم کا مال کھانا اور

وَالْيَمِينُ الْغَمُوسُ وَقَذْفُ

والدین کی نافرمانی کرنی ان کی خدمت نہ

الْمُحْصَنَةِ وَأَكْلُ مَالِ الْيَتِيمِ

کرنی اور حق برادری نہ ادا کرنا اور ناپ

وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ وَقَطْعُ

اور تول میں کمی کرنا پورا نہ دینا اور بیان

الرِّجْحِ وَتَطْفِيفُ الْكَيْلِ

کھانا اور جہاد میں کفار کی صف جنگ

وَالنُّورِ وَالرِّبَا وَالْإِفْرَارُ مِنَ

سے بھاگنا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

الرِّحْفِ وَالتَّكْذِبُ عَلَى النَّبِيِّ

پر جھوٹ یا نہضت اور معاملات فیصل کرنے

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالرِّشْوَةُ

میں رشوت لینا اور محارم سے نکاح کرنا

فِي الْحُكْمِ وَنِكَاحُ الْمُحَارِمِ وَالْهَيْبَةُ

اور مردوں اور عورتوں کے درمیان میں

بَيْنَ الرَّجَالِ وَالنِّسَاءِ وَالسَّعْيَةُ

لہ اور ایسے ہی نیک مرد کو تہمت زنا وغیرہ کی لگانا ۱۲

عِنْدَ السُّلْطَانِ لِيُقْتَلَ أَوْ يَنْهَبَ
وَتَرَكْتُ الْهَجْرَةَ مِنْ دَارِ الْكُفْرِ وَ
مَوْلَاهُ الْكُفَّارَ وَالْقِمَارَ وَالسَّحْرَ
فَكُلُّ ذَلِكُ مِنَ الذُّكْيَانِ -

کٹنا پن کرنا اور حاکم سے چپل خوری کرنا تاکہ وہ قتل کرے یا لوٹ لے اور دارالحر سے دارالاسلام کی طرف ہجرت نہ کرنا اور کافروں سے دوستی کرنا ان کے خیر خواہ ہونا اور جو اچھیلنا اور جادو کرنا سو یہ سب کبار میں داخل ہیں

تحقیق و تفصیل کبار | مولانا نے فرمایا کہ ابن عباس نے کہا کہ کبار ستر کے

قریب ہیں اور سعید بن جبیر نے کہا کہ قریب سات سو کے ہیں اور ان سب یہ ہے کہ کبار کو ضبط اور قیاس کرنا چاہیے مفسدہ منصوصہ پر تو اگر اقل مفاسد سے کم ہو تو صغیرہ ہے اور نہیں تو کبیرہ یہ خلاصہ تقریر امام عزیز الدین بن سلام ہے اور شیخ ابوطالب مکی نے فرمایا کہ میں نے کبار کی احادیث کو جمع کیا تو میں نے سترہ کبار مصرح پائے چار گناہ دل میں شرک اور گناہ پر جم جانے کی نیت اور رحمت الہی سے نا امید ہونا اور قہر خدا سے بے خوف ہونا اور چار گناہ زبان میں جھوٹی گوہی دینا اور پاکر امنوں کو زنا کا عیب لگانا اور جھوٹی قسم کھانا اور جادو کرنا اور تین گناہ پیٹ میں شراب پینا اور یتیم کا مال کھانا اور سیاح لینا اور دو گناہ شرمگاہ میں زنا اور لواطت اور دو گناہ ہاتھ میں ناحق قتل اور چوری اور ایک گناہ پانوں میں یعنی جہاد میں صف جنگ سے بھاگنا اور ایک گناہ تمام بدن سے یعنی والدین کی نافرمانی حق تعالیٰ اپنے کرم سے ہم کو ان گناہوں سے بچائے آمین

اور گناہ صغیرہ وہ ہے جس سے شرع نے کوکھ دیا یعنی بعد کیا مذکورہ یا کہ امر مشروع کے مخالف یا رافع ہودین کے طریقہ نامور کا۔

وَالصَّغِيرَةُ كُلُّ مَا نَهَى عَنْهُ
الشَّرْعُ أَوْ خَالَفَ مَشْرُوعًا وَسَرَفَ
طَرِيقَةً مَأْمُورَةً فِي الدِّيْنِ -

۱۔ جب تک کہ کافر دنگے ہوں اور جب دو گنوں سے زیادہ ہوں تو بھاگنا جائز ہے ہدای الکتب اللمینیۃ ۱۳ - ق۔
۲۔ ترک لوطہ اور ترک زکوٰۃ اور صوم نہ رکھنا اور حج نہ کرنا یا جو فرض ہونے کے اور قیبت کرنی اور حکم خلاف شرع دینا اور رغبت کفی کافروں سے وغیر ذلک صریح قرآن و حدیث میں و عید ان پر مذکور ہیں پس تقسیم مہمل ہے واللہ اعلم ۱۲ -

پھر اجتناب کیا اور نہ امت صغائر کے بعد
نظر کرنا چاہیے ارکان اسلام میں از قسم طہارت
اور صلوة اور صوم اور زکوٰۃ اور حج کے تو ان
امور کو بموجب ارشاد نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کے قائم کرے رعایت البعاض والاداب
اور ہیئات اور اذکار سے۔

ثُمَّ بَعْدَ ذَلِكَ النَّظَرُ فِي
أَرْكَانِ الْإِسْلَامِ مِنْ طَهَارَاتِهِ
وَالصَّلَاةِ وَالصَّوْمِ وَالزَّكَاةِ
وَالْحَجِّ فَيَقِيمُهَا عَلَى مَا أَمَرَ بِهِ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مِنْ رِعَايَةِ الْأَبْعَاضِ وَالْأَدَابِ
وَالْهَيْئَاتِ وَالْأَذْكَارِ۔

ف۔ مولانا نے فرمایا کہ البعاض سے مراد یہاں وہ امور ہیں جو ارکان وغیرہ کو
شامل ہوں از قسم امور متاخرہ سوان میں سے بعض فقہاء کے نزدیک بعض امور واجب
ہیں اور دوسرے فقہاء کے نزدیک سنت مؤکدہ۔

پھر ارکان اسلام کی اقامت کے بعد
نظر کرنا چاہیے ضروریات معاش میں منجملہ
اکل و شرب اور لباس اور کلام اور صحبت
خلق وغیر ذلک اور نظر کرنا چاہیے امور
خانگی میں منجملہ نکاح اور حقوق ممالک
اور حقوق اولاد کے اور نظر کرنا چاہیے
معاملات میں از قسم بیع اور ہبہ اور اجارے کے
توان کو صحیح اور ٹھیک کرے بوجہ سنت بدون
سستی اور بے کجروی کے۔

ثُمَّ بَعْدَ ذَلِكَ النَّظَرُ فِي
الْمَعَايِشِ مِنَ الْأَكْلِ وَالشَّرْبِ
وَاللِّبَاسِ وَالْكَلَامِ وَالصَّحْبَةِ
وغير ذلک وَفِي الْعَقْدِ الْمَتْرُكِيِّ
مِنَ النِّكَاحِ وَالْمِلْكِيَّةِ وَالْوَلَادَةِ
الْمُعَامَلَاتِ مِنَ الْبَيْعِ وَالْهَبَةِ
وَالْإِجَارَةِ فَيُصَحِّحُهَا عَلَى السُّنَّةِ
مِنْ غَيْرِ مُدَاهَنَةٍ وَلَا إِعْوَاجٍ

پھر بعد ضروریات معاش وغیرہ کے

ثُمَّ بَعْدَ ذَلِكَ النَّظَرُ فِي

۱۱۔ مولانا نے فرمایا عیب بولتے ہیں فلاں حسن الملكہ ہے جب کہ وہ اپنے لوثی غلاموں سے حسن
سلوک کرنا ہو حدیث میں وارد ہے لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ سِوَى الْمَلِكَةِ لَعْنُ جَوْ مَالِكٍ سے
بدسلوکی کرے جنت میں نہ داخل ہوگا ۱۲۔ امت

الْأَذْكَارِ الْمَأْمُورَةِ فِي الْأَوْقَاتِ
 مِنَ الصَّبَاحِ وَالْمَسَاءِ وَوَقْتِ
 النَّوْمِ وَغَيْرِهَا وَتَهْدِي بِ
 الْأَخْلَاقِ مِنَ الرِّيَاءِ وَالْحُبِّ
 وَالْحَسَدِ وَالْحَقْدِ وَالْمَوَاطِنَةِ
 عَلَى السَّلَاوَةِ وَذِكْرِ الْآخِرَةِ وَالْمَوَاطِنَةِ
 عَلَى مَا لَيْسَ الْعِلْمُ وَحَقِّ الذِّكْرِ
 وَالْمَسَاجِدِ فَإِذَا تَدَبَّرَ بِهَذِهِ
 الْأَدَابِ حَانَ أَنْ يَشْتَغَلَ بِالشُّغْلِ
 الْيَاطِنَةِ وَيَجْتَمِعَ فِي تَحْلِيْقِ
 الْقَلْبِ بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ذِكْرًا وَالنَّظَرِ
 إِلَيْهِ بِبَصْمِ الْقَلْبِ وَأَنْمَا تَرَكَتَ
 بَيَانَ هَذِهِ الْأُمُورِ الْمُسَقَدِّمَةِ
 اسْتِكْنَاءً لَهَا وَاعْتِمَادًا عَلَى فَهْمِ
 الطَّالِبِ الصَّادِقِ الْمُتَّبِعِ لِلْكِتَابِ
 وَالسُّنَّةِ وَالْفَقِيهِ وَالْكِتَابِ
 الْمُتَوَسِّطَةِ فِي السُّلُوكِ مِثْلِ
 رِيَاضِ الصَّالِحِينَ وَالْمُخْتَصِرَةِ
 فِي الْعُقَيْدَةِ كَالْعَقَائِدِ الْعَضْدِيَّةِ
 وَمَنْ لَمْ يَتَيَسَّرْ لَهُ تَدَبُّعُهَا
 فَلْيَأْخُذْهَا مِنْ عَالِمٍ وَالدَّهْلُ أَعْلَمُ

نظر کرنا چاہیے اُن اذکار میں جو اوقاتِ مخصوصہ
 یعنی صبح اور شام اور وقتِ خواب وغیر ذلک
 میں مامور ہیں پھر نظر کرنا چاہیے آراستگی
 اخلاق میں از قسم ریا اور پندار اور حسد اور
 کینہ وغیرہ کے اور مواظبت اور دوام
 کرنا چاہیے تلاوتِ قرآن اور آخرت کی
 یاد پر اور مجالسِ علم اور ذکر اللہ کے حلقوں
 پر اور مساجد پر پھر جب کہ سالک ان
 آدابِ مذکورہ کے ساتھ متادب ہو گیا تو
 اب وقت آیا اشتغالِ یاطنی کے اشتغال
 کا اور ہمیشہ اللہ عزوجل کے ساتھ دل
 لگائے رہنے کی کوشش کرنے کا اور
 اسی کو تاکتے رہنے کا دل کی بینائی سے
 اور ہم نے تو امور مقدمہ کا بیان علی وجہ
 التفصیل اُن کو بہت جان کر چھوڑ دیا اور
 طالبِ صادق کے فہم پر بھروسہ کر کے طالب
 کہ قرآن اور حدیث اور فقہ اور کتبِ متوسطہ
 سلوک کا مثل ریاض الصالحین اور کتب
 مختصرہ عقائد مانند عقیدہ عضدیہ کا
 واقف اور محسوس ہے اور جس کو تتبعِ ادلم
 ان کتابوں کا میسر نہ ہو وہ کسی عالم سے دریافت
 کر لے واللہ اعلم۔

تفصیل شعبِ اہلانبیہ | مولانا نے فرمایا کہ جن امور کو مؤلف قدس سرہ نے کثیر جان

کہ ترک کیا ان کو ہم مجلاً بیان کرتے ہیں۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایمان کی ستر اور چند شاخیں ہیں اور مرد یہاں ایمان سے ورع اور تقوے کا مراد ہے تو سالک کو مرعات ان شعب ایمانیہ کی ضرور ہے چنانچہ ان کا بیان یوں ہے کہ خدا پر ایمان لانا اور اُس کے صفات پر اور اُس کے غیر کو حادث جاننا اور اُس کے ملائکہ پر اور اُس کی کتابوں پر اور اُس کے رسولوں پر اور تقدیر پر اور کچھلے دن پر ایمان لانا اور حق تعالیٰ سے محبت رکھنی اور غیر حق سے محبت یا بغض اللہ ہی کے واسطے رکھنا بلا دخل انسانیت اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت رکھنی اور ان کی تعظیم کا معتقد رہنا اور درود پڑھنا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم ہی میں داخل ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی پیروی کرنی اور اعمال کو خالص اللہ ہی کے واسطے کرنا اور ترک ریا و نفاق اخلاص ہی میں داخل ہے اور خدا سے خوف رکھنا اور اُس کی رحمت کا اُمیدوار رہنا اور گناہوں سے تو بہ کرتے رہنا اور احسانات ربانی کا شکر ادا کرنا اور عہد کو پورا کرنا۔ اور ترک شہوت اور ہجوم مصائب میں صابر رہنا اور قضائے ربانی سے راضی رہنا اور تواضع اور فروتنی اختیار کرنا اور توقیر بزرگ کی اور ترحم خرد پر اور گھمنڈ اور پیندار کا ترک کرنا اور حسد اور کینہ کا ترک کرنا اور غصب ترک کرنا بھی درحقیقت تواضع میں داخل ہے اور توجید ربانی کا ناطق رہنا یعنی لا الہ الا اللہ پڑھتے رہنا اور قرآن مجید کی تلاوت کرنا کتر تہ تلاوت کا دس آیتیں ہیں اور متوسط تہ ستوا آیتیں ہیں اور اس سے زیادہ تلاوت کرنا اعلیٰ رتبے میں داخل ہے اور علم دین حاصل کرنا اور غیر کو علم سکھانا اور دعا کرنا اور ذکر رہنا اور استغفار ذکر ہی میں داخل ہے اور لغو سے دور رہنا اور حسی اور صلی طہارت کرنا اور پرہیز کرنا نجاستوں سے ظہیری میں داخل ہے اور ستر کو چھپا رکھنا اور فرض اور نفل نماز پڑھنی اور اسی طرح فرض زکوٰۃ اور نفل صدقہ ادا کرنا اور لونڈی غلام کو آزاد کرنا اور سخاوت کرنا اور رکھنا کھلانا اور ریاضت کرنی سخاوت ہی میں داخل ہے اور فرض اور نفل روزہ رکھنا اور اعتکاف کرنا اور شرب قدر کو تلاش کرنا اور حج اور عمرہ

آر طواف بیت اللہ کا کرنا اور فرار بالدين یعنی ایسے ملک اور صحبت کو چھوڑنا جہاں اپنا دین نہ قائم رہ سکے اور اسی میں ہجرت بھی داخل ہے اور نذر اللہ کو پورا کرنا اور قسم کو قائم رکھنا اور قسم وغیرہ کے کفاروں کو ادا کرنا اور نکاح کر کے پارسائی حاصل کرنی اور عیال کے حقوق ادا کرنا اور ماں یاپ سے احسان اور سلوک کرنا اور اولاد کو تربیت کرنا اور برادری کا حق ادا کرنا اور لونڈی غلاموں کو مالکوں کی اطاعت کرنی اور مالکوں کو لونڈی غلاموں پر مہربانی اور شفقت کرنا اور انصاف کے ساتھ حکومت پر قائم رہنا اور جماعت مسلمین کا تابع رہنا اور مسلمان حاکموں کی اطاعت کرنی اور خلق میں اصلاح کرتے رہنا اور خوارج اور یاغیوں کا قتال تو اصلاح بین الناس میں داخل ہے اور امر نیک پر مدد کرنا اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی اعانت میں داخل ہے اور حدود کو جاری رکھنا اور جہت ادا کرنا اور مرابطہ یعنی سرحد دار الاسلام کی محافظت کرنا جہاد ہی میں داخل ہے اور امانت ادا کرنا اور خمس کا دینا ادا تے امانت میں داخل ہے اور قرض کا لینا بشرط ادا کرنے کے اور پڑوسی کے ساتھ احسان کرنا اور معاملہ اچھا رکھنا یعنی غیر کا حق بخوبی ادا کرنا اور اپنے حق لینے میں سختی نہ کرنا اور حسن معاملہ میں داخل ہے مال کا جمع کرنا حلال سے اور مال کا صرف کرنا اپنے موقع پر اور ترک تیزیر و اسراف یعنی خلاف شرع بیہودہ مال کو برباد نہ کرنا انفاق المال فی حق میں داخل ہے اور سلام کا جواب دینا اور چھینکنے والے کو دعائے خیر دینا اور اپنی بُرائی سے لوگوں

۱۱ بشرطیکہ خلاف شرع وہ حکم نہ ہو۔ کَمَا جَاءَ فِي الْحَدِيثِ لَا طَاعَةَ لِلْمَخْلُوقِ فِي مَعْصِيَةِ الْخَالِقِ ۱۲-

۱۲ بشرط پائے جانے شرائط کے ۱۲

۱۳ خرق کردن در حق او ۱۳

۱۴ یعنی چھینکنے والا الحمد للہ کہے تو یہ اُس کے جواب میں یرحمک اللہ کہے (باقی صفحہ ۴۶ پر)

کو بچانا ضرر نہ پہنچانا اور ہوا و لعیب سے پرہیز کرنا اور تکلیف کی چیز کو راہ سے ہٹادینا مترجم کہتا ہے شیخ جلال الدین سیوطی نے اسی طرح شعیر ایمانیہ کی تفصیل نقایۃ العلوم میں فرمائی ہے۔ واللہ اعلم۔

(بقیہ حاشیہ ص ۴۵ کا) یہ جواب دینا واجب علی الکفایہ ہے اگر محفل میں سے کوئی جواب نہ دے گا تو سب گنہگار ہوں گے اور یہی حکم ہے سلام کے جواب کا ۱۲۔

۱۵ نام کتاب۔

چوتھی فصل

مشائخ جیلانیہ قادریہ کے اشغال کا بیان

یہ فصل مشائخ جیلانیہ یعنی قادریہ کے اشغال میں ہے قادر یہ امام طریقت شیخ ابو محمد محمدی الدین عبدالقادر جیلانی کے مرید ہیں خدا راضی ہے اُن سے اور اُن کے سبنا تابعین سے۔

فِي اشْغَالِ الْمَشَائِخِ الْجِلَانِيَّةِ
وَهُمْ اصْحَابُ اِمَامِ الطَّرِيقَةِ
السَّيِّدِ اَبِي مُحَمَّدٍ مُحَمَّدِي الدِّينِ
عَبْدِ الْقَادِرِ الْجِلَانِيِّ رَضِيَ اللهُ
عَنْهُ وَعَنْهُمْ اَجْمَعِينَ۔

ف۔ مصنف نے انتباہ میں فرمایا کہ کتاب غنیۃ الطالبین اور فتوح الغیب حضرت محمدی الدین غوث الاعظمؒ کی تصنیف ہے اور مجالس ستین اُن کا ملفوظ ہے اور اصل طریقہ قادریہ اُس میں مفصل موجود ہے۔

سو پہلا شغل جس کو مشائخ قادریہ تلقین

فَاوَّلُ مَا يَلْقَوْنَ اِلَهَ الْجَهْرِ

لہ ذکر جہر مذہب حنفی میں بدعت ہے مگر اُس جگہ کہ اُس میں ذکر جہر آیا ہے مثل اذان وغیرہ کے اُس میں بدعت نہیں ہے اور ما سوائے اس کے بدعت ہے چنانچہ فتح القدیر میں ہے۔ والاصل فی الاذکار الاخفاء والجمہر بھاید عتہ انتھنی یعنی اصل اذکار میں چپکے ذکر کرنا ہے اور پکار کر کرنا اذکار کا بدعت ہے جہاں کہیں بدعت کو مطلق چھوڑتے ہیں بدعت سیئہ مراد ہوتی ہے چنانچہ یہ بات بھی فقہ کی کتابوں کی عبارتوں سے معلوم ہوتی ہے اور قایۃ البیان شرح ہدایۃ میں ہے۔ لان الجمہر بالتکبیر بدعتہ لقولہ تعالیٰ ادعوا ربکم تضرعاً وخفیۃً انتھنی یعنی پکارو اپنے رب کو گواگرا کر اور پوشیدہ (باقی حاشیہ ص ۴۸ پر دیکھئے)

کرتے ہیں ذکر اللہ ہے جہر سے یعنی بلند آواز سے ذکر کرنا اور مراد اس جہر سے یہ کہ افراط سے نہ ہو تو اس تقریر سے کچھ مخالفت نہ رہی اس کے جواز میں اور اس میں جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا اس طرح کہ اعتدال اختیار کرو اور نرمی کرو اپنی جانوں پر کہ تم بہرے اور غائب کو نہیں پکارتے ہو الی آخر الحدیث

يَذِكُرُ اللّٰهَ تَعَالٰى وَ الْمَسْرُوْدُ
بِهَذَا الْجَهْرِ هُوَ غَيْرُ الْمُقْرَطِ
فَلَا مَنَاقَاةَ بَيْنَنَا وَ بَيْنَ مَا نَهَى
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
حَيْثُ قَالَ اَذْبَعُوْا عَلٰى اَنْفُسِكُمْ
فَاَنْتُمْ لَا تَدْعُوْنَ اَصَمَّ وَلَا
عَابًا الْحَدِيْثُ

بقیہ حاشیہ ص ۴۷ کا) انتہی اور کہا کفایہ شرح ہدایہ میں ان الجہر یا لتکبیر بیدعتا فی کل وقت الا فی الموضع المستثنیٰ یعنی جہر ساتھ تکبیر کے بدعت ہے ہر وقت میں مگر کئی جگہ چیدہ میں اور تصریح کی ہے قاضی خاں نے اپنے فتاویٰ میں ساتھ کراہت ذکر جہر کے اور اتباع کیا اس کا اس پر صاحب مصفی نے اور فتاویٰ علامہ میں ہے۔ وینعہ الصوفیتہ من رفع الصوت والصفیق یعنی منع کیا کرتے ہیں صوفی بلند کرنے آواز سے اور تالی بجانے سے اور یہاں شرح مواہب الرحمن میں ہے ان رفع الصوت بالذکر بدعت یعنی بلاشبہ بلند کرنا آواز کا ساتھ ذکر کے بدعت ہے واسطے مخالفت قول اللہ تعالیٰ کے واذکر ربک فی نفسك نضیما وخیفتہ و دون الجہر من القول یعنی اور یاد کر اپنے رب کو اپنے جی میں گڑگڑا کر اور ازراہ خوف کے اس سے اور کم جہر کے قول سے اور جو کچھ کہ بعض احادیث میں ذکر جہر ثابت ہوا ہے بغیر مواضع مقررہ کے پس بنا بر تعلیم کے ہے چنانچہ ملا علی قاری نے شرح مشکوٰۃ میں یہ لکھا ہے ۱۲ مایۃ المسائل۔

۱۵ قولہ ارجعوا الی اعتدلو ایقال ربح القامة اذا کان معتد لہا ای ارجعھا
بہا بالاجتناب عن الجہر المقرط ۱۲ من مولا ناعید العزیز قدس سرہ۔

ف۔ پوری حدیث یوں ہے بروایت ابو موسیٰ اشعریؓ کہ تم سمیع اور بصیر کو پکارتے ہو اور وہ تمہارے ساتھ ہے اور جس کو تم پکارتے ہو وہ تم سے قریب تر ہے اونٹ کی گردن سے اتنی ہی تمہیں ہے شدت قرب سے والماحق تعالیٰ جبل الوریث سے بھی قریب تر ہے شعرا:

اتصالے یے تکلف بے قیاس — ہست رب الناس رابا جان ناس

سو منجملہ ذکر جہری کے اسم ذات ہے خواہ ایک ضرب سے ہو اور طریقہ ضرب کا یہ ہے کہ لفظ مبارک اللہ کو سختی اور درازگی اور بلندی سے دل اور حلق دونوں کی قوت کے ساتھ کہے پھر پھر جاوے یہاں تک کہ ذاکر کی سانس اپنے ٹھکانے پر آجاوے پھر اسی طرح بار بار ذکر کرے۔

خواہ ذکر دو ضربی ہو اُس کا طریقہ یہ ہے کہ نماز کی نشست پر بیٹھے اور اسم ذات کو ایک بار داہنے زانویں اور دوسری بار دل میں ضرب کرے اور اُس کو بار بار بلافصل کھرے اور مناسبت یہ ہے کہ ضرب خصوصاً قلبی قوت اور سختی کے ساتھ ہو تا دل پر اثر ہو اور خاطر کیسو ہو جاوے پریشان خاطری اور وسواس مندفع ہو۔

خواہ ذکر سر ضربی ہو اور اُس کا طریقہ یہ ہے کہ چار زانویں بیٹھے اور ایک بار داہنے زانویں او

كَذٰلِكَ الْحَاشِيَةُ الْعَزِيْزَةُ فَبِتَّهٗ
اِنَّهُمْ اَلذَّاتِ اِمَّا يَضُوْبَةٌ وَّ اَحَدَةٌ
وَّ صَفْتُهُ اَنْ يَقُوْلَ اَللّٰهُ يَانْتَدُوْ
اَلْمَدَّ وَّ اَجْهَرُ يَقُوَّةَ الْقَلْبِ وَّ اَحْلَقُ
جَمِيْعًا سَمَّ بَلِيْثٌ حَتّٰى يَبْعُوْدَ اَلْبِيْرَ
لَفْسُهُ ثُمَّ يَفْعَلُ هَكَذَا وَّ هَكَذَا

وَاِمَّا يَضُوْبَتَيْنِ وَّ صَفْتُهُ اَنْ
يَجْلِسَ جَلْسَةَ الصَّلٰوةِ وَيَضُوْبَ
اَلْجَلَاكَةَ مَرَّةً فِى الرَّكْبَتَةِ اَيْمَنِ
وَّ مَرَّةً فِى الْقَلْبِ وَيَكْرُرُ ذٰلِكَ
بِلَا فِصْلٍ وَيَبْتَدِئُ اَنْ يَسْكُوْنَ
اَلضُّوْبَ لَا سِيْمًا اَلْقَلْبِيَّ بِقُوَّةٍ وَّ
شِدَّةٍ يَبْتَدِئُ اَنْزَالَ الْقَلْبِ وَيَجْتَمِعُ
اَلْحَاطِرُ۔

وَاِمَّا يَشْلُكُ صَوْبَاتٍ وَّ صَفْتُهُ
اَنْ يَجْلِسَ مُتَرَبِّعًا فَيَضُوْبَ مَرَّةً

لہ یعنی رگ جان

دوسری بار بائیں زانو میں اور تیسری بار
دل میں ضرب کرے اور چاہیے کہ تیسری
ضرب سخت تر اور بلند تر ہو۔

خواہ ذکر چہار ضربی ہو اُس کا طریقہ
یہ ہے کہ چار زانو بیٹھے اور ایک بار داہنے
زانو میں اور دوسری بار بائیں زانو میں اور
تیسری بار دل میں اور چوتھی بار اپنے سامنے
ضرب کرے اور چاہیے کہ چوتھی ضرب سخت
تر اور بلند تر ہو۔

اور منجملہ ذکر جہری کے نفی اور اثبات
ہے اور وہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کا کلمہ ہے
اور طریقہ اُس کا یہ ہے کہ بطور نماز و قبلہ
بیٹھے اور اپنی آنکھ بند کر لے اور لاکے گویا
اپنی ناف سے اُس کو نکالتا ہے پھر اُس
کو پھینچے یہاں تک کہ داہنے مونڈھے تک
پہنچے پھر اِلَہ کہے گویا اُس کو دماغ
کی جھلی سے نکالتا ہے پھر اِلَّا اللَّهُ کو دل
پر شدت اور قوت سے ضرب کرے اور
محبوبیت یا مقصودیت یا وجود کی نفی
غیر حق سے ملاحظہ کرے اور اثبات اس
کا ذکر مقدس میں دھیان کرے۔

فِي الرَّكْبَةِ الْيُمْنَى وَمَرَّةً فِي الرَّكْبَةِ
الْيُسْوَى وَمَرَّةً فِي الْقَلْبِ وَ لَكِنَّ
الثَّلَاثَ أَشَدُّ وَأَجْهَرُ۔

وَأَمَّا إِذَا رَجَعَ عَضْرِبَاتٍ وَصِفَتْهُ
أَنْ يَجْلِسَ مُتَرَبِّعًا وَيَضْرِبَ مَرَّةً
فِي الرَّكْبَةِ الْيُمْنَى وَمَرَّةً فِي الرَّكْبَةِ
الْيُسْوَى وَمَرَّةً فِي الْقَلْبِ وَمَرَّةً
أَمَامَهُ وَ لَكِنَّ الرَّابِعَ
أَشَدُّ وَأَجْهَرُ۔

طريقة ذكر نفى واثبات وَمِنْهُ
النَّفْيُ وَالْإِثْبَاتُ وَهُوَ كَلِمَةُ
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَصِفَتْ أَنْ
يَجْلِسَ جِلْسَةَ الصَّلَاةِ مُسْتَقْبِلَ
الْقِبْلَةِ وَيُغَيِّضُ عَيْنَيْهِ وَيَقُولُ
لَا كَأَنَّهَا تَخْرُجُهَا مِنْ سُرَّتِهِ
ثُمَّ يَبْدَأُ حَتَّى يَبْلُغَ إِلَى الْمَنْكِبِ
الْأَيْمَنِ فَيَقُولُ إِلَهَ كَأَنَّهُ
يُخْرِجُهَا مِنْ أَمِّ الدَّمَاعِ ثُمَّ
يَضْرِبُ إِلَّا اللَّهُ بِالشَّدَّةِ وَالْقُوَّةِ
وَيَلَّا حِظَّ نَفْسِ الْمُحِبُّوبِيَّةِ أَوْ
الْمُقْصُودِيَّةِ أَوْ الوجودِ مِنْ
غَيْرِ اللَّهِ تَعَالَى وَإِثْبَاتُهَا
تَبَارَكَ وَتَعَالَى۔

ف۔ مولانا نے فرمایا کہ یہ ملاحظہ اور تصور باعتبار مراتبِ ذاکرین کے مختلف ہے یعنی مبتدی نفیِ مجربیت کا تصور کرے اور متوسط نفیِ مقصودیت کا اور منتهی نفیِ موجود کا۔

اور شاید کہ تو کہے اے ساک کہ کیا حکمت ہے ضربات اور تشدیدات کے شرط کرنے میں اور کیا فائدہ ہے ان کے مگانا کی مراعات میں تو میں جواب میں کہتا ہوں کہ انسان مخلوق ہے جہات مختلفہ کی طرف متوجہ ہونے پر اور آوازوں کی طرف کان لگانے پر اور اس پر مجبول ہے کہ اُس کے دل میں باتیں اور خطرات گھوما کریں تو علما طریقت نے یہ طریقہ نکالا اپنے غیر کی طرف متوجہ ہونے کے روک دینے کا اور خطرات بیڑنی کے آنے سے باز رکھنے کا نا آہستہ آہستہ اپنی ذات سے بھی توجہ ٹوٹ کر اُس کا دھیان فقط اللہ پاک سے لگ جاوے۔

وَعَلَّكَ تَقْوَلُ مَا الْحِكْمَتَا
فِي اِسْتِزْرَا طِ الصَّرِيَا تِ وَ
النَّشِيْدِ يَدَا تِ وَ مُرَاعَا تِ
اَمَا كِنَهَا فَا قَوْلُ جُبَلِ الْاِنْسَانِ
عَلَى التَّوَجُّهِ إِلَى الْجِهَاتِ وَ
الْاِصْغَاءِ إِلَى اِيْقَاعِ النُّعْمَاتِ
وَ اَنْ تَدُوْرَ فِي نَفْسِهِ الْاِحَادِيْثُ
وَ الْخَطَرَاتُ فَوْضَعُوْا هَذَا
الْوَضْعَ سِدًّا لِلتَّوَجُّهِ إِلَى غَيْرِ
نَفْسِهِ وَ كُبْحَاعِنَ خَطُوْرِ الْخَطَرَاتِ
الْخَارِجِيَّتِ لِيَتَدَارَجَ مِنْهُ إِلَى
تَضَمِّنِ التَّوْحِيْدِ عَلَى اللّٰهِ تَعَالَى -

ف۔ مولانا جاحشیہ میں فرماتے ہیں اور اسی طرح پیشوا یا ن طریقت نے جلسات اور ہیئات واسطے اذکار مخصوصہ کے ایجاد کئے ہیں مناسباتِ مخفیہ کے سبب سے جن کو مرد صافی الذہن اور علومِ حقہ کا عالم دریافت کرتا ہے بعضی صورت میں کسرِ نفس ہے اور بعضے جلسے میں خشوع اور خضوع ہے اور بعضے میں جمعیتِ خاطر اور دفع و بواس ہے اور بعضے میں نشاط ہے اسی بھید کی جہت سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوٹھے پر ہاتھ رکھ کر کھڑے ہونے کو منع فرمایا کہ یہ اہل ناز کی شکل ہے اس واسطے کہ ایسی ہیئات میں اکثر کاہلی اور فتور نشاط ہوتا ہے اور وہ منافی ہے سرگرمی

عبادات کا تو اس کو یاد رکھنا چاہیے یعنی ایسے امور کو مخالف شرع یا داخل بدعات
سینہ نہ سمجھنا چاہیے جیسا کہ بعض کم فہم سمجھتے ہیں۔

اور لائق ہے کہ اہل سلوک مجتمع
ہوں حلقہ کر کے بعد نماز فجر اور عصر کے ذکر
آہی کرنے کے واسطے بطریق جمعیت کے
کہ اس اجتماع میں فوائد ہیں جو تنہائی
میں حاصل نہیں ہوتے۔

پھر جب طالب پر اس ذکر جلی کا اثر
ظاہر ہوا اور اس کا نور اس میں دکھائی
دے تو اس کو ذریعہ کا حکم کیا جاوے اور
ذکر جلی کے اثر سے انبغات شوق مراد ہے
یعنی شوق کا ابھرنے اور نام خالصہ سے دل میں
چین آنا اور احادیث نفس یعنی وساوس کا
دور ہونا اور حق تعالیٰ کو اس کے ماسواپہ
مقدم رکھنا۔

اور جو شخص موافقت کرے اسم ذات
پر ہر دن میں چار ہزار بار ساتھ تقدیم ان
شرطوں کے جن کو ہم اول مذکور کر چکے ہیں اور
دو ہفتے یا انداز کے اس ذکر پر مداومت
کرے تو اس میں یہ اثر البتہ مشاہدہ کریگا

وَيُنَبِّغِي أَنْ يَجْتَمِعَ أَهْلُ
السُّلُوكِ حَلَقَةً بَعْدَ الْفَجْرِ وَ
الْعَصْرِ يَذْكُرُونَ اللَّهَ تَعَالَى
عَلَى وَجْهِ الْجُمُعِيَّةِ كَقِي ذَلِكِ
فَوَاعِدُ لَا تُؤْجِدُ فِي الْوَحْدَةِ -
فَإِذَا ظَهَرَ عَلَى الطَّالِبِ أَثَرُ
هَذَا الذِّكْرِ الْجَلِيِّ وَشُوهِدَ
فِيهِ نُورُهُ أَمَرَ بِالذِّكْرِ الْحَقِيقِيِّ
وَالْمُرَادُ مِنْ هَذَا الْأَثَرِ انْبِعَاثُ
الشُّوقِ وَإِطْمِينَانُ الْقَلْبِ
بِإِعْمَالِ اللَّهِ وَانْتِفَاءُ أَحَادِيثِ
النَّفْسِ وَإِيْتَارُ اللَّهِ تَعَالَى عَلَى
كُلِّ مَاعَدَاكَ -

وَمَنْ وَاطَبَ عَلَى ذِكْرِ اسْمِ
الذَّاتِ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَ لِكَلِمَةِ
أَرْبَعِ الْأَلْفِ مَرَّةً مَعَ تَقْدِيمِ
الشُّرُوطِ الَّتِي اسَلَفْنَاهَا وَاسْتَمَرَّ
عَلَى ذَلِكَ شَهْرَيْنِ إِذْ نُحُوا مِنْ

۱۱ کیونکہ یہ ممداد آہ ہے حضور مع اللہ کے حاصل کرنے کا جیسے علم صرف و نحو آگاہ اور ممد میں پڑھنے
عبارتوں کلام اللہ اور حدیث وغیرہما کتب دینیہ کے ۱۲

خواہ ذکر کم فہم ہو خواہ تیز فہم۔

اور منجملہ ذکر خفی اسم ذات ہے اور ان صفات کے ساتھ جو اصول ہیں اور طریقے اس کا یہ ہے کہ اپنی دونوں آنکھوں اور دونوں لبوں کو بند کرے اور دل کی زبان سے کہے اللہ سمیع اللہ بصیر اللہ علیم گویا ان کو اپنی ناف سے نکالتا ہے اپنے سینے تک اور اپنے سینے سے نکالتا ہے اپنے دماغ تک اور دماغ سے نکالتا ہے عرش تک پھر لوں کہے اللہ علیم اللہ بصیر اللہ سمیع اترتا ہوا ان ہی منزلوں پر جیسا کہ ان پر چڑھا تھا درجہ بدرجہ تو یہ ایک دورہ ہوا پھر اسی طرح بار بار کیا کرے اور اس طریقے کے بعض لوگ اللہ تقدیر کو بھی زیادہ کرتے ہیں۔

ذٰلِكَ فَانْتَهُ يُنَافِهُ فِيهِ الْاَشْرُ
لَا مَحَالَتَ سِوَاہٗ كَانَ عِنْدًا اَوْ ذَكِيًّا
بیان ذکر خفی دورہ قادریہ وَاَمَّا
الذِّكْرُ الْخَفِيُّ فَمِنْهُ اِسْمُ اللّٰتِ
مَعَ اَسْمَاءِ الصِّفَاتِ وَصِفَتُہَا
اَنْ يَّعْمِضَ عَيْنَيْہِ وَيَضْمَمَ
شَفْتَيْہِ وَيَقُولُ بِلِسَانِ الْقَلْبِ
اللّٰهُ سَمِیْعٌ اللّٰهُ بَصِیْرٌ اللّٰهُ عَلِیْمٌ
كَانَتْهُ یُخْرِجُہَا مِنْ سُوْرَتِہِ اِلَى
صَدْرِہٖ ۴ وَمِنْ صَدْرِہٖ اِلَى دِمَاقِہِ
وَمِنْ دِمَاقِہِ اِلَى الْعَرْشِ ثُمَّ
یَقُولُ اللّٰهُ عَلِیْمٌ اللّٰهُ بَصِیْرٌ اللّٰهُ
سَمِیْعٌ ہَا بَطْأ عَلٰی تِلْكَ الْمَنَازِلِ
كَمَا صَعِدَ عَلَیْہَا فَہِذِہٖ ۵ دَوْرَةٌ
وَاحِدَةٌ ثُمَّ یَفْعَلُ ہَكَذَا وَ
ہَكَذَا وَمِنْ اَهْلِ هٰذَا الشَّانِ
مَنْ یَبْرُؤُ اللّٰهُ قَدِیْرٌ۔

ف۔ توضیح اس کی یوں ہے کہ اللہ سمیع دل سے کہے ناف سے سینے تک چڑھے اپنے تصور میں پھر اللہ بصیر کہہ کر سینے سے دماغ تک پہنچے پھر وہاں سے اللہ علیم کہہ کر عرش تک پہنچے پھر یہی الفاظ خیال کرتا ہوا درجہ بدرجہ اترے یعنی اللہ علیم کہتا ہوا عرش سے دماغ پر چڑھے اور اللہ بصیر کہہ کر دماغ سے سینے تک چڑھے پھر اللہ سمیع کہتے ہوئے ناف تک چڑھے جاوے اسی طرح ہر بار کرتا ہے اور اگر اللہ تقدیر کو زیادہ کرے تو تیسری بار آسمان تک پہنچے اور چوتھی بار عرش تک۔

طریقہ پاسِ انفاس | وَمِنْهُ
 اتَّقَى وَالْأَثَابُ وَصِفَتُهُ أَمَّا
 كَذِكْرِنَا فِي الْجَهْرِ وَإِقَابَانِ
 يَكُونُ مُتَقِيًّا مُطْلَعًا عَلَى
 أَنْفَاسِهِ فَإِذَا أَخْرَجَ النَّفْسَ
 بِطَبِيعَتِهِ مِنْ غَيْرِ تَصَدِيحٍ
 وَإِرَادَتِهِ قَالَ مَعَ خُرُوجِهِ
 لَا إِلَهَ بِلِسَانِ الْقَلْبِ وَإِذَا
 دَخَلَ قَالَ مَعَ دُخُولِهِ إِلَّا
 اللَّهُ قَالَ أَلَا كَأَيْرُو هَذَا
 يَأْسُ أَنْفَاسٌ وَلَكِنَّ أَثَرَ عَظِيمٍ
 فِي لَفْظِ الْخَوَاطِرِ وَرَوَى فِي حَدِيثِ
 النَّفْسِ -

اور منجملہ ذکرِ خفی نفی اور اثبات ہے
 اور طریقہ اُس کا یا اُس طرح ہے جو ذکرِ ظاہر
 میں مذکور ہے چکا یا اس طرح پر ہے کہ ذکر
 بیدار اور ہوشیار ہو جاوے اپنے دموں
 پر آگاہ رہے پھر جب دم باہر نکلے خود بخود
 بدون اپنے ارادے اور قصد کے تو اُس
 کے باہر ہونے کے ساتھ ہی دل کی زبان
 سے کہے لا آله پھر جب سانس اندر کو
 جاوے خود بخود تو اندر جانے کے ساتھ
 ہی لا اللہ کہے طریقت کے بزرگوں نے
 کہا ہے کہ اس ذکر کا نام پاسِ انفاس ہے
 اور اس کا بڑا اثر ہے نفیِ خطرات اور ہوس
 کے دور ہو جانے میں۔

چنانچہ کسی عارف نے فرمایا ہے۔ - شعر

بسلطانی رسانت ازین پاس
 نرسی در مقامِ الا اللہ

اگر تو پاسِ داری پاسِ انفاس
 تا بجاروے لاءِ زوبی راہ

سبایعی

وز عینِ جلال، بیچس آگہ نیست
 جز گفتنِ لا اِلَهَ اِلَّا اللہ نیست
 پھر جب ذکرِ خفی کا اثر ظاہر ہو اور طالب
 میں اس کا نور معلوم ہو تو اُس کو مراقبہ
 کرنے کا امر کیا جاوے اور ذکرِ خفی کے
 اثر سے شوقِ مراد ہے اور غالب ہونا

در ذاتِ مقدست کسی را رہ نیست
 سبایہ رہ روان کہ راہش طلبند
 فَإِذَا أَظْهَرَ أَثَرَ كَذِكْرِ الْخَفِيِّ
 وَشَوْهَدَ فِي الطَّالِبِ نُورًا
 أَمْرًا مُرَاقَبَتِي وَالْمُرَادُ مِنْ
 هَذَا الْأَثَرِ الشُّوقُ وَعَلَيْتُ

محبت الہی کا اور عزیمت کی باگ کا پھیرنا
فکر کی جاتی اور تقدیم اللہ عزوجل کی اور
ہمت کا جم جانا اسی کی طلب پر اور صلاح
پانا چپ رہنے میں اور گفتگو اور اشتغال
امر دنیاوی سے نفرت کا ہونا۔

اور مراقبہ تو بزرگان طریقت کے
نزدیک بہت اقسام پر ہے اور جامع ان
اقسام کثیرہ کا ایک امر ہے وہ یہ ہے کہ
ایک آیت قرآنی یا کوئی کلمہ زبان سے
کہے یا اس کا دل میں خیال کرے اور اس
کے معنی کو خوب طرح بوجھے پھر تصور کرے
کہ یہ مدعا کیونکر ہے اور اس کی تحقیق اور
ثبوت کی کیا صورت ہے پھر اسی صورت پر
خاطر کو جمع کرے اس طرح پر کہ سوائے
اُس کے کوئی خطرہ نہ آوے یہاں تک کہ
اُس میں استغراق متحقق ہو اور ایک طرح
کی ربودگی اور غفلت اُس کے ماسوا سے
حاصل ہو مترجم کہتا ہے خلاصہ یہ ہے کہ لفظ
کے مفہوم میں اس طرح ڈوب جانا کہ سوائے
اُس کے کوئی چیز دھیان میں نہ رہے اُس
کو مراقبہ کہتے ہیں۔

اور اصل مراقبہ کی وہ حدیث ہے جو

الْحُبِّ وَالْضَوْافِ عِبَانِ عَزِيمَتِهِ
رَأَى الْفِكْرَ وَإِشَارَةَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ
وَاجْتِمَاعِ الْهَمَّةِ عَلَى طَلِبِهِ وَوَجْدَانِ
الْحَلَاوَةِ فِي السُّكُوتِ وَالنَّفْرَةِ
عَنِ الْكَلَامِ وَالِاشْتِغَالِ بِأَمْرِ
الدُّنْيَا۔

طریقہ مراقبہ | وَأَمَّا الْمُرَاقَبَةُ
فَهِيَ عِنْدَهُمْ عَلَى أَنْوَاعٍ كَثِيرَةٍ
يَجْمَعُهَا مَرَدُّهُوَ أَنْ يَتَلَفَّظَ
بِأَيِّهِ أَوْ كَلِمَتِهِ بِاللِّسَانِ أَوْ
يَتَخَيَّلُهَا فِي الْخِيَالِ وَيَفْهَمُ
مَعْنَاهَا فَهِيَ مَا جَبَدًا ثُمَّ يَتَوَوَّرُ
كَيْفَ هَذَا الْمَعْنَى وَمَا
صُورَةً تُحَقِّقُهُ ثُمَّ يَجْمَعُ
الْخَاطِرَ عَلَى تِلْكَ
الصُّورَةِ بِحَيْثُ لَا
يَخْطُرُ خَطَرَةٌ سِوَاهَا
حَتَّى يَتَحَقَّقَ الْإِسْتِغْرَاقُ
فِيهَا وَنَوْعٌ ذُو هَوْلٍ
عَمَّا سِوَاهَا۔

مراقبہ حضور حق تبارک و تعالیٰ | وَالْأَصْلُ فِيهَا

قَوْلُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الْإِحْسَانُ أَنْ تَعْبُدَ اللَّهَ كَأَنَّكَ
تَرَاهُ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ
بِرَاكَ -

فَيَتَلَفَّظُ السَّارِكُ اللَّهُ حَافِي
اللَّهُ نَاطِرِي اللَّهُ مَعِي أَوْ يَتَخَيَّلُ
فِي الْخَيَالِ ثُمَّ يَتَصَوَّرُ حُضُورَهُ
تَعَالَى وَنَظَرَ وَمَعِيَّتَهُ تَصَوُّرًا
جَيِّدًا مُسْتَقِيمًا مَعَ تَنْزِيهِهِ عَنِ
الْجَهْتِ وَالْمَكَانِ حَتَّى يَسْتَعْرِقَ
فِي هَذَا النَّصْوَرِ -

طَرِيقِ مَعِيَّتِ | أَوْ يَتَصَوَّرُ وَهُوَ مَعَكُمْ
أَيْنَمَا كُنْتُمْ وَيَتَصَوَّرُ مَعِيَّتَهُ قَائِمًا
وَقَاعِدًا أَوْ مُصْطَلِحًا فِي الْخُلُوعِ
وَالْجُلُوعِ وَالشَّغْلِ وَالِدَّاعَةِ -

اقسام مراقبہ قرآنیہ

ارْتَلَفَظُ أَيَّمَا
تَوَلَّوْا فَمَوْجُهُ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
احسان یہ ہے کہ تو عبادت کرے اللہ کی
گویا تو اُس کو دیکھ رہا ہے سو اگر تو اُس
کو نہ دیکھ سکے تو یہ دھیان کر کہ وہ تجھ کو
دیکھتا ہے -

تو اپنی زبان سے کہے کہ اللہ حاضری
اللہ ناظری اللہ معی یا اس کو دل میں
خیال کرے بدون تلفظ کے پھر اللہ تعالیٰ
کی حضوری اور نظر اور اُس کی معیت
یعنی ساتھ ہونے کو خوب مضبوط تصور کرے
یا جو دپاک ہونے اُس ذات مقدس کے جہت
اور مکان سے یہاں تک کہ تصور کو چمکے
کہ اُس میں دوپ جاوے -

یا اس آیت کا تصور کرے وَهُوَ مَعَكُمْ
أَيْنَمَا كُنْتُمْ یعنی حق تعالیٰ تمہارے ساتھ
ہے جہاں کہیں کہ تم ہو اور اُس کے ساتھ
ہونے کو دھیان کرے کھڑے اور بیٹھے
اور لیٹے تنہائی اور لوگوں کی ملاقات میں
اور مشغولی اور بیکاری میں -

یا یہ آیت پڑھے کہ أَيْنَمَا تَوَلَّوْا فَتَمَّ
وَجْهًا لِلَّهِ یعنی جہہ تم متوجہ ہو تو
وہاں اللہ کی ذات ہے یا یہ آیت پڑھے
أَلَمْ يَعْلَم بِأَنَّ اللَّهَ يَرَىٰ يَعْنِي أَلَمْ

اللَّهُ أَوْ أَلَمْ يَعْلَمُ
 بِأَنَّ اللَّهَ يَرَى
 أَتَوْحُنُ أَقْرَبُ
 إِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ
 الْوَرِيدِ أَوَّ اللَّهُ
 بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيطٌ
 أَذِإِنَّ مَعِيَ رَبِّي
 سَيَهْدِينِ أَوَّ
 هُوَ الْأَوَّلُ وَالْآخِرُ
 وَالظَّاهِرُ وَ
 الْبَاطِنُ فَهَذِهِ
 مُرَاقِبَاتُ مُفِيدَةٌ
 لِتَعَلُّقِ الْقَلْبِ
 بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ .

نہیں جانتا کہ اللہ اس کو دیکھتا ہے یا
 اس آیت کو مراقبہ کرے نَحْنُ أَقْرَبُ
 إِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيدِ یعنی ہم
 قریب تر ہیں انسان کی رگ گردن سے یا
 اس آیت کا تصور کرے وَاللَّهُ بِكُلِّ
 شَيْءٍ مُّحِيطٌ یعنی اللہ ہر چیز کو گھیرے
 ہوئے ہے یا اس آیت کا دھیان کرے
 أَذِإِنَّ مَعِيَ رَبِّي سَيَهْدِينِ یعنی التی میرا
 رب میرے ساتھ ہے وہ اب مجھ کو ہدایت کریگا
 یا اس آیت کا مراقبہ کرے هُوَ الْأَوَّلُ وَالْآخِرُ
 وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ یعنی حق تعالیٰ اول ہے اس
 سے پہلے کوئی چیز نہیں آخر ہے جو بعد فنا
 عالم باقی رہے گا ظاہر ہے باعتبار اپنی صفات
 اور افعال کے باطن ہے باعتبار اپنی ذات کے
 کہ اس کی حقیقت کو کوئی نہیں سمجھ سکتا
 سو یہ مراقبات اللہ عزوجل کے ساتھ دل
 متعلق ہونے کے واسطے مفید ہیں۔

اور وہ مراقبہ جو قطع علائق اور پورے مجرد
 ہو جانے اور بیہوشی اور فنا کیلئے مفید ہے وہ
 مراقبہ اس آیت کا ہے كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ
 وَيَسْبِقُ وَجْهَ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ
 یعنی جو زمین پر ہے وہ نیست و نابود ہونے والا
 ہے اور باقی رہے گی تیرے رب کی ذات جو بڑائی

مراقبہ فنا | وَأَمَّا الْمُفِيدَةُ
 يَقْطَعُ الْعَلَائِقَ وَالتَّجَرُّدِ
 التَّائِمِ وَالسُّكْرِ وَالْمَحْوِفِي
 كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ وَيَسْبِقُ
 وَجْهَ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ
 وَالْإِكْرَامِ وَصِفَتُهُ أَنْتَ

يَتَصَوَّرَ نَفْسَهُ قَدْ مَاتَ
وَصَارَ رَمَادًا تَذْرُوكُهُ الرِّيحُ
وَالسَّمَاءُ قَدْ انشَقَّتْ وَكُلُّ
شَيْءٍ قَدْ بَطَلَ تَرْكِيْبُهُ
وَهَيْئَتُهُ وَيَتَصَوَّرُ اللهُ بَاقِيًا
مَوْجُودًا فَيَبْقَى عَلَى هَذَا
التَّصَوُّرِ مَلِيًّا فَإِنَّهُ يُفِيدُ
الْمَحُوَّ -

اور بزرگی والا ہے اور اُس کے مراقبے کا
طریقہ یہ ہے کہ آپ کو تصور کرے کہ مر گیا
اور ایسی راگھ ہو گیا جس کو ہوا میں اُڑتی
ہیں اور آسمان ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا اور ہر
چیز کی ترکیب اور شکل مٹ گئی اور اللہ
کو باقی اور موجود دھیان کرے سو اس
تصور پر دیر تک قائم رہے تو یہ نیستی اور
نابودی کو مفید ہوگا۔

ف۔ ایسے تصورات کی سند وہ حدیث ہے جو صحیح مسلم میں امیر المؤمنین علیؑ رضی
سے مروی ہے کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قُلْ اَللّٰهُمَّ اِهْدِنِيْ
دَسْدِيْ دُنِيْ وَاذْكُرْ بِالْهُدٰى هِدَايَتِكَ الطَّرِيْقَ وَايَا السَّدَا اِسْدَا اِذْ اَسْتَهْمُ
یعنی اے علیؑ کہہ کہ خداوند مجھ کو ہدایت کر اور سیدھا چلا اور ہدایت سے اپنی راہ کے چلنے کو
اور راستی سے تیر کی راستی کو دھیان کر تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے امیر المؤمنینؑ سیرا ولیا
کو وہ طریقہ سکھایا جس سے بتدریج محسوسات سے حالات مطلوبہ کو انسان پہنچ جائے
تو اس کو یاد رکھنا چاہیے کہ ذانی الحاشیۃ العزیزیتہ۔

اور اسی طریقہ پر مذکورہ سے اس آیت
کا مراقبہ نیستی کا باعث ہے اِنَّ الْمَوْتِ
الَّذِيْ اٰخِرَاتٍ تَمَكُّ لِعِنِيْ مَقْرَبٍ حَسْبُ مَوْتٍ سَعْتَمُ
بھاگتے ہو وہ تم کو ملنے والی ہے جہاں کہیں کہ تم
ہو گے موت تم کو پالیوے گی اگر چہ تم اونچے یا
مضبوط برجوں میں ہو۔

وَكَذٰلِكَ اِنَّ الْمَوْتَ الَّذِي
تَفْرُوْنَ مِنْهُ فَاِنَّهُ مَلَا قِيْكُمْ اَوْ
اِيْنَمَا تَكُوْنُوْا اِيْدُبُكُمْ اَلْمَوْتُ
وَلَوْ كُنْتُمْ فِيْ بُرُوْجٍ مُّشِيْدَةٍ -

پھر جب اثر مراقبہ کا طالب میں ظاہر
ہو اور اُس کا نور مشاہدہ ہو تو اُس کو توحید

فَاِذَا ظَهَرَ اَثْرُ اَمْرٍ اَقْبَبَةٍ
فِي الطَّلَبِ وَشُوْهِدَ نُورُهُ اَمْرٌ

بِالتَّوْحِيدِ الْاَفْعَالِيَّ-

افعالی کا امر کیا جاوے۔

ف۔ توحید افعالی یہ ہے کہ ہر فعل کو جو عالم میں ظاہر ہو خدا کی جانب سے سمجھے
نزدید اور عمر سے تاکہ غیر حق سے نہ خوف باقی رہے نہ توقع سعدی نے فرمایا شعر

کہ زیدم بیا نہ زرد و عمر و نجست
اور جان رکھ اے مخاطب کہ شارع
علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دو چیز پر ترغیب
اور آمادگی دلائی ایک ذکر پر اور مراد ذکر سے
وہ ہے جو زبان سے بولا جاوے اور دوسرے
فکر پر اور مراد اُس سے مراقبہ ہے۔

بعضی مشائخ نے کہا جس کا ہم نے تجربہ
کیا ہے وقناع آیندہ کے کشف ہونے پر ٹھیک
ٹھیک وہ یہ ہے کہ طالب خلوت میں اعتکاف
کرے اور غسل کرے اور اپنا عمدہ لباس
پہنے اور خوشبو لگا دے اور مصلے پر بیٹھے
اور گھلا ایک مصحف اپنے دہتے رکھے اور
گھلا ایک مصحف اپنے بائیں رکھے اور اسی
طرح ایک مصحف اپنے آگے اور اسی طرح
ایک مصحف اپنے پیچھے رکھے پھر حق تعالیٰ
سے یکوشش تمام یہ دعا کرے کہ فلا نے واقعے
کو اُس پر ظاہر کر دے پھر اسم ذات کے ذکر
میں شروع کرے بدون آنکھ بند کرنے کے
ایک بار دہتے مصحف پر ضرب لگا دے

درین نوعی از شرک پوشیدہ ہست
وَاعْلَمَنَّ الشَّارِعُ عَلَيَّ
الصَّلٰوَةُ وَالسَّلَامُ رَغَبٌ وَحَثٌّ
عَلَى شَيْئَيْنِ عَلَى الذِّكْرِ وَالْمُرَادِ
مِنْهُ مَا يَنْلَفُظُ بِهِ وَعَلَى الْفِكْرِ
الْمُرَادِ مِنْهُ امْرَأَتِي۔

برائے کشف قانع آیندہ | قَالَ
بَعْضُ الْمَشَائِخِ مِمَّا جَرَّبْنَا لِكَشْفِ
الْوَقَائِعِ الْاَتِيَةِ عَلَى مَا هِيَ عَلَيْهِ
اَنْ يَتَكَلَّفَ الطَّالِبُ فِي خَلْوَةٍ
وَيَغْتَسِلَ وَيَلْبَسَ اَحْسَنَ لِبَاسِهِ
وَيَتَطَيَّبُ وَيَجْلِسَ عَلَى السَّجَادَةِ
وَيَضَعُ مَصْحَفًا مَفْتُوحًا عَلَى
يَمِينِهِ وَمَصْحَفًا مَفْتُوحًا عَلَى
يَسَارِهِ وَمَصْحَفًا كَذَلِكَ بَيْنَ
يَدَيْهِ وَمَصْحَفًا كَذَلِكَ خَلْفًا
ثُمَّ يَدْعُو اللهَ اَنْ يَكْشِفَ عَلَيْهِ
الْوَارِعَةَ الْفَلَانَةَ بِجَهْدِ هِمَّتِهِ
ثُمَّ يَتَوَعَّ فِي اسْمِ الذَّاتِ مِنْ

۱۰ یعنی بھڑپ

اور ایک بار یا تیس پر اور ایک بار پچھپے اور ایک بار آگے ضرب لگاوے یہاں تک کہ اپنے دل میں کشائش اور نور کو پاوے اور سات دن مانند اس کے اس پر مداوت کرے خلوت کے ساتھ تو اللہ نے اس پر کشف حال ہوگا میں کہتا ہوں کہ ایسا کچھ کہا ہے کہنے والوں نے اور میرے دل میں اس سے کچھ تردد ہے اس واسطے کہ اس میں بے ادبی ہے مصحف مجید کے ساتھ۔

اور کشف واقعہ آئندہ میں جو طریقہ ہمارے والد مرشد نے پسند کیا ہے وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے ان اسمائے ثلاثہ سے یا علیم یا مبین یا خیر شرط مذکور کی مرعات کے ساتھ یا اس طرح جیسا ہم نے ذکر کیا ہے میں بیان کیا ہے یا اس طرح جیسا ذکر سہ ضربی میں واللہ اعلم۔

ف۔ مولانا نے فرمایا شرط مذکورہ سے خلوت اور لباس اور غسل اور خوشبو لگانا اور مصٹیٰ پر بیٹھنا بدون مصاحف کے رکھنے کے مراد ہے۔

اور مشائخ قادرینے کہا ہے کہ جو طریقہ کہ کشف ارواح کے واسطے ہمارا مجرب ہے شرط مذکورہ کے ساتھ وہ یہ ہے کہ دلہنے

غَيْرَ عَمَضِ الْعَيْنِ يَضُوبَ مَرَّةً
فِي الْمُصْحَفِ الْأَيْمَنِ وَمَرَّةً فِي
الْأَيْسَرِ وَمَرَّةً حَلْفًا وَمَرَّةً بَيْنَ
يَدَيْهِ حَتَّى يَجِدَ فِي نَفْسِهِ اشْرَاحًا
وَأُورًا أَوْ يُوَضَّبَ عَلَى ذَلِكَ سَبْعَةَ
أَيَّامٍ وَنَحْوَهَا مَعَ الْخُلُوتِ فَإِنَّهُ
يُكْشَفُ عَلَيْهِ الْبَيْتَاتُ هَذَا
مَا قِيلَ وَفِي قَلْبِي مِنْهُ شَيْءٌ يَأْتِينِي
مِنْ إِسَاءَةِ الْأَدَبِ بِالْمُصْحَفِ -

وَالَّذِي اخْتَارَهُ سَيِّدِي
الْوَالِدُ فِي هَذَا الْبَابِ أَنْ يَذْكُرَ
اللَّهُ تَعَالَى بِهَذِهِ الْأَسْمَاءِ يَا
عَلِيمُ يَا مَبِينُ يَا خَيْرُ مَعَ مَرَاتِ
الشُّرُوطِ الْمَذْكُورَةِ إِمَّا كَمَا وَضَعْنَا
فِي السِّدِّ كَرِيضُوتَةً وَاحِدَةً أَوْ
بِثَلَاثِ صَوَابٍ وَاللَّهُ أَعْلَمُ -

طريقة كشف ارواح | وَقَالُوا
وَسَاجِرًا بِنَا لِكُشْفِ الْأَرْوَاحِ بِهَذِهِ
الشُّرُوطِ الْمَذْكُورَةِ أَنْ يَضُوبَ

۱۵ یعنی حضرت شاہ ولی اللہؒ

۱۵ بیچ فرمایا حضرت مصطفیٰ نے اور کیا حاجت ہے اس کی مقصود اصلی تو استخارہ مسنونہ میں بھی حاصل

طرف مُبْرَح کی ضرب لگا دے اور بائیں طرف
قُدْرُس کی اور آسمان میں رَبُّ الْمَلَائِكَةِ
کی ضرب لگا دے اور دل میں وَالرُّوحِ کی۔
اور امور مہمہ مشکلہ کے حاصل کرنے کے
واسطے اُن ہی شروطن مذکورہ کے ساتھ یہ طریقہ
ہے کہ تہجد کی نماز پڑھے جس قدر اُس کے
واسطے مقدر ہو پھر داہنی طرف یا حجی کی ضرب
لگا دے اور بائیں طرف یا وہاب کی اسی طرح
ہزار بار کرے۔

اور انشراح خاطر اور دور کرنے بلاؤں کا یہ
طریقہ ہے کہ الشکی ضرب دل میں لگا دے اور
لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ کی اس طرح ضرب لگا دے
جیسا ہم نے نقلی اور اثبات میں بیان کیا اور اُنحیٰ
کی ضرب داہنی طرف اور الْقَيُّوم کی ضرب
بائیں طرف لگا دے۔

اور جب اللہ عزوجل سے
دعا کرنے کا ارادہ کرے بیمار
کی شفا کا یا دفع گرسنگی کا یا
کٹائش رزق کا یا مغلوبی دشمن
کا تو چاہیے کوئی اسم الہی موافق
اپنی حاجت کے اسمائے حسنیٰ
سے طلب کرے سو اُس نام کو
دو ضرب یا تین ضرب یا چار

فِي الْجَانِبِ الْاَيْمَنِ سُبُوْمٌ وَ فِي
الْاَيْسَرِ قُدْرُسٌ وَ فِي السَّمَاءِ رَبُّ
الْمَلَائِكَةِ وَ فِي الْقَلْبِ وَالرُّوحِ
برائی حصول امور مشكلہ اور تَحْصِيْلِ
الْاُمُورِ الْمُهْمَةِ الصَّعْبَةِ بِهَذِهِ
الشَّرْطِ اَنْ يُصَلِّيَ فِي اللَّيْلِ مَا قَدَّرَكَ
تُحْرِيْفُ رَبِّ فِي الْاَيْمَنِ يَا حَيُّ وَ فِي
الْاَيْسَرِ يَا وَهَّابٌ يَفْعَلُ ذَلِكَ
اَلْفَ مَرَّةً۔

برائی انشراح خاطر دفع بلاہا و لا شح
الخاطر وَ دَفْعِ الْبَلَاءِ اَنْ يُضْرَبَ اللّٰهُ
فِي الْقَلْبِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ كَمَا
وَصَفْنَا فِي الشَّفَى وَالْاِنْتَابِ وَالْحَيُّ
فِي الْجَانِبِ الْاَيْمَنِ وَالْقَيُّومُ فِي الْاَيْسَرِ۔

برائے شفاے مریض و غیرہ و اِذَا
اَرَادَ اَنْ يَسْتَعُوْا اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ
لِشِفَاءِ مَرِيضٍ اَوْ دَفْعِ
جُوعٍ وَ تَوْسِيْعِ الرِّزْقِ
اَوْ قَهْرِ عَدُوٍّ فَلْيَطْلُبْ
الِاسْمَ الْمُنَاسِبَ بِحَاجَتِهِ
فِي الْاَسْمَاءِ الْحُسْنَى
فَلْيَذْكُرْ بِذَلِكَ الْاِسْمِ

ضرب کے ساتھ ذکر کرے تو یوں کہے
 شفار بیمار میں یا شافی یا دفع گرسلی
 میں یا صمد یا کشائش رزق میں یا
 رزاق یا دفع دشمن میں یا مندل اور
 سوا اس کے اور اسمائے الہی کو موافق اپنے
 مطلب کے بطریق مذکور ذکر کرے واللہ
 اعلم واحکم۔

بَصْرَبَتَيْنِ اَوْ شَلَّتْ
 صُرْبَاتٍ اَوْ اَرْبَعٍ فَيَقُولُ
 يَا شَافِي اَوْ يَا صَمْدُ اَوْ يَا
 رَزَاقُ اَوْ يَا مُدِلُّ اِلَى غَيْرِ
 ذٰلِكَ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ وَاَحْكَمُ۔

پانچویں فصل

مشائخ چشتیہ کے اشغال کا بیان

یہ فصل ہے مشائخ چشتیہ کے اشغال میں اور وہ امام طریقہ خواجہ معین الدین عظیمی کے مرید ہیں اور چشت خواجہ معین الدین کے پیروں کے گانوں کا نام ہے خدا راضی ہے اُن سے اور اُن کے سب پیروں سے۔

فِي أَشْغَالِ الْمَشَائِخِ الْچِشْتِيَّةِ
وَهُمْ أَصْحَابُ إِمَامِ الطَّرِيقَةِ
خَوَاجَةِ مُعِينِ الدِّينِ حَسَنِ
الچِشْتِيِّ وَچِشْتٌ قَرِيبَةٌ شَيْخُهُ
رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ وَعَنْهُمْ
أَجْمَعِينَ۔

ف۔ مولانا نے فرمایا کہ حضرت خواجہ معین الدین چشتی اس امت کے عمدہ اولیاء میں ہیں اُن کے ہاتھ پر ہزاروں کفار ہنود مسلمان ہوئے۔ منقول ہے کہ جب خواجہ کا وصال ہوا تو آپ کی پیشانی مبارک پر یہ نقش ظاہر ہو گیا۔ حَبِيبُ اللهِ مَاتَ فِي حُبِّ اللهِ یعنی خدا کا دوست خدا کی محبت میں مر گیا۔

اور مشائخ چشتیہ نے فرمایا کہ امام اولیاء علی مرتضیٰ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے سو کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ کو راہ بتائیے جو سب راہوں سے زیادہ نزدیک ہو اللہ کی طرف اور وہ راہ افضل ہو خدا کے نزدیک اور اُس کے بندوں پر آسان تر ہو تو آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا اپنے اوپر لازم کر لے مراومت ذکر کی خلوت میں سو

وَقَالُوا جَاءَ عَلِيُّ إِلَى النَّبِيِّ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
يَا رَسُولَ اللهِ كُنِّي عَلِيٌّ أَقْرَبِ
الطَّرِيقِ إِلَى اللهِ وَأَفْضَلِهَا
عِنْدَ اللهِ وَأَسْهَلُهَا لِعِبَادِهِ
فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَلَيْكَ بِمِلَّةِ زَمَةِ الذِّكْرِ
فِي الْخَلْوَةِ فَقَالَ عَلِيٌّ لَرَمَّ اللهُ تَعَالَى

وَجْهًا كَيْفَ أَذْكَرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ
 فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ غَبَضَ عَيْنَيْكَ وَأَسْعَدَ
 مِثْقَالَ ثَلَاثِ مَرَّاتٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا
 اللَّهُ تَلَّثَ مَرَّاتٍ وَعَلَى يَسْمَعُ
 ثُمَّ قَالَ عَلَى كَرَّمَ اللَّهُ وَجْهَهُ
 لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ تَلَّثَ مَرَّاتٍ
 وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْمَعُ
 ثُمَّ لَقَّنَ عَلَى كَرَّمَ اللَّهُ وَجْهَهُ
 الْحَسَنَ الْبَصْرِيُّ وَهَكَذَا أَحْتِ وَصَلَ
 إِلَيْنَا وَهَذَا الْحَدِيثُ إِنَّمَا وَجَدْنَا
 عِنْدَهُ هُوَ لَاءَ الْمَشَارِخِ وَعَلَى قَوَائِنِ
 أَهْلِ الْحَدِيثِ فِيهِ بَحْثٌ طَوِيلٌ -

علی کرم اللہ وجہہ نے کہا کیونکر ذکر کروں یا
 رسول اللہؐ فرمایا کہ اپنی آنکھوں کو بند کر
 اور مجھ سے سن تین بار سو آنحضرتؐ نے
 تین بار فرمایا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ اور
 علی مرتضیٰؑ سنتے تھے پھر علی مرتضیٰؑ نے تین
 بار لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کہا اور آنحضرتؐ
 اُس کو سنتے تھے پھر علی مرتضیٰؑ نے یہ
 طریقہ حسن بصری کو تعلیم کیا اسی طرح
 درجہ بدرجہ مرشد بمرشد ہم تک پہنچنا
 مصنفؒ نے فرمایا کہ اس حدیث کو تو ہم
 نے فقط ان مشائخ چشتیہ کے پاس
 پایا۔ اور اہل حدیث کے قوانین پر تو
 اس میں طویل بحث ہے۔

ف۔ مولانا نے فرمایا بحث کی یہ وجہ ہے کہ یہ حدیث بطور محدثین نہایت غریب
 ہے اور یہ شدت متقطع ہے اس واسطے کہ ملاقات حسن بصریؒ کی علی مرتضیٰؑ سے باعتبار
 تاریخ کے ثابت نہیں اور رکاکت الفاظ اس پر علاوہ مترجم کہتا ہے فی الواقع کتب اسما
 الرجال سے اتصال اس روایت کا مشکل ہے لیکن اولیائے چشت رضی اللہ عنہم کے ساتھ
 حسن ظن اس کو مقتضی ہے کہ اس حدیث کو پایہ اعتبار سے بشبہہ النقطاع ساقط نہ
 کیجئے اس واسطے کہ امام اعظم ابوحنیفہؒ اور امام مالکؒ کے نزدیک بشرط عدالت روایات حدیث

۱۔ خواجہ حسن بصریؒ تابعی خلافت فاروقی میں پیدا ہوئے اور شہادت عثمانؓ تک مدینے میں رہے
 پھر بصرہ آئے۔ حضرت علی مرتضیٰؑ سے انھیں سماع و لقا بخوبی ثابت ہے۔ دیکھئے رسالہ فخر الحسن مسیحین
 اور حدیث حسن (صحیح)

مرسل بھی حجت ہے واللہ اعلم۔

فَإِذَا أَرَادَ الشَّيْخُ أَنْ يَلْقَنَ
تَلْمِيزًا كَأَمْرِكَ أَنْ يَصُومَ يَوْمًا
فَإِنْ كَانَ يَوْمَ الْحَمِيسِ فَهُوَ أَوْلَى
ثُمَّ يَا مَرْءَ بِالْإِسْتِغْفَارِ عَشْرَ
مَرَّاتٍ وَالصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَ
مَرَّاتٍ ثُمَّ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ
تَعَالَى يَقُولُ فِي مُحْكَمِ كِتَابِهِ
فَإذْ كُروا اللَّهَ قِيَامًا وَقُعودًا عَلَى
جُنُوبِكُمْ فَاجْتَهِدُوا أَنْ لَا يَأْتِي
عَلَيْكُمْ زَمَانٌ إِلَّا وَأَنْتُمْ ذَاكِرُونَ
وَأَعْلَمُ أَنَّ قَلْبَكَ مَوْضُوعٌ تَحْتَ
شَدِيدِكَ الْأَيْسَرِ بِإِصْبَعَيْنِ عَلَى
صُورَةِ زَهْرٍ الصَّنَوْبَرِ وَكَه
بَابَانِ بَابِ فَوْقَانِي وَبَابِ
تَحْتَانِي۔

پھر جب مرشد ارادہ کرے اپنے
مرید کی تلقین کرنے کا تو اُس کو امر کرے
روزہ رکھنے کا سو اگر پچھنٹنبہ کے دن
ہو تو بہتر ہے پھر اُس شخص کو امر کرے
دل یا راستغفار کرنے کو اور دل بارود
پڑھنے کو پھر مرشد کہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے
اپنی مضبوط کتاب میں فَإِذْ كُروا اللَّهَ
قِيَامًا وَقُعودًا وَعَلَى جُنُوبِكُمْ یعنی
اللہ کو یاد کرو کھڑے اور بیٹھے اور لیٹے سو
تو اس پر کوشش کر کہ کوئی زمانہ بدون ذکر
کے تجھ کو نہ گزرے اور معلوم کرے طالب
کہ تیرا دل رکھا ہے تیری بائیں چھاتی کے نیچے
دو انگلی پر بصورت شکوہ چلغوزہ کے اور
اُس کے دو دروازے ہیں ایک دروازہ
اوپر کا ہے اور دوسرا نیچے کا۔

ف۔ مصنف نے حاشیہ میں فرمایا کہ باب فوقانی سے وہ مراد ہے جو جسم سے ملا
ہے اور باب تحتانی سے وہ مراد ہے جو روح سے متصل ہے۔

دل کے اوپر کے دروازے کی کشائش
تو ذکر جلی سے ہوتی ہے اور نیچے کے دروازے

وَأَمَّا الْبَابُ الْفَوْقَانِي فَفَتْحُهُ
بِالذِّكْرِ الْحَبِيبِيِّ فَأَمَّا التَّحْتَانِي

۱۵ کتب لغت سے معلوم ہوا کہ چلغوزہ چیر کے درخت کو کہتے ہیں اور یہی درخت صنوبر ہے اور
بعضوں نے صنوبر درخت سرو ناز بونو کو بھی کہا ہے۔ ۱۲

کی کشادگی ذکرِ حنفی سے ہوتی ہے۔

پھر جب تو ذکرِ جلی کا ارادہ کرے تو چار زانو بیٹھ اور پچوڑاُس رگ کو جس کا کیماس نام ہے اپنے داہنے پاتوں کے انگوٹھے اور بیچ کی انگلی کو داب کر اور میں نے اپنے والد مرشد قدس سرہ سے سنا کہتے تھے کہ کیماس وہ رگ ہے زانو کے تلے ران کی جانب سے اتری ہے اور اُس کا اس طرح سے پکڑنا نفی و ساوس اور جمعیت ہمت کو مفید اور دل کو گرم کر دیتا ہے عجیب گری کے ساتھ۔

اور بطریق مذکور بیٹھ بطور نشست

نماز کے روبرقبد حضور دل سے ہمت کو مجمع کر کے پھر کہہ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ سختی اور کشیدگی کے ساتھ اور قوت کو دل کے اندر سے نکال کر اور لفظ لَّا کا ناف سے نکال اور اُس کو کھینچ داہنے موندھے تک اور لفظ اِلٰه کا دماغ کی جھلی سے اشارہ کرے تو اس تصور سے گویا تو نے غیر خدا کی محبت کو اپنے اندر سے

فَقَحَّحْنَا بِالذِّكْرِ الْحَنَفِيِّ -

ذکرِ جلی حنفی | فَاِذَا اَرَدْتَ الذِّكْرَ الْعَجَلِيَّ فَاجْلِسْ مُتَرَبِّعًا وَخِذِ الْعُرْقَ الَّذِي يُسَمَّى كَيْمَاسَ يَابِهَا مَرَّ قَدَمِكَ الْيَمْنَى وَالتِّي تَلِيهَا وَ سَمِعْتُ سَيِّدِي الْوَالِدَ قَدَسَ سِرُّهُ لَا يَقُولُ هُوَ عِرْقٌ فِي بَطْنِ الرُّكْبَةِ يَهْبِطُ مِنْ جَانِبِ الْفَخْذِ وَ اُخَذُهَا بِهَذِهِ الْيَقِيَّةِ لِيَفِيْدَ نَفْسِي اَلْحَوَاطِرَ وَ يَجْمَعُ اَلْهَمَمَةَ وَ يُسَخِّنَ اَلْقَلْبَ تَسْخِيْنًا عَجِيْبًا -

وَاجْلِسْ جَلْسَةً الصَّلَاةِ مُدْتَقِيْلٍ اِقْبَلَتْ رِجْلَا جَمَاعِ الْعَزِيْمَةِ ثُمَّ قُلْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ يَا لَشَدِّدِ الْمَدِّ وَ اِخْرَاجِ اَلْقُوَّةِ مِنْ دَاخِلِ اَلْقَلْبِ وَ اِخْرَاجِ لَفْظَتَا لَا مِنْ اَلشَّوْخِ وَ اَمْدُ دَهَا اِلَى الْمُنْكَبِ الْاَلْيَسَنِ وَ لَفْظَتَا اَلسَّامِ مِنْ اُوْدِ الدِّمَاغِ تَسْخِيْرٌ بِذَلِكَ اَتَكَ اَخْرَجْتَ حُبَّ مَنْ سِوَى اللهِ

لے ظاہر ابدالے عبارت عربی پر ہمزہ رہ گیا ہے یعنی او جلس ہو تو زید کے لئے والا فقط لفظ مستقبل القبلة بعد لفظ متربعا کے لکھنا کفایت کرتا تھا اُس مطلب کے لئے کہ جو مترجم نے یہاں زیادہ کیا واللہ اعلم ۱۲ ق

نکالا اور اُس کو اپنی پیٹھ کے چھچھے ڈالا پھر
دوسرا دم لے سوراۃ اللہ کو دل میں
سختی اور قوت کے ساتھ ضرب کر۔

اور اس نفی اور اثبات سے مبتدی
ملاحظہ کرے نفی معبودیت کا غیر خدا سے
اور متوسط نفی مقصودیت کا اور منہی
نفی وجود کا۔

اور شرط اعظم اس ذکر میں ہمت کا
جمع کرنا اور معنی کا بوجھنا ہے اور ذکر حلی
کرنے والے کو لائق یہ ہے کہ کھانے کو نہ پاتا
کم نہ کرے بلکہ اُس کو کافی ہے کہ چوتھائی
پیٹ خالی رکھے اور مناسب ہے کہ کچھ کھائے
کھایا کرے تاکہ اُس کا دماغ نہ پریشان ہو
خشکی کے سبب سے۔

اور جبکہ تو اے سالک پاس انفاس
کا ارادہ کرے تو بیدار اور اپنے دموں پر
واقف ہو جا پھر جب دم باہر کو نکلے تو اُس
کے نکلنے کے ساتھ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کہہ گیا ہر چیز
کی محبت تو سوائے خدا کے اپنے باطن سے
نکالتا ہے اور جب دم اندر کی طرف آئے
تو اُس کے داخل ہونے کے ساتھ إِلَّا اللَّهُ
کہہ گیا تو داخل کرتا ہے اور محبت

تَعَالَى مِنْ بَاطِنِكَ وَالتَّقِيَّتَهُ
خَلْقَكَ فَتَنْفَسُ نَفْسًا آخَرَ
فَاصْرِبْ إِلَّا اللَّهُ فِي الْقَلْبِ
بِالسُّدَّةِ وَالْقُوَّةِ -

وَيَلْحِظُ الْمُبْتَدِي نَفْيَ
الْمَعْبُودِيَّةِ مِنَ تَعْبُدِ اللَّهِ تَعَالَى
وَالْمَتَوَسِّطِ نَفْيَ الْمَقْصُودِيَّةِ
وَالْمُنْهِي نَفْيَ الوجودِ -

وَالشَّرْطُ الْأَعْظَمُ فِي هَذَا
الذِّكْرِ جُمُعُ الْهَمَّتِ وَفَهْمُ
الْمَعْنَى وَ يَلْبِغِي بِصَاحِبِ الذِّكْرِ
الْحَلِي أَنْ لَا يَقِلَّ الطَّعَامُ جِدًّا
بَلْ يَكْفِيهِ أَنْ يَخْلِيَ رُبْعَ الْمِعْدَةِ
وَيَنْبَغِي أَنْ يَأْكُلَ شَيْئًا مِنَ
السَّمِّ لِئَلَّا يَنْشَوَّشَ دِمَاغَهُ -

پاس انفاس | وَإِذَا أَرَدْتَ بِإِسْ
انْفَاسٍ فَكُنْ مُسْتَيْقِظًا وَاقِفًا
عَلَى انْفَاسِكَ فَكَلِمًا خَرَجَ النَّفْسُ
فَقُلْ مَعَ خُرُوجِهَا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
تَخْرِجُ مَجْبُوتًا كُلَّ شَيْءٍ سِوَى
اللَّهِ مِنْ بَاطِنِكَ وَإِذَا دَخَلَ
النَّفْسُ فَقُلْ مَعَ دُخُولِهَا إِلَّا اللَّهُ
كَأَنَّكَ تَدْخُلُ وَتُخْرِجُ

مَعْتَةً اَللّٰهُ فِي قَلْبِكَ -

شیخ کے ساتھ ربط قلب | قَالُوا

وَالرُّكْنُ الْاَوْعَظُمُ رُبُّ الْقَلْبِ

بِالشَّيْخِ عَلِيٍّ وَصَفِ الْمُحَبَّبِ وَ

التَّعْظِيمِ وَمَلَا حَظَنَ صُورَتِهِ

قَدِّتْ اِنَّ لِلّٰهِ تَعَالٰى مَظَاهِرَ

كَثِيْرَةٌ فَمَا مِنْ عَابِدٍ عَبِيْدًا

كَانَ اَوْ ذَكِيْرًا لَّا وَقَدْ ظَهَرَ

بِحَدَاثِهِ صَا مَعْبُوْدًا اَللّٰهُ

فِي مَرْتَبَتِهِ وَ لِهَذَا السِّرِّ

نَزَلَ الشَّيْخُ بِاسْتِقْبَالِ الْقَبْلَةِ

وَ الْاِسْتِيْوَاءِ عَلٰى الْعَرْشِ وَقَالَ

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ اِذَا صَلَّى اَحَدُكُمْ

فَلَا يَبْصُقُ قِبَلَ وَجْهِهِ فَاِنَّ

اللّٰهَ تَعَالٰى بَيْنَهُ وَبَيْنَ قِبْلَتِهِ

وَسَاَلَ جَارِيَةً سُوْدَاً فَقَالَ

اَيُّنَ اللّٰهُ فَاَسَارَتْ اِلَى السَّمَاةِ

فَسَاَلَهَا مَنْ اَنَا فَاَسَارَ بِرِابِصِهَا

تَعْنِي اللّٰهُ اَزَسَلْتُكَ فَقَالَ هِيَ

مُؤْمِنَةٌ فَلَا عَلَيْكَ اَنْ لَا تُتَوَجَّهَ

اِلَّا اِلَى اللّٰهِ وَلَا تَرْبُطْ قَلْبَكَ

اِلَّا بِهٖ وَكُوْبًا لِتَوَجُّهٍ اِلَى

اُہی کو ثابت کرتا ہے اپنے دل میں۔

مشائخ چشتیہ نے فرمایا ہے کہ رکن

اعظم دل کا لگانا اور رگانہا ہے مرشد

کے ساتھ محبت اور تعظیم کی صفت پر

اور اُس کی صورت کا ملاحظہ کرنا میں

کہتا ہوں حق تعالیٰ کے مظاہر کثیرہ ہیں

سو نہیں کوئی عابد غیبی ہو یا ذکی مگر کہ اُس

کے مقابل ظاہر ہو کر اُس کا معبود ہو گیا

ہے بحسب مرتبہ اُس کے اور اسی بھید

کے سبب سے رو بقبیلہ ہونا اور استیواء

علی العرش کا شرع میں نازل ہوا ہے اور

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو اپنے

منہ کے سامنے نہ تھوکے اس واسطے کہ

اللہ تعالیٰ ہے اُس کے درمیان اور

اُس کے قبلہ کے درمیان میں اور

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک

کالی لونڈی سے پوچھا تو فرمایا کہ

اللہ کہاں ہے لونڈی نے آسمان کی طرف

اشارہ کیا پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

اُس سے پوچھا کہ میں کون ہوں تو اُس

نے اپنی انگلی سے اشارہ کیا مراد اُس کی

یہ کہ خدا نے تجھ کو بھیجا ہے پس فرمایا آپ

نے کہ یہ ایک انداز ہے تو اسے سالک تجھ پر کچھ مضائقہ نہیں اس میں کہ تو منوجہ نہ ہو مگر اللہ ہی کی طرف اور اپنا دل نہ لگا دے مگر اسی سے اگر چہ ہو عرش کی طرف منوجہ ہو کر اور اُس نور کا تصور کر کے جس کو حق تعالیٰ نے عرش پر رکھا ہے اور وہ نہایت روشن رنگ ہے چاند کے رنگ کے مانند یا قیلے کی طرف منوجہ ہو کر چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کی طرف اشارہ کیا ہے تو یہ اس حدیث کا کوئی امر قیہ ہو گا واللہ اعلم۔

ف۔ مصنف نے حاشیے میں فرمایا کہ حق تعالیٰ کی عالم مثال میں تجلی ہے تو ہر شخص اپنی استعداد کے مناسب اُس کو ادراک کرتا ہے مترجم کہتا ہے تجلی اور عالم مثال کی حقیقت کتب صوفیہ میں مفصل مذکور ہے یہ رسالہ مختصر لائق اُس کی تفصیل کے نہیں۔

مراقبہ چشمیہ | فَإِذَا اشْتَوَرَ الطَّالِبُ
 بِنُورِ الدِّكْرِ أَمَرَ كَمَا بِأَمْرِ قَبْتِ
 وَهِيَ مُشْتَقَّةٌ مِّنَ الرَّقِيبِ
 سُمِّيَتْ بِهَذَا لِأَنَّ الطَّالِبَ
 يُرَاقِبُ فَلَيْتَهُ أَوْ يُرَاقِبُ اللَّهُ
 كَمَا أَنَّ اللَّهَ يُرَاقِبُهُ فَيَقُولُ
 بِلِسَانِهِ أَوْ يَتَخَيَّلُ بِقَلْبِهِ اللَّهُ

پھر جب طالب دیکھیں ہو جاوے منور کے نور سے تو مرشد اُس کو مراقبہ کرنے کا امر کرے اور مراقبہ رقیب بمعنی محافظ اور نگہبان سے مشتق ہے اس کا نام مراقبہ اس واسطے رکھا گیا کہ سالک بعضی مراقبات میں اپنے دل کی محافظت اور نگہبانی کرتا ہے یا بعض مراقبات میں اللہ تعالیٰ کا مراقب ہوتا ہے

۱۵۔ مراد حدیث سے یہی حدیث ہے جو ابھی اوپر گزری۔ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَلَا يَبْصُقْ قِبَلَ وَجْهِهِ الْحَدِيثُ ۱۲ ق

جیسا اللہ اُس کی حفاظت کرتا ہے تو مرقبہ کرنے کے وقت زبان سے کہے یا اپنے دل سے خیال کرے کہ اللہ حاضری اللہ ناظری اللہ شاہدی اللہ معی یا اس کا مرقبہ کرے اَلَا رَأَيْتَ كَيْفَ شَيْءٌ مَّحْضُوطٌ یعنی آگاہ ہو جا کہ اللہ ہر چیز کو گھیرے ہے یا اس کا مرقبہ کرے کہ گویا اللہ حاضر ہے تیرے درمیان اور تیرے قبلے کے درمیان میں اور تو اس کو مشاہدہ کرتا ہے۔

مشائخِ چشتیہ نے فرمایا جو چلے میں داخل ہونے کا ارادہ کرے اُس کو چند امور کی رعایت کرنا لازم ہے ہمیشہ روزہ رکھنا اور سدا قیام شب کرنا اور بولنے اور کھانے اور سونے اور صحبت خلق کو کم کر دینا اور ہمیشہ با وضو رہنا جاگنے اور سونے کے حالات میں اور مرشد کے ساتھ ہمیشہ دل کو لگائے رکھنا اور غفلت کو بالکل ترک کرنا یہاں تک کہ اُس کے نزدیک غفلت از قسم حرام کے ہو جائے پھر جب حجرے میں داہنا پانوں داخل کرے تو اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ اور بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کہے اور قُلْ اَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ کو تین بار پڑھے اور جب بایاں پانوں داخل

حَاضِرِيْ اَللّٰهُ نَاطِرِيْ
اَللّٰهُ شَآهِدِيْ اَللّٰهُ
مَعِيْ اَوْ اَلَا اِنَّهُ بِكُلِّ
شَيْءٍ مُّحِيطٌ اَوْ كَاِنَّهُ
حَاضِرٌ بَيْنَكَ وَ بَيْنَ
الْقِبْلَةِ تَشَآهُدٌ ۷۰

شَرَاطِحِ السَّنَنِ | قَالَ الْمَشَآئِحُ مَنْ
اَرَادَ الدُّخُوْلَ فِيْ الْاَزْرِ بَعِيْثِيَّةٍ
يَلْزِمُهُ مَرَاعَاتُ اُمُوْرٍ دَوَامُ
الصِّيَامِ وَ دَوَامُ الْقِيَامِ وَ تَقْلِيْدُ
الْكَلَامِ وَ الطَّعَامِ وَ الْمَنَامِ
وَ الصُّحْبَةِ مَعَ الْاَنَامِ وَ الْمُؤَابَاةِ
عَلَى الْوُضُوْءِ فِيْ حَالَاتِ الْيَقْظَةِ
وَ عِنْدَ الْمَنَامِ وَ رِبْطُ الْقَلْبِ
مَعَ الشَّيْخِ عَلَى الدَّوَامِ وَ تَرْكُ
الْعَفْلَةِ رَأْسًا حَتَّى تَكُوْنَ عِنْدَكَ
مِنَ الْحَرَامِ قَادًا اَدْخَلَ فِي
الْحُجْرَةِ رَجُلًا لِيْمْنِيْ لَعُوْذَ
وَسَمِيْ وَ تَرَكَ سُورَةَ النَّاسِ
ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَ اِذَا اَدْخَلَ الرَّجُلُ
اَيْسُرِيْ قَالَ لِلّٰهِ اَنْتَ وَ بَيْتِيْ

کرے تو اللہ ہم سے آخر تک دعا کرے
یعنی خداوند تو میرا کارساز ہے دنیا اور
آخرت میں میرا مددگار ہو جیسا تو محمد
صلی اللہ علیہ وسلم کا مددگار و کارساز تھا
اور مجھ کو اپنی محبت دے الہی ٹھکھو اپنی
حب نصیب کر اور اپنے جمال کے ساتھ
مشغول کرے اور مجھ کو عبادِ مخلصین میں کر
ڈال الہی میرے نفس کو مٹا ڈال اپنی ذات
کی کششوں سے اے انیس اُس کے جس کا
کوئی انیس نہیں اے رب ٹھکھو چھوڑو تنہا
اور تو بہتر وارثین سے ہے۔

پھر مصلے پر کھڑا ہو اور اِنِّیْ وَجَّهْتُ
وَجْهَیْ لِلذِّیْ فِطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
حَنِیْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ کُوْکُبِیْنَ
بار پڑھے یعنی میں نے اپنا منہ متوجہ کیا یکسو
ہو کر اُس کی طرف جس نے آسمانوں اور زمین
کو پیدا کیا اور میں مشرکین میں داخل نہیں
پھر دو رکعت پڑھے پہلی رکعت میں آیت الکرسی
پڑھے اور دوسری رکعت میں اَمِّنَ الرَّسُوْلُ
پھر لبنا سجدہ کرے اور دعا میں خوب کوشش
کرے پھر پانچویں بار یا فِتْحًا کہے پھر اُن
اذکار میں مشغول ہو جن کو ہم ذکر کر چکے یعنی ذکر
جلی اور پاس انفاَس اور مراقبات۔

فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ کُنْ لِی
کَمَا کُنْتَ لِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاذْ رُفِیْ مُحَمَّدًا
اللّٰهُمَّ اِذْ رُفِیْ حُبَّکَ وَاَشْغَلْنِیْ
بِحَمَالِکَ وَاَجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُخْلِصِیْنَ
اللّٰهُمَّ اَمَحْ نَفْسِیْ بِحَدِّ بَاتِ
ذٰلِکَ یَا اَنِیْسُ مَنْ لَا اَنِیْسُ
لَهُ رَبٌّ لَا تَدْرِیْ فَرَدَّ اَدَانَتَ
خَیْرِ الْوَارِثِیْنَ۔

فَیَقُوْمُ عَلَی الْمُصَلِّیْ وَیَقُوْلُ
لِیْ وَجَّهْتُ وَجْهَیْ لِلذِّیْ فِطَرَ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ حَنِیْفًا وَّمَا
اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ اِحْدٰی وَعَشْرَیْنَ
مَرَّةً ثُمَّ یُرْکَعُ رُکْعَتَیْنِ فِی
الْاُوْلٰی اٰیةَ الْکُرْسِیِّ وَفِی الثَّانِیَةِ
اَمِّنَ الرَّسُوْلُ ثُمَّ یَسْجُدُ
سَجْدَةً طَوِیْلَةً وَیَجْتَهِدُ فِی
الدُّعَا ثُمَّ یَقُوْلُ یَا فِتْحًا خَمْسَ
مِائَةً مَرَّةً ثُمَّ یَسْتَعْلِیْ بِالْاَذْکَارِ
الَّتِیْ ذَكَرْنَا هَا۔

اَشْفَقْتُ قُبُورًا سَقَا ضَمِيرًا | وَقَالُوا
 إِذَا دَخَلَ الْقَبْرَ قَرَأَ سُورَةَ
 إِنَّا فَتَحْنَا فِي رُكْعَتَيْنِ ثُمَّ يُجْلِسُ
 مُسْتَقْبِلًا إِلَى الْمَيِّتِ مُسْتَدْبِرُ
 الْكَعْبَةِ فَيَقْرَأُ سُورَةَ الْمَلِكِ
 وَيُكَبِّرُ وَيَهْلِلُ وَيَقْرَأُ سُورَةَ
 الْفَاتِحَةَ أَحَدَى عَشْرَ مَرَّةً
 ثُمَّ يَقْرُبُ مِنَ الْمَيِّتِ فَيَقُولُ
 يَا رَبِّ يَا رَبِّ أَحَدَى وَعَشْرِينَ
 مَرَّةً ثُمَّ يَقُولُ يَا رُوحَ يَصْرِفُهُ
 فِي السَّمَاءِ وَيَا رُوحَ الرُّوحِ
 يَصْرِفُهُ فِي الْقَلْبِ حَتَّى يَجِدَ
 إِثْمًا أَحَا وَتَوْرَاثًا يَنْتَظِرُ
 سَمَا يَفِيضُ مِنْ صَاحِبِ الْقَبْرِ
 عَلَى قَلْبِهِ.

صلوة المعكوس | وَاللَّحْشَنِيَّةُ
 صَلَوَةٌ تُسَمَّى صَلَوَةَ الْمُعْكَوسِ
 لَمْ يَخْدُ مِنْ السُّنَّةِ وَلَا أَقْوَالِ
 الْفُقَهَاءِ مَا نَشَدُّ هَابِهِ فَلَيْذًا
 حَذَفْنَاهَا وَالْعِلْمُ عِنْدَ اللَّهِ.

صلوة کن فیکون | وَهَمْ صَلَوَةٌ
 تُسَمَّى صَلَوَةَ كُنْ فَيَكُونُ.

اور مشائخِ چشتیہ نے فرمایا کہ جب
 قبرستان میں داخل ہو تو سورہ اِنَّا فَتَحْنَا
 دو رکعت میں پڑھے پھر میت کی طرف سامنے
 ہو کر کعبہ معظمہ کو پشت دیکر بیٹھے پھر سورہ
 مُلک پڑھے اور اللہ اکبر اور لا الہ
 اِلَّا اللہ کہے اور گیارہ بار سورہ فاتحہ پڑھے
 پھر میت سے قریب ہو جاوے پھر کہے
 یارب یارب اکیس بار پھر کہے یاروح
 اور اُس کو آسمان میں ضرب کرے اور
 یاروح الروح کی دل میں ضرب کرے
 یہاں تک کہ کشائش اور نور پاوے
 پھر منتظر رہے اُس کا جس کا فیضان صاب
 قبر سے ہو سکے دل پر۔

اور چشتیوں کے یہاں ایک نماز ہے جس کو
 صَلَوَةُ الْمُعْكَوسِ کہتے ہیں ہم نے سنت
 مصطفویہ اور اقوال فقہاء سے ایسی صل اُس کی
 نہیں پائی جس سے ہم اس کی تقویت کریں اسی
 واسطے ہم نے اُس کو ذکر نہ کیا اور علم اُس کے
 جواز اور عدم جواز کا خدا کے نزدیک ہے۔

اور چشتیہ کے یہاں ایک نماز ہے جس کو
 صَلَوَةُ كُنْ فَيَكُونُ کہتے ہیں۔

ف۔ صلوٰۃ کُنْ فَيَكُونُ اس واسطے کہتے ہیں کہ مطلب برآری میں اُس کی

تاثر تہایت جلد اور قوی ہے۔

مشائخ چشتیہ نے صلوٰۃ کُنْ فَيَكُونُ کے بیان میں کہا ہے کہ جس کو سخت حاجت پیش آئے تو چاہیے کہ ہر رات کو لیالی ثلاثہ یعنی چہار شنبہ اور پنجشنبہ اور جمعہ کی راتوں میں دو رکعتیں ادا کرے پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ ایک بار اور قُلْ هُوَ اللهُ سُبْحَانَ بَارِئُطے اور دوسری رکعت میں فاتحہ سُبْحَانَ بَارِئُطے اور قُلْ هُوَ اللهُ ایک بار اور سُبْحَانَ بَارِئُطے کے اے آسان کنندہ دشواریاں اے روشن کنندہ تاریکیاں سُبْحَانَ بَارِئُطے اور استغفار کرے سُبْحَانَ بَارِئُطے اور درود پڑھے سُبْحَانَ بَارِئُطے اور حق تعالیٰ سے دعا کرے بحضور قلب پھر جب تیسری رات ہو تو بھی یہی کرے جو مذکور ہو پھر گپڑی یا ٹپنی کو سر سے اتارے اور اپنی آستین کو اپنی گردن میں ڈالے اور روئے اور حق تعالیٰ سے دعا کرے پچاس بار تو بالضرور انشاء اللہ تعالیٰ دُعا اُس کی مستجاب ہوگی واللہ اعلم۔

تَاوَمِنْ اَعْتَرَمْتَ لَهٗ
حَاجَةً مَّعْبُوءَةً فَلْيُرْكُمْ كُلَّ
لَيْلَةٍ مِّنْ لَّيَالِي الْاَرْبَعَاءِ
وَ الْاَحْمِيسِ وَ الْجُمُعَاتِ رَكَعَتَيْنِ
يَقْرَأُ فِي الْاُولَى الْفَاتِحَةَ مَرَّةً
وَ الْاِخْلَاصَ مِائَةً مَّرَّةً وَ فِي
السَّانِيَةِ الْفَاتِحَةَ مِائَةً مَّرَّةً
وَ الْاِخْلَاصَ مَرَّةً وَ يَقُولُ مِائَةً
مَّرَّةً اِي اَسَانَ كَنَدَةً دَشْوَارِيهَا
وَ اِي رُوشَن كَنَدَةً تَارِيكِيهَا
مِائَةً مَّرَّةً وَ يَسْتَعْفِرُ اللّٰهَ
مِائَةً مَّرَّةً وَ يُصَلِّيْ عَلَى النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ مِائَةً مَّرَّةً
وَ يَدْعُو اللّٰهَ عَزَّ وَ جَلَّ بِحُضُورِ
الْقَلْبِ فَاِذَا كَانَتِ الثَّلَاثَةُ
فَعَلْ هَذَا اَنْتُمْ حَسَبَ الْعِمَامَةِ
عَنْ رَاسِمٍ وَ جَعَلَ كُتْمَةَ فِي
عُنُقِهِ وَ بَكَى وَ دَعَا اللّٰهَ اِلَى حَاجَتِهِ
خَمْسِيْنَ مَرَّةً فَاِنَّهُ لَا يَدَّ
يُسْتَجَابُ لَهٗ وَ اللّٰهُ اَعْلَمُ۔

ف۔ مولانا نے فرمایا کہ بعضے تاواقفوں نے اعتراض کیا ہے آستین گردن میں ڈالنا کیونکر جائز ہوگا حالانکہ ادعیہ ماثورہ میں یہ ثابت نہیں۔ ہم جواب دیتے ہیں کہ قلب ردای یعنی چادر کا اُلٹنا پلٹنا نماز استسقا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے تا حال عالم کا بدل جاوے تو اسی طرح آستین گردن میں ڈالنا امر مخفی کے اظہار کے واسطے یعنی تضرع کے یا واسطے اشعار گردش حال کے حصول مقصود سے کیونکر جائز نہ ہوگا۔



چھٹی فصل

مشائخ نقشبندیہ کے اشغال کا بیان

یہ فصل ہے مشائخ نقشبندیہ کے اشغال میں نقشبندیہ امام طریقت خواجہ بہار الدین نقشبند بخاری کے مرید ہیں اللہ راضی ہو ان سے اور ان کے سب مریدوں سے۔

نقشبندیہ نے کہا کہ اللہ تک پہنچنے کی تین راہیں ہیں ایک تو ذکر ہے سو منجملہ ذکر کے نفی اور اثبات ہے اور وہی منقول ہے متقدمین نقشبندیہ سے اور طریقہ نفی و اثبات کے ذکر کا یہ ہے کہ فرصت کو غنیمت جانے تشویشات بیرونی سے چنانچہ لوگوں کی گفتگو سنا اور تشویشات اندرونی سے چنانچہ گرسنگی زائد اور غصب اور درد اور سیری بہت پھر موت کو یاد کرے اور تصویریں اس کو اپنے سامنے کر لے اور اللہ تعالیٰ سے مغفرت چاہے ان گناہوں کی جو اس سے صادر ہوئے پھر دونوں لبوں اور

فِي أَشْغَالِ الْمَشَائِخِ النَّقْشَبَنْدِيَّةِ
وَهُمْ أَصْحَابُ إِمَامِ الطَّرِيقَةِ
خَوَاجِمَ بَهَاءِ الدِّينِ نَقِشْبَنْدِ
الْبُخَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَعَنْهُمْ
أَجْمَعِينَ۔

قَالُوا طَرِيقُ الْوُصُولِ إِلَى
اللَّهِ ثَلَاثٌ أَحَدُهَا الذِّكْرُ فَمِنْهُ
النَّفْيُ وَالْإِثْبَاتُ وَهُوَ الْمَأْتُوْرُ
عَنْ مُتَقَدِّمِيهِمْ۔

وَصِفَتْ أَنَّ يَنْتَهَزُ فُرْصَةً
مِّنَ التَّشْوِيشَاتِ الْخَارِجِيَّةِ
كَالاسْتِمَاعِ إِلَى أَحَادِيثِ النَّاسِ
وَالدَّاهِلِيَّةِ كَالجُوعِ مِنَ الْمَفْرُطِ
وَالغَضَبِ وَالآلَمِ وَالشَّبَعِ الْمَفْرُطِ
ثُمَّ يَذْكُرُ الْمَوْتَ وَيُحْضِرُهَا بَيْنَ
يَدَيْهِ وَيَسْتَغْفِرُ اللَّهَ تَعَالَى
مِمَّا صَدَرَ مِنْهُ مِنَ الْمَعَاصِي
ثُمَّ يَصُومُ شَفَقَتَيْهِ وَيُعَبِّضُ عَيْنَيْهِ

دونوں آنکھوں کو بند کرے اور دم کو اپنے پیٹ میں حبس کرے اور دل سے کہے کہ اس کو اپنی ناف سے داہنی طرف نکالے اور کھینچے یہاں تک کہ اپنے مونڈھے تک پہنچے پھر مونڈھے کو سر کی طرف جھکاوے اور ہلاوے اور کہے اللہ پھر ضرب لگاوے اپنے دل میں سختی سے اِلَّا اللہ کی۔

وَيَحْبِسُ نَفْسًا فِي بَطْنِهِ وَيَقُولُ
بِالْقَلْبِ لَا يَخْرُجُهَا مِنْ سُرَّتِهِ
إِلَى الْأَيْمَنِ وَيَمُدُّهَا حَتَّى يَصِلَ
إِلَى مَنْكِبِهِ ثُمَّ يَحْرِكُ مَنْكِبَهُ
إِلَى رَأْسِهِ فَيَقُولُ إِلَهَ تَمَّ
يَضْرِبُ فِي قَلْبِهَا بِالشِّدَّةِ
إِلَّا اللّٰهَ۔

ف۔ مصنف قدس سرہ کے بھائی حضرت شاہ اہل اللہ نے چار باب میں فرمایا کہ میادی سلوک میں اسم ذات ہے ہر روز بارہ ہزار بار اور نفی اور اثبات ہر ایک ایک ہزار ایک بار مواظبت کرنا آثار عجیب اور غریب کا مٹھر ہے۔

تقشندیہ نے فرمایا کہ حبس نفس یعنی دم روکنے کی عجیب خاصیت ہے بطن کے گرم کردینے اور جمعیت عزیمت اور عشق کے ابھارنے اور وسوسوں کے قطع کرنے میں اور بتدریج اندک اندک حبس دم کی مشق کرے تا اس پر گراں نہ ہو جاوے اور خشکی کی بیماری نہ پیدا ہو جاوے اور حبس دم سے حبس غیر مقرر طرہ ہے جس کی نوبت حصر نفس تک نہ پہنچے تو تقشندیہ کے حبس دم میں اور حبس کو جوگی بتاتے ہیں فسرق بعید ہے۔

قَالُوا الْحَبْسِ النَّفْسِ خَاصِيَّةٌ
عَجِيْبَةٌ فِي تَسْخِيْنِ الْبَاطِنِ وَجَمْعِ
الْعَزِيْمَةِ وَهَيْجَانِ الْعَشْقِ
وَقَطْعِ أَحَادِيثِ النَّفْسِ وَ
يَتَدَرَّجُ فِي الْحَبْسِ لِئَلَّا يَثْقُلَ
عَلَيْهَا وَالْمُرَادُ بِالْحَبْسِ غَيْرُ
الْمَفْرُطِ فَبَيَّنَتْهُ وَبَيَّنَّ مَا يُؤْمَرُ بِهِ
الْجُودِيَّةُ بَوْنُ بَائِنُ۔

ف۔ مصنف قدس سرہ نے فرمایا۔ سرباعی
حاشا کہ اکابرہ جوگیہ روند
اثبات مقالاتِ ربابین بکنند

حس نفس است آنچه نشانش بدہند
 اور حس دم کے مانند شمار طاق کی بھی
 عجیب خاصیت ہے تو اول اسی کلمہ توحید
 کو ایک بار ایک دم میں کہے پھر تین بار ایک
 دم میں کہے اسی طرح درجہ بدرجہ چند روز کی
 مشق میں اکیس بار تک پہنچے طاق عدد
 کی مراعات کے ساتھ یعنی اول بار ایک بار اور
 دوسری بار تین بار اور تیسری بار پانچ بار اور
 چوتھی بار سات بار علیٰ ہذا القیاس ۔

اور شرط اعظم نفی و اثبات ذکر میں
 ملاحظہ کرنا ہے نفی معبودیت یا نفی مقصودیت
 یا نفی وجود کا غیر اللہ تعالیٰ سے اور اثبات
 معبودیت وغیرہ کا حق تعالیٰ کے واسطے بوجہ
 تاکید اور اجتماع خاطر نہ اس طرح جیسے
 میں خطرات اور باتوں کے خیالات گھومتے
 پھرتے ہیں۔

اور جو شخص کہ اکیس بار تک پہنچا
 اور اس کے واسطے جذب یعنی کشش ربانی
 اور خدا کی طرف گردش باطن کا دروازہ کھلا
 تو اس کو اس کے اسم کی مشغولی واجب ہوتی
 اور نفرت اشغال دیگر سے لازم آتی تو چاہیے
 کہ وہ معلوم کرے کہ اس کا عمل مقبول نہ
 ہوا تو بشرط مذکورہ اس کو پھر از سر نو

حس نفس و حصر نفس دارد فرق
 وَكَذَلِكَ لَعَدِدِ الْوَسْوَ
 حَاصِيَّةٌ عَجِيْبَةٌ فَيَقُوْلُ اَوَّلًا
 هَذِهِ الْكَلِمَةُ مَرَّةً فِي نَفْسٍ
 وَاحِدَةٍ ثُمَّ يَقُوْلُ ثَلَاثَ
 مَرَّاتٍ فِي نَفْسٍ وَاحِدٍ وَهَكَذَا
 يَتَدَرَّجُ حَتَّى يَصِلَ اِلَى اَحَدٍ وَ
 عِشْرِيْنَ مَعَ الْمُرَاعَاةِ عَلٰى
 عَدَدِ الْوَسْوِ-

وَ الشَّرْطُ الْاَعْظَمُ مَلَا حَظَّتْ نَفِي
 الْمَعْبُوْدِيَّةِ اَوْ الْمَقْصُوْدِيَّةِ
 اَوْ الْوُجُوْدِ مِنْ غَيْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى
 وَ اِتِّبَاتُهَا لِكُلِّ تَعَالٰى عَلٰى وَجْهِ
 التَّائِكِيْدِ وَ اَجْتِمَاعُ الْخَاطِرِ لِكُلِّ
 يَدُوْرٍ فِي النَفْسِ مِنَ الْخَطَرَاتِ
 وَ الْاَحَادِيْثِ -

وَمَنْ يَبْلُغْ اِلَى اِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ
 مَرَّةً وَ لَمْ يَنْفَعْ لَهُ بَابٌ مِّنْ
 الْجَذْبِ وَ النِّصْرِ اِفِ الْبَاطِنِ اِلَى
 اللّٰهِ تَعَالٰى وَ حَبَّ الْاِسْتِعَاْلُ
 بِاسْمِهِ وَ النُّفْرَةُ عَنِ الْاَشْعَالِ
 الْاٰخِرٰى فَلْيَعْرِفْ اَنَّ عَمَلَكُمْ
 لَمْ يَقْبَلْ فَلْيَسْتَأْنِفْ بِهَذِهِ

تین سے شروع کرنا چاہیے اکیس بار تک۔

اور منجملہ ذکر کے اثبات مجرد ہے یعنی فقط اللہ کا لفظ ذکر کرے بدون نفی اور اثبات وغیرہ کے اور گویا کہ یہ ذکر متقدمین نقشبندیہ کے نزدیک نہ تھا اس کو تو خواجہ محمد باقی نے یا ان کے کسی قریب العصر نے نکالا ہے واللہ اعلم۔

ف۔ مولانا نے فرمایا کہ اثبات مجرد شریعت میں کہیں ثابت نہیں اس واسطے کہ ذات بحت کا تصور عوام کو ممکن نہیں بلکہ شرع میں اسم ذات بعض صفا یا بعض محامد کے ساتھ یا بعض ادعیہ کے ساتھ وارد ہوا ہے۔

میں نے اپنے والد مرشد سے سنا فرماتے تھے کہ نفی اور اثبات سلوک کے واسطے مفید تر ہے اور اثبات مجرد جذب اور کشش کے واسطے زیادہ تر مفید ہے۔ اور طریقہ اثبات مجرد کا یہ ہے کہ

اللہ کے لفظ کو اپنی ناف سے بشدت تمام نکالے اور اس کو کھینچے یہاں تک کہ اس کے دماغ کی جھلی تک پہنچے جس دم کے ساتھ اور اندک اندک زیادہ کرتا جاوے۔ یہاں تک کہ بعضے نقشبندی ایک دم میں اس کو ہزار بار کہتے ہیں اور البتہ میں نے ایک عورت کو جو

الشَّرُوطِ مِنَ الثَّلَاثَةِ إِلَى
إِحْدَى وَعِشْرِينَ -

طَرِيقَةُ اثْبَاتِ مُجْرَدٍ
الْمُجْرَدِ كَمَا تَلْكَ لَمْ يَكُنْ عِنْدَ
الْمُتَقَدِّمِينَ وَإِنَّمَا اسْتَحْرَجَهُ
خَوَاجِدٌ مُّحَمَّدٌ بَاقِيٌّ أَوْ مِنْ
يَقْرُبُ مِنْهُ الزَّمَانُ وَاللَّهُ أَعْلَمُ۔

سَمِعْتُ سَيِّدِي الْوَالِدَ
يَقُولُ النَّفْيُ وَالْإِثْبَاتُ أَفِيدُ
لِلسَّلُوكِ فَالْإِثْبَاتُ الْمُجْرَدُ
أَفِيدُ لِلْمُجْدَبِ -

وَصِفْتُ أَنَّ يُخْرَجَ لَفْظَةَ
اللَّهِ مِنْ سُرَّتِهِ بِالسُّنْدِ السَّامِ
وَيَبْدُو هَا حَتَّى يَصِلَ إِلَى أُرْمِ دِمَاغِهِ
مَعَ الْحُبْسِ وَالسُّدْرِ يُجْنِي الزِّيَادَةَ
حَتَّى أَنْ مِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ لَهَا فِي
نَفْسٍ وَاحِدَةٍ أَلْفَ مَرَّةٍ وَقَدْ رَأَيْتُ
امْرَأَةً مِنْ مَخْلِصَاتِ سَيِّدِي
الْوَالِدِ تَقُولُ لَهَا أَلْفَ مَرَّةٍ فِي

والد کے مریدوں سے تھی دیکھا کہ اسم ذات کو ایک دم میں ہزار بار کہتی تھی اور اس سے اکثر بھی۔

اور میں نے اپنے والد مرشد سے سنا اپنا حال نقل فرماتے تھے کہ ابتدائے سلوک میں نفی اور اثبات کو ایک دم میں دو سو بار کہتے تھے واللہ اعلم اور دوسرا طریقہ وصول الی اللہ کا مراقبہ ہے۔

حقیقت مراقبہ بوجہ شمول مصنف قدس سرہ نے حاشیہ منہ میں فرمایا کہ حقیقت مراقبہ بوجہیکہ شامل جمیع افراد آن باشعراست کہ توجہ قوت دراکہ باقبال تمام بسوئے صفات حضرت حق نمودن یا بسوئے حالت انفکاک روح از جسد نامثل آن تا آنکہ عقل و وہم و خیال و جمیع حواس تابع آن توجہ گردد و آنچه محسوس نیست بمنزلہ محسوس نصب العین گردد۔

اور طریقہ مراقبہ کا یہ ہے کہ دم کو بند کرے ناف کے نیچے تھوڑا سا پھراپنے جمیع حواس مدرکہ سے متوجہ ہو معنی مجرد بسیط کی طرف جس کو ہر شخص اللہ کے نام بولنے کے وقت تصور کرتا ہے لیکن ایسے لوگ کمتر ہیں جو اس معنی بسیط کو لفظ سے خالی کر سکیں تو طالب کو تشش کرے اس

نَفْسٍ وَاحِدٍ وَ أَكْثَرٍ مِنْ ذَلِكَ أَيْضًا۔

وَسَمِعْتُ سَيِّدِي الْوَالِدَ قَدْ سَمِعَ سِرًّا يُكْفَى عَنْ نَفْسِهِ أَنَّهُ كَانَ فِي الْبِدَايَةِ يَقُولُ النَّفْيَ وَالْإِثْبَاتَ فِي نَفْسٍ وَاحِدٍ مِمَّا تَنَى مَرَّةً وَاللَّهُ أَعْلَمُ۔
وَتَأْنِيهَا الْمُرَاقِبَةُ۔

طريقة مراقبہ بسیط وَصَفْنَاهَا أَنْ يُحْسِنَ النَّفْسَ تَحْتَ السَّرِّحِ حَبْسًا يَسِيرًا ثُمَّ يَتَوَجَّهَ بِمَجَامِعِ إِذْرَاكِهِ إِلَى الْمُعْنَى الْمُجَرَّدِ الْبَسِيطِ الَّذِي يَتَصَوَّرُهُ كُلُّ أَحَدٍ عِنْدَ إِطْلَاقِ اسْمِ اللَّهِ وَ لَكِنْ قَلَّ مَنْ يَجْرِدُ كَعَيْنِ اللَّفْظِ فَلْيَجْتَهِدْ

معنی بسیط کو الفاظ سے جدا کرے اور اس کی طرف متوجہ ہو بلا مزاحمت خطرات اور التفات ماسوے اللہ کے اور بعض لوگوں سے اس قسم کا ادراک نہیں ہو سکتا ہے سو بعض مشائخ تو ایسے شخص کو اس طرح کی دعا بتاتے ہیں اور طریقہ اس دعا کا یہ ہے کہ ہمیشہ دل سے کیا کرے یوں کہے اے رب تو ہی میرا مقصود ہے میں بیزار ہو آیا تیری طرف تیرے ماسوے اور مانند اس کے کوئی اور مناجات کرے اور بعض مشائخ شخص مذکور کو خلاء مجرد یا نور بسیط کے خیال کرنے کو فرماتے ہیں تو طالب اس تخیل سے توجہ مذکور کی طرف بتدریج پہنچ جانا ہے۔

هَذَا الطَّالِبُ أَنْ يُجَرِّدَ هَذَا
الْمَعْنَى عَنِ الْفَظِ وَيَتَوَجَّهَ
إِلَيْهِ مِنْ غَيْرِ مَزَاحِمَاتِ الْخَطَرَاتِ
وَالتَّوَجُّهِ إِلَى الْغَيْرِ وَمِنَ
النَّاسِ مَنْ لَا يُمَكِّنُهُ هَذَا
النَّحْوُ مِنَ الْإِدْرَاقِ فَمِنَ
الْمَشَائِخِ مَنْ يَأْمُرُ بِهَذَا
بِالدُّعَاءِ وَصَفَتُهُ أَنْ لَا يَزَالَ
يَدْعُو اللَّهَ بِقَلْبِهِ يَقُولُ يَا رَبِّ
أَنْتَ مَقْصُودِي قَدْ تَبَرَّأْتُ
إِلَيْكَ عَنْ كُلِّ مَا سِوَاكَ
وَنَحْوِ ذَلِكَ مِنَ الْمُنَاجَاتِ
وَمِنْهُمْ مَنْ يَأْمُرُ بِتَخْيُّلِ
الْخَلَاءِ الْمُجَرَّدِ وَالنُّورِ الْبَسِيطِ
فَيَتَدَرَّجُ الطَّالِبُ مِنْ هَذَا
التَّخْيُّلِ إِلَى التَّوَجُّهِ الْمَذْكُورِ۔

مترجم کہتا ہے خلائے مجرد سے یہ مراد ہے کہ سارے عالم کے مکان کو جمیع اجسام سے خالی تصور کرے اور نور بسیط سادہ روشنی سے عبارت ہے۔
ذاتہا السریطہ شیخہ اور تیسرا طریقہ وصول الی اللہ کا رابطہ اور اعتقاد کامل بہم پہنچانا ہے اپنے مرشد کے ساتھ۔

ف۔ مولانا نے فرمایا حق یہ ہے کہ سب راہوں سے یہ راہ زیادہ قریب تر ہے گاہے مرید میں قابلیت نہیں ہوتی تو اس کی مزید محبت سے مرشد اس میں تصرف کرتا ہے مشائخ طریقت نے فرمایا ہے کہ اللہ کے ساتھ صحبت رکھو سو اگر تم سے نہ

ہو سکے تو اُن کے ساتھ صحبت رکھو جو اللہ کے ساتھ صحبت رکھتے ہیں عارف باللہ شیخ
عبدالرحیم قدس سرہ نے فرمایا کہ مشائخ طریقت کے کلام کے معنی یہ ہیں کہ پہلے تو سامنا
کرنے چاہیے کامل بیداری اور ہوشیاری سے جو ایک پر تو ہے تجلی ذاتی کے اظلال سے
تاکہ تعلق کونین سے غلمی حاصل ہو جائے سو اگر یہ نہ ہو سکے تو اُن لوگوں سے تعلق بہم
پہنچانا چاہیے جو اس پر تو سے مشرف ہوئے ہیں جو اپنے نفوس اور علائق ماسوا سے
نجات پا گئے ہیں اور اس آیت قرآنی میں كُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ۔ یعنی سچوں کے
ساتھ رہو ایک طرح کا اس میں اشارہ ہے رابطہ مرشد کا اگر مرشد کامل شہود ذاتی کا
واصل ہو تو اُس کی توجہ سے اندک زمانے میں وہ حاصل ہوتا ہے جو ساہما سال کی محنت
میں حاصل نہیں ہوتا اور کیا خوب کہا ہے۔ شعرا۔

آنکہ یہ تیریز یافت یک نظر از شمس دین

طعنہ ز ندر بردہ سخرہ کند بر چپلہ

اور رابطہ مرشد کی شرط یہ ہے کہ مرشد
قوی التوجہ ہو یا دوست کی مشق دائمی رکھتا
ہو پھر جب ایسے مرشد کی صحبت کرے تو اپنی
ذات کو ہر چیز کے تصور اور خیال سے خالی
کڑا لے سو اُس کی محبت کے اور اس کا منتظر
رہے جس کا اُس کی طرف سے فیض آوے
اور دونوں آنکھیں بند کر لے یا اُن کو کھول
دے اور مرشد کی دونوں آنکھوں کے بیچ پہ
تنگی لگاوے پھر جب کسی چیز کا فیض آوے
تو اُس کے پیچھے پڑ جاوے اپنے دل کی جمعیت
سے اور چاہیے کہ اُس فیض کی محافظت کرے
اور جب مرشد اُس کے پاس نہ ہو تو اُس

وَسَرَّطَهَا اَنْ يَّكُوْنَ
الشَّيْخُ قَوِيَّ التَّوَجُّهِ
دَائِمًا اِلَى دَاخِلِ
فَاِذَا صَحِبَهُ حَلَى نَفْسِهِ
عَنْ كُلِّ شَيْءٍ اِلَّا حُبَّتَهُ
وَيَنْتَظِرُ لِمَا يَفِيضُ
مِنْهُ وَيُعَيِّضُ عَيْنَيْهِ
اَوْ يَفْتَحُهُمَا وَيَنْظُرُ
عَيْنِي الشَّيْخِ فَاِذَا
اَفَاضَ شَيْءٌ فَلْيَتَّبِعْهُ
مَجَامِعَ قَلْبِهِ وَالْبِحَافِظُ
عَلَيْهِ وَاِذَا غَابَ الشَّيْخُ

عَنْهُ يُخَيَّلُ صُورَتَهُ بَيْنَ
عَيْنَيْهِ يَوْصِفُ الْمَحَبَّةَ وَ
التَّعْظِيمَ فَتُفِيدُ صُورَتُهُ
مَا تُفِيدُ مَحَبَّتُهُ.

کی صورت کو اپنی دونوں آنکھوں کے درمیان
خیال کرتا ہے بطریق محبت اور تعظیم کے تو اس
کی خیالی صورت وہ فائدہ دے گی جو اس کی
صحبت فائدہ دیتی تھی۔

ف۔ مولانا نے فرمایا مرشد کی شرط یہ ہے کہ واصل بمقام مشاہدہ ہو اور نورانی
بتجلیات ذاتیہ ہو جس کے دیکھنے سے ذکر کا فائدہ حاصل ہو بموجب اس حدیث صحیح کے
هُمُ الَّذِينَ إِذَا رُؤُوا وَادُّرُوا كَرَّمَ اللَّهُ - یعنی اولیاء اللہ وہ ہیں جن کے دیکھنے سے خدا
پار پڑے اور جن کی صحبت فوائد صحبت کے مفید ہو بموجب اس حدیث کے هُمْ جُلَسَاءُ
اللَّهِ كَمَا جُلَسَاءُ اللَّهِ جَلَسُوا فِي حُجْرَتِهِ كَمَا جَلَسُوا فِي حُجْرَتِهِ اس حدیث معتمد کے هُوَ قَوْمٌ
لَا يَشْفَى جِلْدِيَسُهُمْ یعنی اولیاء اللہ ایسی قوم ہے جن کا جلیس اور ہم صحبت بدیخت نہیں پڑتا۔
مترجم کہتا ہے خواجہ نقشبند رحمۃ اللہ علیہ نے بموجب احادیث مذکورہ کے ولی
کی علامت بتائی اس قول میں۔

سبأعی

باہر کہ نشستی و تشدد جمع دلت
زہار زحمتش گریزان میباش
وز تو نرمید صحبت آب و گلت
ورنہ نہ کتدر روح عزیزان بجلت

خلاصہ یہ ہے کہ جس کی صحبت سے دنیا سرد ہو اور ہر طرف سے دل ٹوٹ کر
حضرت حق سے متعلق ہو جاوے تو اس کی صحبت اور محبت اسی اعظم ہے اور جب
دنیا دل سے منقطع ہوئی تو تضرع اوقات ہے اس کی صحبت سے تنہائی بہتر ہے۔
پس واجب ہے کہ غلو عوام پر دھوکا نہ کھاوے ہر شیخ سے بیعت نہ کر لے بلکہ طریقت
کی بیعت اس مرشد کامل مکمل سے کرے جس کی ولایت کی علامات ظاہر اور باہر ہوں
مولوی روم علیہ الرحمۃ نے فرمایا ہے۔ شعر

اے بسا ابلیس آدم روئے ہست
پس بہر دستے نشاید داد دست

اعتقاد اور محبت مرشد کی عمدہ چیز ہے لیکن افراط اور تفریط ہر امر میں معیوب ہے ایسی افراط بھی بہتر نہیں جس میں صورت پرستی کی نوبت پہنچے اور شریعت محمدیہ کی مخالفت ہو جاوے حق تعالیٰ ہر امر میں صراط مستقیم پر قائم رکھے آمین۔

اور والد مرشد سے میں نے سنا فرماتے تھے سالک پر واجب ہے کہ جب کسی شکل اور ہیئت پر ہو اور اُس کو اس بات سے کوئی حال حاصل ہو اُس شکل کو نہ بدل ڈالے پس اگر کھڑا ہو تو نہ بیٹھے اور اگر بیٹھا ہو تو کھڑا نہ ہو جاوے۔

اور بعض وہ مشائخ ہیں جو سالک کو بتاتے ہیں دل میں اسم اللہ کو سونے سے لکھا ہوا خیال کرنے کا۔

اور والد مرشد سے میں نے سنا فرماتے تھے کہ مجھ کو خواجہ ہاشم بخاری نے اسم ذات کے لکھنے کو فرمایا اور میں دس برس کا تھا میں نے اس کے لکھنے کی کثرت کی اور اس کی تحریر میں نے اپنے دل میں جمالی یہاں تک کہ ایک کتاب کے لکھنے میں مشغول تھا تو اسم ذات کو میں بقدر چار ورقوں کے لکھ گیا اور مجھ کو کچھ خبر نہ ہوئی۔

سَمِعْتُ سَيِّدِي الْوَالِدَ يَقُولُ يُحِبُّ عَلَى السَّالِكِ إِذَا كَانَ عَلَى هَيْئَةٍ وَحَصَلَ لَهُ شَكْوَى مِّنْ هَذَا الْمَعْنَى أَنْ لَا يُغَيِّرَ تِلْكَ أَنْهَيْتُمْ فَإِنْ كَانَ قَائِمًا لَمْ يَقْعُدْ وَإِنْ كَانَ قَائِمًا لَمْ يَقُمْ۔

وَمِنَ الْمُشَائِخِ مَنْ يَأْمُرُ بِتَخْيِيلِ الْقَلْبِ مَكْتُوبًا عَلَيْهِ اسْمُ اللَّهِ بِالذَّهَبِ۔

سَمِعْتُ سَيِّدِي الْوَالِدَ يَقُولُ أَمَرَنِي خُوجَاةَ هَاشِمِ الْبُخَارِيِّ بِكِتَابَةِ اسْمِ الذَّاتِ وَ أَنَا ابْنُ عَشْرٍ سِنِينَ فَكَثُرَتْ مِنْهَا وَ أَحَدْتُ بِمَجَامِعِ قَلْبِي حَتَّى رَتَيْتُ كُنْتُ مَشْغُولًا بِكِتَابَةِ كِتَابٍ فَكَتَبْتُ اسْمَ الذَّاتِ عَلَى خَرْقٍ مِّنْ أَرْبَعَةِ أَوْ رَاقٍ وَ مَا شَعُرْتُ۔

ف۔ مولانا نے فرمایا کہ میں نے مصنف قدس سرہ سے سنا کہ کتاب مذکور ملا عبدالحکیم سیالکوٹی کا حاشیہ تھا شرح عقائد کے حاشیہ خیالی پر۔

وَسَمِعْتُكَ يَقُولُ رَأَيْتُ خُوجَاةً
خُرِدُ يَلْتَبُ بِأَيْهَا مِ عَلَى أَصَابِعِ
الْأَرْبَعِ شَيْئًا فِي مَجْلِسِهِ وَكَلَامِهِ
وَسَارِنِهِ كُلِّهَا فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ
كَتَبْتُ اسْمَ الذَّاتِ فِي يَدِ ابْنِ
أَمْرِي وَصَارَتْ دَايِدًا نَا
لَا اسْتَطِيعُ الْإِنْقِلَاعَ عَنْهَا
وَاللَّهُ أَعْلَمُ -

کلمات نقشبندیہ | وَلِنَقْشِبَنْدِيَّةِ
كَلِمَاتٌ عَلَيْهَا بِنَاءٌ طَرِيقَتِهِمْ
بَعْضُهَا اشْدَادٌ إِلَى هَذِهِ الْأَشْغَالِ
وَبَعْضُهَا عَلَى شُرُوطٍ تَأْتِيهِرُهَا
فَلَنْذَكُرُهَا -

ہوش دردم نظر بر قدم
سفر در وطن خلوت در انجمن
یاد کرد باز گشت نگہداشت
یادداشت فہد ہی الماؤرۃ
عَنْ خُوجَاةٍ عَبْدِ الْخَالِقِ
الْعَجْدِ وَالِيٍّ وَبَعْدَهَا ثَلَاثَةٌ
مَا شُورَةٌ عَنِ الْخُوجَاةِ نَقْشِبَنْدِ
وَقُوفٌ زَمَانِيٌّ وَقُوفٌ قَلْبِيٌّ
وَقُوفٌ عَدَدِيٌّ -

اور والد مرشد سے میں نے سنا فرماتے
تھے کہ میں نے خواجہ خرد یعنی خواجہ محمد باقی
کو دیکھا کہ اپنے انگوٹھے سے اپنی چادوں
انگلیوں پر کچھ کھٹنے کھٹنے اپنی نشست اڑ
بات کرنے اور سب کاموں میں تو میں نے
اُن سے پوچھا تو فرمایا کہ میں نے اسم ذات
ابتداءً سلوک میں لکھا تھا اور اب مجھ کو
ایسی عادت ہو گئی ہے کہ میں اُس کے چھوڑنے
پر قادر نہیں ہوں واللہ اعلم -

اور مشائخ نقشبندیہ کے چند
اصطلاحات ہیں جن پر اُن کے طریقے کی
بنا ہے۔ بعضی اصطلاحوں میں تو اُن
ہی اشغال مذکور کی طرف اشارہ ہے اور
بعضی اُن کی تاثیر کی شرطوں پر تو ہم کو اُن
کا ذکر کرنا چاہیے -

(۱) ہوش دردم (۲) نظر بر قدم (۲)
سفر در وطن (۴) خلوت در انجمن (۵) یاد کرد
(۶) بازگشت (۷) نگہداشت (۸) یادداشت
تو یہ آٹھ کلمات خواجہ عبد الخالق عجدوانی
سے منقول ہیں اور اُن کے بعد تین اصطلاحیں
خواجہ نقشبند سے مروی ہیں (۱) وقوف
زمانی (۲) وقوف قلبی (۳) وقوف عدوی -

ہوشِ دردم | اَمَّا هَوْشِ دَرْدَمِ
 فَمَعْنَاهُ التَّيَقُّظُ فِي كُلِّ نَفْسٍ
 فَلَا بَيَّزَالٍ مُدَيِّقًا مُتَفَحِّصًا عَنِ
 نَفْسِهِ فِي كُلِّ نَفْسٍ هَلْ هُوَ
 غَافِلٌ أَوْ ذَاكِرٌ هَذِهِ طَرِيقُ
 التَّوَجُّهِ إِلَى دَوَامِ الحُضُورِ
 وَهَذَا اللَّمْبَتِدِيُّ فَإِذَا التَّوَسَّطَ
 فِي السُّلُوكِ فَلْيَكُنْ مُتَفَحِّصًا
 عَنِ نَفْسِهِ فِي كُلِّ طَائِفَةٍ مِّنَ
 الزَّمَانِ مِثْلَ أَنْ يَتَأَمَّلَ بَعْدَ
 كُلِّ سَاعَةٍ هَلْ دَخَلَتْ عَلَيْهِ
 فِيهَا عَقْلَةٌ أَوْ لَا فَإِنْ دَخَلَتْ
 عَقْلَةً اسْتَعْفَرَ وَعَزَمَ عَلَى تَرْكِهَا
 فِي الْمُسْتَقْبَلِ وَهَكَذَا حَتَّى يَصِلَ
 إِلَى الدَّوَامِ وَيَسْمَى هَذَا الْأَخِيرُ
 بِوَقُوفِ زَمَانِيٍّ وَاسْتِخْرَاجِهِ
 حُجُوجَهُ نَفْسِيًّا لِمَا دَامَ أَنْ
 التَّوَجُّهِ إِلَى عِلْمِ الْعِلْمِ فِي كُلِّ
 نَفْسٍ يُشَوِّشُ حَالَ الْمُتَوَسِّطِ
 فَإِنَّمَا اللَّائِقُ بِهِ الْإِسْتِخْرَاقُ
 فِي التَّوَجُّهِ إِلَى اللَّهِ بِحَيْثُ لَا
 يُدْرَأُ عِلْمُ هَذَا التَّوَجُّهِ

تو ہوشِ دردم کے معنی ہوشیاری
 اور بیداری ہے ہر دم کے ساتھ تو ہمیشہ
 بیدار اور متوجس رہے اپنی ذات سے ہر
 سانس میں کہ وہ غافل ہے یا ذاکر اور یہ
 طریقہ ہے بتدریج دوام حضور کے حاصل
 کرنے کا اور اس طرح کی ہوشیاری بند
 کے واسطے مخصوص ہے پھر جب آگے بڑھے
 اور سلوک کے درمیان میں آوے تو چاہئے
 کھون کرتا رہے اپنی ذات کا تھوڑی تھوڑی
 مدت میں اس طرح کہ تامل کرے ہر ساعت
 کے بعد کہ اس ساعت میں غفلت آئی یا
 نہیں سو اگر غفلت آگئی ہو تو استغفار کرے
 اور آئندہ کو اُس کے چھوڑنے کا ارادہ کرے
 اسی طرح مدام تفریح کرتا رہے یہاں تک
 کہ دوام حضور کو پہنچ جاوے اور یہ
 پچھلے طریق کی ہوشیاری مسمیٰ بوقوفِ زمانی
 ہے اس کو خواجہ نقشبند نے استخراج کیا
 اس واسطے کہ انھوں نے معلوم کیا کہ
 متوجہ ہونا عالمِ العلم کی طریق یعنی دانست کو دریا
 کرنا ہر دم میں سالک متوسط کے حال کو
 پریشان کرتا ہے اُس کے مناسب تو استغراق
 ہے توجہ الی اللہ میں اس طرح پر کہ اُس کو اپنے
 متوجہ ہونے کی دانست میں مزاحم حال نہ ہو۔

ف مترجم کہتا ہے ہر دم کا محاسبہ عبارت ہے ہوشِ دردم سے سو یہ مبتدی

کے مناسب ہے نہ متوسط کے اور قدرے مدت کا محاسبہ جس کا نام وقوفِ زمانی ہے لائقِ بمرتبہ متوسط ہے مولانا نے فرمایا کہ وقوفِ زمانی کو صوفیہ محاسبہ کہتے ہیں۔ حدیث میں وارد ہے کہ ہوشیار وہ شخص ہے جس نے اپنے نفس کو دایا اور باعِد موت کے واسطے عمل کیا اور امیر المؤمنین عمر فاروق نے خطبے میں فرمایا کہ اپنی جانوں کا محاسبہ کرو قبل اس کے کہ تم سے حساب لیا جاوے اور اُن کو وزن کرو قبل اس کے کہ وزن کئے جاویں اور مستعد ہو جاؤ عرضِ اکبر کے واسطے یعنی خدا کا سامنا جو قیامت میں ہو گا اُس دن تم سامنے کئے جاؤ گے تمہاری کوئی چیز نہ چھپ سکے گی۔

اور نظر بر قدم سے تو یہ مراد ہے کہ

سالک پر واجب ہے کہ اپنے چلنے پھرنے کے وقت کسی چیز پر نظر نہ ڈالے سوائے اپنے قدم کے اور نہ اپنے بیٹھنے کی حالت میں دیکھے مگر اپنے آگے اس واسطے کہ نقوش مختلفہ کا دیکھنا اور تعجب انگریزوں کا نظر کرنا سالک کی حالت کو بگاڑ دیتا اور اُس سے روکتا ہے جس کی وہ طلب میں ہے اور حکمِ نظر میں ہے لوگوں کی آوازوں اور اُن کی باتوں کی طرف کان لگانا اپنے والدِ مرشد سے میں نے سنا فرماتے تھے

نظر بر قدم اَمَا نَظَرَ بَرَقْدَمٍ

فَمَعْنَاهُ اَنَّ السَّالِكَ يَجِبُ عَلَيْهِ
اَنْ لَا يَنْظُرَ فِي حَالِ مَشْيِهِ اِلَّا
اِلَى قَدَمَيْهِ وَلَا فِي حَالِ قُعُودِهِ
اِلَّا بَيْنَ يَدَيْهِ فَانَ النَّظَرَ اِلَى
النَّقُوشِ الْمُخْتَلِفَةِ وَالْاَلْوَانِ
الْمُعْجِبَةِ يُفْسِدُ عَلَيْهِ حَالَهُ
وَيَمْنَعُهُ مِمَّا هُوَ سَيِّدِيْلَهَا وَفِي
حُكْمِهَا اِلَّا سَمَاعُ اِلَى اَصْوَاتِ
النَّاسِ وَاَحَادِيثِهِمْ سَمِعْتُ
سَيِّدِي الْوَالِدَ يَقُولُ هَذَا

۱۵ اصل سندِ جامعہ کی یہ آیتِ کریمہ ہے سورہ شہر کی وَ لَتَنْظُرَنَّ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِإِعْتَادٍ
اور یہ حدیثِ شریف بھی آپس من وان نفسا وعمل لما بعد الموت
والاعاجب من اتبع نفسا وتمنى على الله- ۱۳

کہ یہ یعنی نظر کو نیچے رکھنا بہ نسبت بتدی کے ہے اور منہ ہی پر تو واجب ہے کہ تامل کرے اپنے حال میں کہ وہ کس نبی کے قدم پر ہے اس واسطے کہ بعض اولیاء سید المرسلین محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قدم پر ہوتے ہیں اور ان کو پوری جامعیت کمالات کی حاصل ہوتی ہے اور بعض دلی موسیٰ علیہ السلام کے قدم پر ہوتا ہے علیٰ ہذا القیاس پھر جب منہ ہی اپنے پیشوا کو پہچان لے تو چاہیے کہ اس کے حالات اور واقعات اپنے پیشوا کے واقعات کے ساتھ مناسب ہوں واللہ اعلم۔

اور سفر و وطن کا تو مطلب نقل کرنا ہے صفات بشریہ خسیہ سے صفات ملکیت فاضلہ کی طرف تو سالک پر واجب ہے کہ اپنے نفس کا متفحص ہے کہ آیا اس میں کچھ حُب خلق باقی ہے پھر جب اس کو جان جاوے تو اذہر تو سے تو بہ کرے اور جانے کہ یہ میرا بت ہے اس واسطے کہ جو تھو کہو خدا سے بازرگھے وہ فی الواقع تیرا بت ہے پھر کہے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ سے ارادہ کرے کہ میں نے فلانی چیز کی محبت کو نفی کر دیا اور إِلَّا اللَّهُ سے قصد کرے کہ اللہ

بِالنِّسْبَةِ إِلَى الْمُبْتَدِئِ أَمَّا الْمُنْتَهَى فَيَجِبُ عَلَيْهِ أَنْ يَتَأَمَّلَ فِي حَالِهِ عَلَى قَدَمِ أَيِّ نَبِيِّ هُوَ إِذْ مِنْ الْأَوْلِيَاءِ مَنْ يَكُونُ عَلَى قَدَمِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ وَكَأَنَّ الْجَامِعِيَّةَ التَّامَّةَ وَمِنْهُمْ مَنْ يَكُونُ عَلَى قَدَمِ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ وَعَلَى هَذَا الْقِيَاسِ فَإِذَا عَرَفَ مَتَّبِعُونَ مَا فَلْتَكُنْ أَحْوَالُهُ وَوَأَقْعَاتُهُ مَنَاسِبَةً لِوَأَقْعَاتِ مَتَّبِعِيهِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ۔

سفر و وطن | اَمَّا سَفَرٌ وَرُطْنٌ فَمَعْنَاهُ إِذْ يُنْقَالُ مِنَ الصِّفَاتِ الْبَشَرِيَّةِ إِلَى الصِّفَاتِ الْمَلَكِيَّةِ الْفَاضِلَةِ فَيَجِبُ عَلَى السَّالِكِ أَنْ يَتَفَحَّصَ عَنْ نَفْسِهِ هَلْ فِيهِ بِقِيَّةٌ حُبِّ الْخَلْقِ فَإِذَا عَرَفَ شَيْئًا مِمَّنْ ذَلِكَ اسْتَأْنَفَ التَّوْبَةَ وَعَلِمَ أَنَّ ذَلِكَ صَمَمُهُ ثُمَّ يَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ يَعْنِي لَفِيَّتْ عَنْ قَلْبِي الشَّيْءَ الْفُلَانِيَّ وَاسْتَبْتُّ حُبَّ اللَّهِ

کی محبت میں نے اُس کے مقام پر ثابت کر دی اور وجہ اس کی یہ ہے کہ غیر خدا کی محبت کی رگیں دل کے اندر بہت چھپی ہوئی ہیں اُن کا نکالنا ممکن نہیں مگر کمال تفحص اور تلاش سے اور سالک پر واجب ہے کہ تلاش کرے کہ آیا اُس کے دل میں کسی کا حسد یا کسی کا کینہ یا اعتراض موجود ہے تو اُس کو توڑ کرے اس کلمے کی مدد و منت سے۔

مَكَانَهُ وَذَلِكَ لِأَنَّ عَرُوقَ
الْمُحَبَّةِ فِي دَاخِلِ الْقَلْبِ كَثِيرَةٌ
حَقِيقَةٌ لَا يُمَكِّنُ أَنْ تُسْتَحْرِجَ
إِلَّا بِالتَّحْقِصِ الْبَالِغِ وَيَجِبُ عَلَيْكَ
أَنْ تَتَفَحَّصَ هَلْ فِي قَلْبِهِ حَسَدٌ
لِأَحَدٍ أَوْ حَقْدٌ أَوْ اعْتِرَاضٌ
فَلْيَكْسِرْهُ بِمُدَّةٍ أَوْ مَتَّةٍ هَذِهِ
الْكَلِمَةُ۔

ف۔ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا جس نے اللہ کی محبت کا خالص مزہ چکھا تو اُس نے اُس کو طلب دنیا سے باز رکھا اور سب لوگوں سے اُس کو وحشی کر دیا۔

اور خلوت در انجمن کا یہ مطلب ہے کہ دل سے خدا کے ساتھ مشغول رہے اپنے جمیع حالات میں پڑھنے میں اور کلام کرنے اور کھانے اور پینے اور چلتے میں تو سالک کو واجب ہے کہ خدا کی طرف متوجہ رہنے کا ملکہ یعنی قوتِ راسخہ ہم پہنچا دے ان اشغال مذکورہ کی مشغولی کے وقت خواجہ نقشبند نے فرمایا کہ اسی طرف اشارہ ہے حق تعالیٰ کے قول میں کہ مرد وہ لوگ ہیں جن کو سوداگری اور خرید و فروخت ذکر اللہ سے غافل نہیں کرتی۔ مترجم کہتا ہے دل بیار و دست بکار گویا اسی آیت کا ترجمہ ہے بلکہ حق یہ ہے کہ بلیاں فقر انشان مند ہوتا

خلوت در انجمن | اَمَّا خَلُوت
در انجمن فَمَعْنَاهُ أَنْ يَشْتَغَلَ
بِقَلْبِهِ بِالْحَقِّ فِي الْأَحْوَالِ كُلِّهَا
مِنَ الدَّرْسِ وَالطَّلَامِ وَالذِّكْرِ
وَالشَّرْبِ وَالْمَشْيِ فَيَجِبُ أَنْ يُجَوِّدَ
السَّالِكُ مَلَكَتَ التَّوَجُّبِ إِلَى
الْحَقِّ فِي وَقْتِ الْإِشْتِغَالِ بِهَذِهِ
الْأَشْغَالِ قَالَ خُواجَهٌ نَفْسُنْبَدُّ
وَالْبِكْبِ الْإِشَارَةُ فِي قَوْلِهِ عَرُوقُ
رِجَالٌ لَا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَلَا بَيْعٌ
عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ بَلِ الْحَقُّ أَنَّ التَّوَسُّمَ
بِزِيَرَةِ الْفُقَرَاءِ وَدَوَامِ التَّعَلُّقِ
بِاللَّهِ يَكُونُ غَالِبًا مَطْنَةً لِلرِّيَاءِ

اور ہمیشہ بذکر متعلق خدارہنا اس طرح پر کہ
لوگوں پر مخفی نہ رہے اس میں اکثر دکھانے
اور سنانے کا مظنہ ہے تو بہتر یہ ہے کہ
وضع اور لباس تو علم اور دیانت اور اجتناب
فی الطاعات والوں کا سا ہو اور دل ہمیشہ
حق جل شانہ کے ساتھ رہے چنانچہ خواہ
علی راہبنتی نے یہی مضمون فارسی کی بیت
میں ادا کیا۔

وَالسَّمْعَةَ فَلَا دَوْلَىٰ أَنْ يَكُونَ الرَّبُّ
رَبِّي الْعِلْمِ وَالذِّيَابَةَ وَالْإِجْتِهَادِ
إِلَى الطَّاعَاتِ وَيَكُونُ الْقَلْبُ مَعَ
الْحَقِّ دَائِمًا قَالَ الْخَوَاجَةُ عَلَىٰ بِنِ
السَّرَامِيَّتِي بِالْفَائِزِ سَيِّدَةِ -

شعر

ازردن شو آشنار و از برون بیگانہ و ش
این چنینیں زیبا روشن کم ہی بود اندر جہاں
یعنی اندر سے آشنارہ اور باہر سے بیگانے کے مانند ایسی پیاری چال کمتر
نہیں جہاں ہیں۔

ف۔ مترجم کہتا ہے مصنف حقانی نے حق فرمایا کہ اس زمانے میں دفع یا کاری
کے واسطے اس سے بہتر کوئی وضع نہیں یا خدا کے واسطے کہ علماء کی وضع اور لباس اختیار
کرے اور باحق رہے اکثر عوام کو اُس کے ساتھ عقیدت نہ ہوگی یہی گمان کریں گے
کہ یہ ملا ہیں کتاب کے کیڑے ان کو درویشی اور ولایت سے کیا نسبت بخلاف لباس
فقا کے یا مطلق ترک لباس کے۔

حکایت۔ ایک شخص نے خواجہ نقشبندؒ سے پوچھا کہ کاروبار کی عین مشغولی میں
توجہ الی اللہ رکھنا اور غافل نہ ہونا کیونکر متصور ہو اور اس پر کیا دلیل ہے خواجہ علیہ
الرحمۃ نے اس آیت سے استدلال کیا۔ رِجَالٌ لَا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَلَا بَيْعٌ عَنْ
ذِكْرِ اللَّهِ -

اور یاد کر دے مراد ذکر اللہ ہے یا نفی

یاد کر دے | دَامَا يَادُ كَرْدَ فَمَعْنَاهُ

ذَكَرَ اللهُ تَعَالَى اِمَّا بِالتَّغْنَى وَالْاِثْبَاتِ
اَوْ بِالْاِثْبَاتِ الْمَجْرَدِ كَمَا مَرَّ
تَفْصِيْلًا -

واثبات یا اثبات مجرد چنانچہ اس کی
تفصیل مذکور ہو چکی۔

ف۔ یاد کر دے مراد یہ ہے کہ ہمیشہ اُس ذکر کو تکرار کرتا ہے جس کو مرشد سے سیکھا ہے
یہاں تک کہ حق جل شانہ کی حضوری حاصل ہو جاوے خواجہ نقشبند قدس سرہ نے فرمایا
کہ مقصود ذکر سے یہ ہے کہ دل ہمیشہ حضرت حق کے ساتھ حاضر رہے بوصف بخت اور
عظیم کے اس واسطے کہ ذکر یعنی یاد دفع غفلت کا نام ہے کذا فی الحاشیۃ العزیزیتہ۔

اور باز گشت یعنی رجوع کرنا اور
پھرنا اُس سے عبارت ہے کہ قدرے ذکر
کے بعد تین بار یا پانچ بار مناجات کی طرف
رجوع کرے سو یوں دعا کرے اللہ
عز و جل سے بحضور دل کہ اے میرے
رب تو ہی میرا مقصود ہے میں نے دنیا اور
آخرت کو چھوڑا تیرے ہی واسطے اپنی نعمت
کو مجھ پر پورا کر اور پورا وصال اپنا مجھ کو
نصیب فرما والد مرشد قدس سرہ سے
میں نے سنا فرماتے تھے کہ یہ شرط عظیم ہے
ذکر میں تو لائق نہیں کہ سالک اس سے
غافل ہو اس واسطے کہ جو ہم نے پایا اسی
کی برکت سے پایا۔

بازگشت | دَامًا بِبَازِغَشْتِ
فَمَعْنَاهُ اَنْ يَرْجِعَ بَعْدَ كُلِّ
طَائِفَةٍ مِنَ الذِّكْرِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ
اَوْ خَمْسَ مَرَّاتٍ اِلَى الْمُنَاجَاةِ
فَيَدْعُو اللهَ عَزَّوَجَلَّ بِمَجَامِعِ
هِمَّتِهِ يَا رَبِّ اَنْتَ مَقْصُودِي
تَرَكْتُ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةَ لَكَ
اَتَمِّمُ عَلَى نِعْمَتِكَ وَاَرْزُقْنِي
وَصُورَكَ التَّامَّ سَمِعْتُ سَيِّدِي
الْوَالِدَ قَدِّسَ سِرُّهُ يَقُولُ هَذَا
شَرْطٌ عَظِيمٌ فِي الذِّكْرِ فَلَا يَتَّبِعِي
اَنْ يَغْفَلَ السَّالِكُ عَنْهُ فَاِنَا لَمْ
يُحَدِّثْ مَا وَجَدْنَا اِلَّا بِبُرُوكَةِ هَذَا.

ف۔ مولانا نے فرمایا کہ ذا کر جب کلمہ طیبہ کو دل سے کہے تو اُس کے بعد اسی
طرح کہے الہی تو ہی میرا مقصود ہے اور تیری رضا میرا مطلوب ہے یعنی اس ذکر سے تو
ہی مقصود ہے اس واسطے کہ یہ کلمہ ہر خاطر نیک اور بد کا نافی ہے تو دم بدم اخلاص تازہ

کر کے ذکر کو خالص کرنا چاہیے تاکہ باطن ماسوائے حق سے صاف ہو جاوے اور اگر ذکر ایسا اخلاص نہ پاوے تو دعائے مذکور کو بطریق تقلید مرشد کیا کرے تو مرشد کی برکت سے اُس کو انشاء اللہ تعالیٰ اخلاص حاصل ہو جائے گا اور باز گشت اخلاص حاصل کرنا اس واسطے ذکر میں شرط عظیم ٹھہرے کہ ذکر کے دل میں دوسوہ آتا ہے سرور خاطر سے تو اس پر مغرور ہو جاتا ہے اور اسی کو مقصود ذکر قرار دیتا ہے حالانکہ اُس کے حق میں یہ زہر سے زیادہ مضر ہے۔

نگاہداشت | وَأَمَّا نَظَاهِدَاشَتْ

فَهُوَ عِبَارَةٌ عَنْ طَرْدِ الْخَطَرَاتِ
أَحَادِيثِ النَّفْسِ فَيَكْتَبِي أَلَمْ
يَكُونَ اسْتِئْذَانُكَ مُتَقِظًا فَلَا يَدْعُ
خَطَرَ لَا يَخْطُرُ فِي قَلْبِهِ قَالُ خَوَاجَةٌ
نَفْسٌ بِنَدْوَى كَتَبِي أَنْ يَصُدَّ هَا السَّلَاةُ
فِي أَوَّلِ مَا يَظْهَرُ لِأَنْهَا إِذَا ظَهَرَتْ
مَالَتْ إِلَيْهَا النَّفْسُ وَأَشْرَتْهَا
فَيَعْسُرُ زَوَالُهَا فَهَذَا طَرِيقُ تَحْصِيلِ
مَلَكَتِ خُلُوقِ السَّيِّئِ
عَنْ حُطُورِ الْخَطَرَاتِ وَأَحَادِيثِ
النَّفْسِ۔

اور نگاہداشت تو عبارت ہے خطرات اور احادیث نفس کے ہانکتے اور دور کرنے سے تو سالک کو لائق ہے کہ بیدار اور ہوشیار رہے سو کئی خیال اور خطرے کو اپنے دل میں نہ چھوڑے کہ خطور کر کے خواجہ نقشبند رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ سالک کو لائق ہے کہ خطرے کو اُس کے ابتدائے ٹھہور میں روک دے اس واسطے کہ جب ظاہر ہو چکے گا تو نفس اُس کی طرف مائل ہو جاوے گا اور وہ نفس میں اثر کرے گا پھر اُس کا دور کرنا مشکل ہوگا تو یہ یعنی نگاہداشت طریقہ ہے حاصل کرنے ملکہ خُلُوقِ تَحْتِ ذَمِّنِ كَاخْطَرَاتِ اور دس او س کے خطور کرنے سے۔

ف۔ مولانا نے فرمایا کہ خطرے کو ساعت دو ساعت بھی دل میں رکھنا نہ چاہیے بزرگوں کے نزدیک یہ امر مہم ہے اور اولیائے کاملین کو یہ دولت تازمان دراز حاصل رہتی ہے۔

اور یادداشت تو عبارت ہے توجہ صرف

یادداشت | وَأَمَّا يَادِدَاشَتْ فَعِبَارَةٌ

سے جو خالی ہے الفاظ اور تخیلات سے واجب
الوجود کی حقیقت کی طرف اور حقائق یہ
ہے کہ ایسا متوجہ رہنا باستقامت حاصل
نہیں ہوتا مگر نئے نئے کام اور بقلے کام
کے بعد واللہ اعلم۔

عَنِ التَّوَجُّبِ الصُّوفِ الْمَجْدِدِ
عَنِ الْأَلْفَاظِ وَالتَّخَيُّلَاتِ إِلَى
حَقِيقَتِهِ وَاجِبِ الوجودِ وَالْحَقِّ
أَنَّهُ لَا يَكْتَفِيهِ إِلَّا بَعْدَ الْفَنَاءِ
السَّامِ وَالْبُقَاءِ السَّابِغِ وَاللَّهِ أَعْلَمُ

خلاصہ یہ کہ یادداشت ذات مقدس کے دھیان کا نام ہے جو بلا ذریعے الفاظ اور
تخیلات کے ہو یہ دولت منتہیان ولایت کو البتہ حاصل ہوتی ہے۔ جَعَلَنَا اللَّهُ مِنْهُمْ
بِرَحْمَتِهِ الْوَسِيْعَةِ آمِيْن۔

وقوف زمانی | وَأَمَّا وَقُوفٌ
رَمَانِي فَقَدْ ذَكَرْنَا تَفْسِيْرَهُ۔

اور وقوف زمانی کی تفسیر کو تو ہم نے ہوش دردم
کی تفسیر میں بیان کیا (یعنی بعد ہر ساعت کے نامل کرنا
کہ غفلت آئی یا نہیں در صورت غفلت ہنغفار کرنا
اور آئندہ کو اس کے ترک پر ہمت باندھنا۔)

وقوف عددی | وَأَمَّا وَقُوفٌ

عَدَدِيٌّ فَهُوَ الْمُحَافَظَةُ عَلَى
عَدَدِ الْوُشُرِ وَقَدْ مَرَّ بَيَانُهُ۔

وقوف قلبی | وَأَمَّا وَقُوفٌ

قَلْبِيٌّ فَمَعْنَاهُ التَّوَجُّهُ إِلَى الْقَلْبِ

الَّذِي هُوَ مُوَدَّعٌ إِلَى الْجَانِبِ

الْأَيْسَرِ تَحْتَ الشَّدَى وَالْحِكْمَةُ

فِي هَذَا التَّوَجُّبِ كَالْحِكْمَةِ فِي

مُرَاعَاةِ الصَّرَبَاتِ عِنْدَ

الْحَيْلِ بِنِيَّةٍ۔

اور وقوف عددی تو عدد وطاق کی
محافظة کرنے کا نام ہے اور اس کا
بیان ہو چکا یعنی ذکر کو طاق ذکر کرنا (حقیقت)
اور وقوف قلبی عبارت ہے اس
قلب کی طرف جو بائیں طرف چھاتی کے نیچے
موضوع ہے اور حکمت اس توجہ کی ویسی ہے
جیسے ضربات کی رعایت میں حکمت ہے
مشائخ قادریہ کے نزدیک یعنی تا اپنے غیر کے
سو توجہ نہ باقی رہے اور خطرات بیرونی
کا دل میں دخل نہ ہونا بتدریج خدا ہی
میں توجہ منحصر ہو جاوے)

ف۔ مولانا نے فرمایا توجہ دلی اس طرح پر ہو کہ اُس پر واقف رہے اثنائے ذکر میں اور دل کو ذکر حق سے مشغول کر لے اور اُس کو ذکر اور اس کے مفہوم سے مہمل و بیکار نہ چھوڑے خواجہ نقشبند یہ نے جس نفس اور رعایتِ عدد کو ذکر میں لازم نہیں فرمایا اور وقوف قلبی تو اُن کے نزدیک اثنائے ذکر میں لازم ہے چنانچہ رابطہ مرشد اور مراقبات لازم ہیں بلکہ مقصود ذکر سے دفع غفلت ہے اور یہ حاصل نہیں ہوتا بدون وقوف قلبی کے اور کیا خوب کسی نے کہا ہے۔

عَلَى بَيْضِ قَلْبِكَ كُنْ كَأَنَّكَ طَائِرٌ
فَمِنْ ذَلِكَ الْأَحْوَالِ فِيكَ تَوَكَّدُ

یعنی اپنے دل کے انڈے پر پرندے کی طرح ہو جا اس واسطے کہ اس لزوم سے

تجربہ میں حالات عجیبہ پیدا ہوں گے۔

تصرفات نقشبندیہ
تَصَرُّفَاتٍ عَجِيبَةٍ مِنْ جَمْعِ الْهِمَمَةِ
عَلَى مُرَادٍ فَيَكُونُ عَلَى وَفْقِ الْهِمَمَةِ
وَالثَّابِتِ فِي الطَّالِبِ وَدَفْعِ الْمُرِيضِ
عَنِ الْمُرِيضِ وَإِقْصَاتِ التَّوْبَةِ
عَلَى الْعَاصِي وَالتَّصَوُّفِ فِي قُلُوبِ
النَّاسِ حَتَّى يُحِبُّوا وَيَعْظُمُوا
فِي مَدَارِكِهِمْ حَتَّى تُتَمَثَّلَ فِيهَا
وَاقِعَاتُ عَظِيمَةٍ وَإِلَّا طَلَعَ عَلَى
نَسَبَةِ أَهْلِ اللَّهِ مِنَ الْأَحْيَاءِ
وَأَهْلِ الْقُبُورِ وَالْأَشْرَافِ عَلَى
خَوَاطِرِ النَّاسِ وَمَا يُخْتَلَفُ فِي
الْمُصَدُّورِ وَكُشِفِ الْوَقَائِعِ

اور نقشبندیوں کے عجائب تصرفات ہیں ہمت باندھنا کسی مراد پر پس ہوتی ہے وہ مراد ہمت کے موافق اور طالب میں تاثیر کرنا اور بیماری کو مریض سے دفع کرنا اور عاصی پر توبہ کا افاضہ کرنا اور لوگوں کے دلوں میں تصرف کرنا تاکہ وہ محبوب اور محترم ہو جاویں یا اُن کے خیالات میں تصرف کرنا تا اُن میں واقعاتِ عظیمہ متمثل ہوں اور آگاہ ہو جا نا اہل اللہ کی نسبت پر زندہ ہوں یا اہل قبور اور لوگوں کے خطرات قلبی پر اور حیوان کے سینوں میں خلیجان کر رہا ہے اُس پر مطلع ہونا اور واقع آئندہ کا کشف ہونا اور بلائے نازل کو دفع کر دینا اور

سوائے اُن کے اور بھی تصرفات ہیں اور ہم تجھکو اے کتاب کے دیکھنے والے اُن میں سے بعض تصرفات پر آگاہ کرتے ہیں بطریق نمونے کے۔

اور اس قسم کے تصرفات کا ملین نقشبندیوں کے نزدیک جو فنا فی اللہ اور بقا باللہ کے لوگ ہیں۔ تو اُن کی اور ہی شان عظیم ہے اور اکابر کے سوا باقی متوسلین کے نزدیک طالب میں تاثیر کرنے کا یہ طریقہ ہے کہ مرشد طالب کے نفس ناطقہ کی طرف متوجہ ہو کر اپنی پوری قوی ہمت سے مکرارے پھر دُوب جائے اپنی نسبت میں جمعیتِ خاطر سے اور یہ تصرف اُس کے بعد ہو گا کہ نفس مرشد کسی نسبت کا حامل ہو ان بزرگوں کی نسبتوں میں سے اور اس نسبت کا اس کو ملکہِ راسخ ہو کہ ہر دم اُس کے قابو میں ہو پھر مرشد کی نسبت طالب کی طرف منتقل ہوگی۔ اُس کی لیاقت اور استعداد کے موافق اور بعض نقشبندی اس توجہ کے ساتھ ذکر کو اور طالب کے دل پر ضرب لگانے کو بھی ملا دیتے ہیں اور جب کہ طالب غائب ہو تو اُس کی صورت کو خیال کرتے ہیں اور اُس کی طرف متوجہ ہوتے ہیں یعنی غائب کو توجہ دیتے ہیں اکی صورت کو خیال کر کے۔

الْمُسْتَقْبَلَاتِ وَدَفْعِ الْبَلِيَّاتِ
الْمَنَازِلَاتِ وَعَيْرِهَا وَكَحْنِ لَدَيْكَ
عَلَى مُؤَذَّجٍ مِنْهَا۔

طریقہ تاثیر طالب | اَمَّا هَذِهِ التَّصَوُّفَاتُ
بِعَنَى تَوْجِهٍ دَانٍ عِنْدَ كِبَرِ اِيَّاهُمْ
اصْحَابِ الْفَنَاءِ فِي اللّٰهِ وَالْبَقَاءِ بِهِ
فَلَهَا شَانٌ عَظِيمٌ وَاَصَاعِدُ سَائِرِهِمْ
فَالْتَا تَخِيرُ فِي الطَّالِبِ اَنْ يَتَوَجَّهَ
السُّبْحِيَّ اِلَى نَفْسِهِ النَّاطِقَةِ وَيُصَادِّقَهَا
بِالْهَمَّةِ التَّامَّةِ الْقَوِيَّةِ ثُمَّ
يَسْتَعْرِقُ فِي نِسْبَتِهِ بِالْجَمْعِيَّةِ
وَهَذَا الْبَعْدَ اَنْ تَكُوْنَ نَفْسُ الشَّيْخِ
حَامِلَةً لِنِسْبَةٍ مِنْ نَسَبِ الْقَوْمِ
وَكَانَتْ مَلَكَةً رَاسِخَةً فِيهَا
فَتَنْقَلِبُ نِسْبَتًا اِلَى الطَّالِبِ
عَلَى حَسَبِ اسْتِعْدَادِهِ وَمِنْهُمْ
مَنْ يَتَوَجَّهُ بِهَذَا التَّوَجُّهِ
الذِّكْرِيَّ وَالضَّرْبِ عَلَى قَلْبِ الطَّالِبِ
وَإِذَا غَابَ الطَّالِبُ فَإِنَّهُمْ
يَتَخَيَّلُونَ صُورَتَهُ وَيَتَوَجَّهُونَ
إِلَيْهَا۔

اور ہمت تو عبارت ہے اجتماع خاطر اور قصد کے مضبوط ہو جانے سے بصورت آرزو اور طلب کے اس طرح پر کہ دل میں کوئی خطرہ نہ سماوے سوا اس مراد کے جیسے پیا سے کو پانی کی طلب ہوتی ہے اور مجھ کو خبر دی اُس نے جس پر مجھ کو اعتماد ہے کہ بعض شیوخ نفی اور اثبات میں مشغول ہوتے ہیں اور لاکہ السالاة اللہ سے یہ ارادہ کرتے ہیں کہ کوئی اس آفت کا ٹانے والا نہیں اور کوئی روزی دینے والا نہیں یا اسکے مناسب جو مدعا ہو سوا کے اللہ کے۔

ف۔ مولانا نے فرمایا مخبر موقوف سے مراد آخون محمد دلیل ہیں اور بعض مشائخ سے مجددی مشائخ مراد ہیں۔

اور بیماری کا دور کرنا اس سے عبارت ہے کہ مرد صاحب نیت اپنی ذات کو بیمار خیال کرے اور یہ جانے کہ یہ بیماری مجھ میں ہے اور اُس پر ہمت کو جمع کرے اس طرح پر کہ اُس کے دل میں کوئی خطرہ نہ آوے سوا اس تصور کے تو مریض کی بیماری اُس شخص کی طرف منتقل ہو جاوے گی اور یہ امر عجائبات قدرت اور صنعت ایزدی سے ہے اُس کے خلق میں۔

حقیقت ہمت وَأَمَّا الْهِمَّةُ
فَعِبَارَةٌ عَنْ اجْتِمَاعِ الْخَاطِرِ وَ
تَأَكُّدِ الْعَزِيمَةِ بِصُورَةِ التَّمَيُّنِ
وَالطَّلَبِ بِحَيْثُ لَا يَخْطُرُ فِي الْقَلْبِ
خَاطِرٌ سِوَى هَذَا الْمُرَادِ كَطَلَبِ
الْمَاءِ لِلْعَطْشَانِ وَ أَخْبَرَنِي مَنْ
أَتَى بِهِ أَنَّهُ مِنَ الشُّيُوخِ مَنْ
يَسْتَعْلِفُ بِالنَّفْيِ وَالْإِثْبَاتِ وَيَعْنِي
بِهِ لِأَنَّهُ دَبْهُنٌ كَالْفَتْحِ أَوْلَا
رَأْيَ قَدْ أُمَيِّنَا سَبْ هَذَا إِلَّا اللَّهُ
فَاتَّكَ الْفَاعِلُ بِهَذَا الْعَقْلِ۔

سلب مرض وَأَمَّا فَعُ الْمَرَضِ
فَعِبَارَةٌ عَنْ أَنْ يَتَخَيَّلَ نَفْسُهُ
الْمَرِيضَ وَأَنَّ بِهِ هَذَا الْمَرَضَ
وَيَجْمَعُ الْهِمَّةَ بِحَيْثُ لَا يَخْطُرُ فِي
قَلْبِهِ خَطَرٌ دُونَ هَذَا فَإِنَّ
الْمَرِيضَ يَنْتَقِلُ إِلَيْهِ وَهَذَا مِنْ
عَجَائِبِ صُنْعِ اللَّهِ فِي خَلْقِهِ۔

ف۔ مولانا نے فرمایا کہ سلب مرض کے دو طریقے ہیں ایک یہ ہے کہ جب کوئی

شخص بیمار ہو جاوے یا کوئی گناہ میں مبتلا ہو تو صاحب نسبت وضو کرے اور دو رکعت نماز پڑھے اور خدا کی طرف متوجہ بخشوع دل ہو اور زبان سے یہی کہے۔ یا مَنْ يُجِيبُ الْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوءَ اور اس مناجات اور تضرع کے درمیان میں کہے کہ شخص مذکور کی بیماری یا ابتلائے معصیت زائل ہو جاوے اور دوسرا طریقہ وہ ہے جو مصنف قدس سرہ نے ارشاد کیا۔

طريقة توبه نجبى | **أَدَامًا إِفَاضَةً**
السُّؤْبَةَ فُصُورَتُهُ أَنْ يَتَخَيَّلَ
نَفْسَهُ ذَلِكَ الْعَاصِي بَعْدَ أَنْ
أَثَرَ فِيهِ نَوْعَ تَأْثِيرِ كَأَنَّ
نَفْسَهُ أَفَاضَتْ إِلَى نَفْسِهِ وَ
وَقَعَ بَيْنَ النَّفْسَيْنِ اتِّصَالٌ
مَا شَمَّ يَسْتَأْنِفُ فَيَنْدُمُ وَ
يَسْتَغْفِرُ اللَّهَ فَإِنَّ ذَلِكَ
الْعَاصِي يَتُوبُ عَنْ قَرِيبٍ۔

اور افاضہ توبہ کی صورت یہ ہے کہ صاحب نسبت اپنی ذات کو وہ عاصی خیال کرے بعد اس کے کہ کچھ اُس میں تاثیر کرے اس طرح پر کہ گویا اُس کی ذات اس کی ذات سے مل گئی اور دونوں ذالوں میں اتصال ہو گیا پھر از سر نو شروع کرے سو اُس معصیت سے نادم اور شرمندہ ہو اور حق تعالیٰ سے استغفار کرے تو وہ عاصی جلد توبہ کرے گا۔

طريقة تصرف قلوب | **وَالْتَصَرُّفُ**
فِي قُلُوبِ النَّاسِ حَتَّى يُجْبُو الْوَقْفِ
مَدَارِكِهِمْ حَتَّى يَتَمَثَّلَ فِيهَا
الْوَاقِعَاتُ صُورَتُهُ أَنْ يُصَادِمَ
نَفْسَ الطَّالِبِ بِقُوَّةِ الْهَيْمَةِ
وَيَجْعَلَهَا مُتَّصِلَةً بِنَفْسِهِ ثُمَّ
يَتَخَيَّلُ صُورَةَ الْمَحَبَّةِ أَوْ
الْوَاقِعَةِ وَيَتَوَجَّهَ إِلَيْهَا
بِمَجَاحِ قَلْبِهِ فَإِنَّ الْمَتَوَجَّهَ إِلَيْهِ

اور تصرف کرنا لوگوں کے دل میں تا ان میں محبت آ جاوے یا ان کے محل ادراک میں تصرف کرنا تا ان میں واقعات متمثل ہو جاویں اس کا طریقہ یہ ہے کہ قوت ہمت طالب کے نفس سے بھر جاوے اور اُس کو اپنے نفس سے منصل کر لے پھر محبت یا واقعے کی صورت کو خیال کرے اور ان کی طرف متوجہ ہو اپنے دل کی جمعیت سے تو اُس میں اثر ہوگا جس کی طرف ہو اور اُس

میں محبت ظاہر ہو جاوے گی اور واقعہ اُس کے ذہن میں صورت پکڑ جاوے گا۔

اور اہل اللہ کی نسبت سے مطلع ہونے کا یہ طریقہ ہے کہ اُس کے سامنے بیٹھے اگر وہ زندہ ہو یا اُس کی قبر کے پاس بیٹھے اگر

وہ مردہ ہو اور اپنی ذات کو ہر نسبت سے خالی کر ڈالے اور اپنی روح کو اُس کی روح تک پہنچاوے چند ساعت یہاں تک کہ اُس کی روح سے متصل ہو اور مل جائے پھر اپنی ذات کی طرف رجوع کرے پھر جو کیفیت کہ اپنے نفس میں پاوے تو البتہ وہی اُس شخص کی نسبت ہے۔

اور اشرف خواطر یعنی دل کی باتوں کے دریافت کرنے کا یہ طریقہ ہے کہ اپنی ذات کو ہر بات اور ہر خطرے سے خالی کرے اور اپنے نفس کو اُس شخص کے نفس تک پہنچاوے پھر اگر اُس کے دل میں کچھ کھٹکے اور کوئی بات معلوم ہو بطریق پر تو پڑنے کے تو وہی بات اُس کے دل کی ہے۔

اور وقایع آئندہ کے کشف کا طریقہ یہ ہے کہ اپنے دل کو خالی کرے ہر چیز سے

يَتَأْتِرُ وَيَطْهَرُ فِيهِ الْحُبُّ
وَتَمَثَّلُ لَهُ الْوَاقِعَةُ۔

طريقة اطلاع
نسبت اہل اللہ
عَلَى نِسْبَةِ أَهْلِ
اللَّهِ فَطَرِيقُهُ

أَنْ يَجْلِسَ بَيْنَ يَدَيْهِ إِنْ
كَانَ حَيًّا أَوْ عِنْدَ قَبْرِهِ إِنْ
كَانَ مَيِّتًا وَيَفْرَعُ نَفْسَهُ
عَنْ كُلِّ نِسْبَةٍ وَيُفِضِي بِرُوحِهِ
إِلَى رُوحِ هَذَا الشَّخْصِ مَا نَأَى
حَتَّى يَتَّصِلَ بِهَا وَيَجْتَلِطُ ثُمَّ
يَرْجِعُ إِلَى نَفْسِهِ فَمَلُّ مَا وَجَدَ
مِنَ الْكَيْفِيَّةِ فَهُوَ نِسْبَةُ هَذَا
الشَّخْصِ لَا مَحَالَةَ۔

طريقة اشرف خواطر
عَلَى الْخَوَاطِرِ فَطَرِيقُهُ أَنْ يُفْرَعُ
نَفْسَهُ عَنْ كُلِّ حَدِيثٍ وَخَاطِرٍ وَ
يُفِضِي بِنَفْسِهِ إِلَى نَفْسِ هَذَا
الشَّخْصِ فَإِنْ اِخْتَلَجَ فِي نَفْسِهِ
حَدِيثٌ مِنْ قِبَلِ الْإِلْعَاسِ
فَهُوَ خَاطِرُهُ۔

طريقة كشف وقایع آئندہ
الْوَقَائِعِ الْمُسْتَقْبَلَةِ فَطَرِيقُهُ

اَنْ يَّفِغَّ عَنْ نَفْسِهِ عَنْ كُلِّ شَيْءٍ
 اِذَا اَنْتَظَرَ مَعْرِفَةَ هَذِهِ الْوَاثِقَةِ
 فَاِذَا انْقَطَعَ عَنْهُ كُلُّ حَدِيثٍ
 وَكَانَ الْاِنْتِظَارُ كَطَلَبِ الْمَاءِ
 لِلْعَطْشَانِ جَعَلَ يَرْبُؤُا بِنَفْسِهِ
 زَمَانًا بَعْدَ زَمَانٍ اِلَى الْمَلَأِ
 الْاَعْلَى اَوْ السَّافِلِ يَقْدِرُ اسْتِعْدَادًا
 وَيَتَجَرَّدُ اِلَيْهِمْ فَاِنَّهُ عَنِ قَرِيبٍ
 يَنْكَشِفُ عَلَيْهَا الْاَمْرُ بِهَتْفٍ
 هَائِلٍ اَوْ رُوبِيَّةٍ وَاقِعَتَا فِي الْبِقِطَّةِ
 اَوْ رُوبِيَّةٍ فِي الْمَنَامِ

سوائے اُس واقعے کے دریافت کے انتظار
 کے پھر جب اُس کے دل سے ہر خطرہ منقطع ہو جاوے
 اور انتظار اُس مرتبہ پر ہو جیسے پیاسے کو پانی کی
 طلب ہوتی ہے اپنی روح کو ساعت بساعت
 ملارا اعلیٰ یا اسفل کی طرف بلند کرنا شروع
 کرے بقدر اپنی استعداد کے اور اُن ہی
 کی طرف یکسو ہو جاوے تو جلد اُس پر
 حال کھل جاوے گا خواہ ہاتف کی آواز سے
 یا جاگتے میں اس واقعے کو دیکھ کر یا خواب
 میں۔

ف۔ ملارا اعلیٰ ملائکہ کر و بین کو کہتے ہیں جو مفرق بین بارگاہ صمدیت ہیں اور محل
 اسرار قضا و قدر ہیں اور ملارا سافل وہ فرشتے ہیں جو مراتب میں اُن سے نیچے ہیں۔
 اور بلائے نازلہ کے دفع کرنے کا
 یہ طریقہ ہے کہ اس بلا کو اُس کی صورت مثالی
 کے ساتھ خیال کرے اور اُس کی مصادمت
 اور دفع کرنے کو یقوت تمام خیال کرے
 پھر اپنی ہمت کو اُس پر مجتمع کرے اور اپنی
 روح کو ساعت بساعت ملارا اعلیٰ یا ملارا
 سافل کے مکان کی طرف بلند کرے اور ان
 ہی کی طرف یکسو ہو جاوے تو عنقریب وہ
 دفع ہو جاوے گی واللہ اعلم۔

طَرِيقَةُ دَفْعِ بَلَاءٍ | وَ اَمَّا دَفْعُ الْبَلِيَّةِ
 السَّافِلَةِ فَطَرِيقَةُ اَنْ يَتَخَيَّلَ
 تِلْكَ الْبَلِيَّةَ بِصُورَتِهَا الْمَثَلِيَّةِ
 وَيَتَخَيَّلَ مَصَادِمَتَهَا وَ دَفْعَهَا
 بِقُوَّةٍ ثُمَّ يَجْمَعُ هِمَّتَهُ عَلَى ذَلِكَ
 وَيَرْبُؤُا بِنَفْسِهِ زَمَانًا بَعْدَ
 زَمَانٍ اِلَى حَيْثُ الْمَلَأِ الْاَعْلَى اَوْ
 السَّافِلِ وَيَتَجَرَّدُ اِلَيْهِمْ فَاِنَّهَا
 عَنِ قَرِيبٍ تَنْدَفِعُ وَاللَّهُ
 اَعْلَمُ

اور ایسے تصرفات کی شرط اور جو ان کے قائم مقام ہیں منتقل کرنا ہے اثر دینے والے کے نفس کو اس کے نفس سے جس میں تاثیر کرنا منظور ہے اور ملا دینا اس کے ساتھ اور اس تک پہنچا دینا اور جو لوگ کہ بدن کے حجابوں سے پاک ہو گئے ہیں وہ اس اتصال کو پہچانتے ہیں اور اس کے واصل کرنے پر قادر ہیں واللہ اعلم اور یہ جو اشغال ہم نے مذکور کئے وہ ہیں جن کو ہمارے والد مرشد پسند کرتے تھے۔

اور شیخ احمد مجدد الف ثانی کے طریقے میں اور اشغال ہیں تو چاہیے کہ ہم ان کو مجمل ذکر کریں معلوم کر کہ حق تعالیٰ نے انسان میں چھ بطنی پیدا کئے ہیں جن کے حقائق جدا جدا ہیں بذات خود چنانچہ یہی ظاہر ہوتا ہے شیخ موصوف کے اور ان کے تابعین کے کلام سے باطراف ستہ جہات اور اعتبارات ہیں نفس نااطف کے تو وہی نفس نااطف ایک اعتبار سے مسمیٰ بقلب ہے اور دوسرے اعتبار سے اس کا روح نام ہے وعلیٰ ہذا القیاس

وَشَرَطُ هَذِهِ التَّصَرُّفَاتِ
وَمَا يَجْرِي مَجْرَاهَا اتِّصَالُ
نَفْسِ الْمُؤَيَّرِ بِنَفْسِ الْمُؤَيَّرِ
فِيهِ وَالْإِلْتِمَامُ بِهَا وَالْإِفْصَاءُ
إِلَيْهَا وَأَصْحَابُ التَّجَرُّدِ مِنْ
عَوَائِثِ الْبَدَنِ يَعْرِفُونَ هَذَا
الْإِتِّصَالَ وَيَقْدِرُونَ عَلَى
تَحْصِيلِهِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ وَهَذَا
الَّذِي ذَكَرْنَا مِنْ الْأَشْغَالِ
هُوَ الَّذِي كَانَ يَخْتَارُ سَيِّدِي
الْوَالِدُ قَدَسَ سِرُّهُ۔

اشغال طریقہ مجدیہ | وَ لِشَيْخِي
أَحْمَدَ السَّرْهَنْدِيِّ اشْغَالَ
أُخْرَى فَلَنْذَكُرْهَا بِإِلْجَسَالٍ
إِعْلَمُ أَنَّ اللَّهَ تَعَالَى خَلَقَ فِي
الْإِنْسَانِ سِتَّةَ نَطَائِفَ هِيَ
حَقَائِقُ مُفَرَّدَةٌ بِجِبَالِهَا كَمَا هُوَ
ظَاهِرٌ كَلَامِ الشَّيْخِ وَأَتْبَاعِهِ أَوْجَهَا
وَأَعْتَبَارَاتُ لِلنَّفْسِ النَّاطِقَةِ
فِيهِ تَسْمَى بِاعْتِبَارِ قَلْبِهَا وَبِاعْتِبَارِ
أَخْرُورِهَا إِلَى غَيْرِ ذَلِكَ وَهُوَ
الَّذِي اخْتَارَهُ سَيِّدِي الْوَالِدُ

له منفردة

باقی لطائف اور یہی قول ہمارے والد
مرشد کا مختار ہے اور مجھ کو ان لطائف
کی صورت بتادی تو اول ایک دائرہ یعنی
کنڈل بنایا اور کہا کہ یہ دل ہے پھر اس
دائرے کے اندر دوسرا دائرہ بنایا اور کہا
کہ یہ رُوح ہے یہاں تک کہ چھٹا دائرہ
لکھا اور کہا کہ یہ میں ہوں یعنی حقیقتِ نسانی
جس کو آدمی عربی میں اَنَا سے تعبیر کرتا ہے اور
فارسی میں مَن اور ہندی میں میں بولتا ہے
اور میں نے والد سے سنا فرماتے تھے کہ
بعض لطائف بعض کے اندر ہیں اور اس
مدعا پر اس حدیث سے استدلال کرتے
تھے جو صوفیوں کی زبان پر دائر اور
مشہور ہے کہ مقرر ابن آدم کے جسم میں دل
ہے اور دل میں رُوح ہے تا آخر لطائف
ستہ اور مجھ کو اس حدیث کے الفاظ
محفوظ نہیں۔

ف۔ مولانا نے فرمایا کہ حدیث مذکور کی اہل حدیث کے نزدیک کچھ اصل

ثابت نہیں۔

اور خلاصہ یہ کہ شیخ احمد سرہندی
کی غرض یہ ہے کہ ان لطائف میں سے ہر
لطیف کو تعلق اور ارتباط ہے بدن کے بعض
اعضا سے تو قلب کا تعلق بائیں چھاتی

وَصَوَّرَنِي صَوْرًا هَافِرًا سَمًّا
دَائِرَةً وَقَالَ لِي الْقَلْبُ
ثُمَّ دَائِرَةٌ أُخْرَى
فِي هَذِهِ الدَّائِرَةِ فَقَالَ
هِيَ الرُّوحُ إِلَى أَنْ سَمَّيْتُ
الدَّائِرَةَ السَّادِسَةَ
وَقَالَ هِيَ أَنَا وَسَمِعْتُهُ
يَقُولُ بَعْضُهَا فِي الْبَعْضِ
وَيَسْتَدِلُّ عَلَيَّ ذَلِكَ
بِالْحَدِيثِ الدَّائِرِ
عَلَى السَّنَةِ الصُّوفِيَّةِ
إِنَّ فِي جَسَدِ ابْنِ
آدَمَ قَلْبًا وَفِي الْقَلْبِ
رُوحًا إِلَى آخِرِهِ
وَلَمْ أَحْفَظْ لَفْظَهُ

وَيَا جَمَلَكِ فَعَرَضَ الْبَيْتِ
أَحَبَّ السَّرْهَنْدِيِّ أَنَّ كَلِمَةَ
لَطِيفَةٍ مِنْ تِلْكَ اللَّطَائِفِ
لِأَنَّهَا تَبْتَاطُ بِبَعْضٍ مِنَ الْجَسَدِ

فَالْقَلْبُ تَحْتَ الشَّدَى الْأَيْسَرِ
 يَا صَبْعَيْنِ وَالرُّوحُ تَحْتَ
 الشَّدَى الْأَيْمَنِ بِحِذَاءِ
 الْقَلْبِ وَالسُّرُّ فَوْقَ الشَّدَى
 الْأَيْمَنِ مَا يُلَاقِي إِلَى وَسْطِ
 الصُّدْرِ وَالْحُفَى فَوْقَ الشَّدَى
 الْأَيْسَرِ مَا يُلَاقِي إِلَى الْوَسْطِ وَالْأَحْفَى
 فَوْقَ الْحُفَى وَالسِّمُّ فِي الْوَسْطِ
 وَالنَّفْسُ فِي الْبَطْنِ الْأَوَّلِ مِنَ
 الدِّمَاغِ وَفِي كُلِّ مَرْنٍ هَذِهِ
 الْأَعْضَاءُ حَرَكَةٌ مُبْضِئَةٌ فَالِشَّيْءُ
 يَا مُرْبِعًا فَظَةً تِلْكَ الْحَرَكَةُ
 وَتَحْيَلُهَا إِكْرَامُ الشَّمِّ الدَّائِمِ
 ثُمَّ يَا مُرْبِعًا سَمِيًّا وَالْإِثْبَاتِ
 مَا دَامَ اللَّفْظَةُ لَا عَلَى اللَّطَائِفِ
 كَلِمَتِهَا وَضَارِبًا لِلْفِظَةِ إِلَّا اللَّهُ
 عَلَى الْقَلْبِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ

کے نیچے دو انگل پر ہے اور رُوح کا
 ارتباط داہنی چھاتی کے نیچے بمقابلہ دل
 ہے اور سُرُّ کا تعلق داہنی چھاتی کے
 اوپر وسط سینے کی طرف جھکتے ہوئے
 اور حُفَى بائیں چھاتی کے اوپر وسط کی
 طرف مائل ہے اور اَحْفَى کا مقام حُفَى کے
 اوپر ہے اور سُرُّ وسط میں ہے اور نَفْسُ
 کا مقام دماغ کے بطن اول میں ہے اور
 ہر ایک عضو میں اعضائے مذکورہ سے
 نبض کے مانند حرکت ہے تو شیخ ممدوح
 اس حرکت کی محافظت کا اور اس
 حرکت کو اسم ذات خیال کرنے کا امر
 فرماتے ہیں پھر نفی اور اثبات کا امر
 کرتے ہیں لاکے لفظ پھیلاتے ہوئے
 جمیع لطائف مذکورہ پر اور اِنَّ اللَّهَ
 کے لفظ کو دل پر ضرب لگا کر اللہ اعلم

ف۔ مولانا نے فرمایا کہ شیخ مجددیہ کے تابعین کے کلام سے مفہوم
 ہوتا ہے کہ ہر لطیفے کا نور جدا اور رنگ علیحدہ ہے تو قلب کا نور زرد ہے
 اور رُوح کا نور سُرخ ہے اور سُرُّ کا نور سفید ہے اور حُفَى کا نور سیاہ ہے
 اور اَحْفَى کا نور سبز ہے اور سر کا مقام قلب اور حُفَى کے مابین ہے اور اَحْفَى سب
 لطائف میں الطف اور احسن ہے اور رُوح الطف ہے قلب سے مشائخ مجددیہ
 میں مشغول ہے کہ ہمت اور توجہ سے اسم ذات کے ذکر کو ہر لطیف میں لطائف

مذکورہ سے القا کرتے ہیں اور توجہ لینے والا حرکت کو محسوس پاتا ہے اور اُس کے ساتھ اسم ذات کے ذکر کو ہر لطیفے میں درجہ بدرجہ ارشاد فرماتے ہیں اور ہر لطیفے کے ذکر قوی ہونے کے بعد نفی اور اثبات کو تعلیم کرتے ہیں کہ خیال کی زبان سے زیر ناف سے کلمہ لا کو دماغ تک پہنچا دے اور کلمہ لا کو دماغ سے منڈھے پر پستان راست پر پہنچا دے اور کلمہ لا اللہ کو لطائفِ خمسہ پر پھیرتا ہوا دل پر ضرب کرے۔

ساتویں فصل

حقیقت نسبت اور اسکی تحصیل کا بیان

مرجع مشائخ کے طریقوں کا
 نفائی کی تحصیل ہے جس کو صوفی نسبت
 کہتے ہیں اس واسطے کہ نسبت اللہ عزوجل
 کی انتساب اور ارتباط سے عبارت ہے
 اور ان کے نزدیک یہ سنی بسکینہ اور نور ہے۔
 اور نسبت کی حقیقت اور ماہیت
 وہ کیفیت ہے جو نفس ناطقہ میں حلول
 کر گئی ہے از قسم تشبیہ بفرشتگان اطلاق
 پانا طرف عالم جبروت کے۔
 اور تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ
 بندے نے جب طاعات اور طہارات
 اور اذکار پر مدامت کی تو اس کو ایک
 صفت حاصل ہو جاتی ہے جس کا قیام نفس
 ناطقہ میں ہے اور اس توجہ کا ملکہ واسمہ
 پیدا ہو جاتا ہے صفت قائمہ سے تشبیہ
 ملکوت مراد ہے اور ملکہ توجہ سے نطلع
 جبروت مقصود ہے تو نسبت کی یہ دونوں

مَرْجِعُ الطَّرِيقِ كُلِّهَا إِلَى تَحْصِيلِ
 هَيْئَةِ نَفْسَانِيَّةٍ تَسْمَى عِنْدَهُمْ
 بِالنِّسْبَةِ لِأَنَّهَا انْتِسَابٌ وَارتِبَابٌ
 بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَبِالسَّكِينَةِ
 وَبِالنُّورِ -

وَحَقِيقَتُهَا كَيْفِيَّةٌ حَالَتْ
 فِي النَّفْسِ النَّاطِقَةِ مِنْ بَابِ
 التَّشْبِيهِ بِالْمَلَائِكَةِ أَوْ التَّطَلُّعِ
 إِلَى الْجَبْرُوتِ -

وَتَفْصِيلُهُ أَنَّ الْعَبْدَ
 إِذَا دَامَ عَلَى الطَّاعَاتِ وَالطَّهَارَاتِ
 وَالْأَذْكَارِ حَصَلَ لَهُ صِفَةٌ
 قَائِمَةٌ بِالنَّفْسِ النَّاطِقَةِ وَ
 مَلَكَتْهَا اسْمَةٌ لِهَذَا التَّوَجُّهِ
 فَهَذَا انْجِسَانٌ لِلنِّسْبَةِ تَحْتَ
 كُلِّ مَنِّهَا التَّوَجُّهُ كَثِيرٌ ۞

جسین ہیں ہر جنس کے نیچے انواع کثیرہ
داخل ہیں۔

سو منجملہ انواع مذکورہ کے محبت اور
عشق کی نسبت ہے تو اس میں محبت کی
صفت محکم ہو جاتی ہے قلب کے اندر۔
اور منجملہ انواع مذکورہ نفس شکنی
اور بیزاری لذات کی نسبت ہے اور والد
مرد اس کو نسبت اہلبیت کہتے تھے۔

اور منجملہ ان کے مشاہدے کی
نسبت ہے وہ عبارت ہے ملکہ توجہ سے
مجرد بیسٹ کی طرف یعنی ذات مقدس کی طرف
متوجہ رہنا اسی کا نام نسبت مشاہدہ ہے
حاصل کلام بالا جمال یہ ہے کہ حضور مع
اللہ رنگ برنگ ہے بحسب اتصال معنی
محبت یا نفس شکنی یا ان کے غیر کی یادداشت
کے ساتھ اور نفس انسانی میں اس رنگ
مخصوص کا ملکہ راسخ یعنی کیفیت تو یہ
قائم ہو جاتی ہے اور یہی ملکہ اور کیفیت
مسمیٰ بنسبت ہے اور نسبتیں نہایت بکثرت
ہیں اور صاحب اسرار ہر نسبت کو علیہ علیہ
دریافت کرتا ہے اور اشغال قادر یہ اور
چشتیہ اور نقشبندیہ وغیرہ اسے غرض اس

فَمِنْهَا نِسْبَةُ الْمَحَبَّةِ وَ
الْعِشْقِ فَتَكُونُ الْمَحَبَّةُ صِفَةً
رَاسِخَةً فِي الْقَلْبِ۔

وَمِنْهَا نِسْبَةُ كَسْرِ النَّفْسِ
وَالْتَبَرِّي عَنِ حُظُوظِهَا وَكَانَ
سَيِّدِي الْوَالِدِ يُسَمِّيْهَا نِسْبَةَ
أَهْلِ الْبَيْتِ۔

وَمِنْهَا نِسْبَةُ الْمَشَاهِدَةِ
وَهِيَ مَلَكَتُ التَّوَجُّهِ إِلَى الْمُجَرَّدِ
الْبَيْسِطِ وَبِالْجُمْلَةِ فَلِلْمَحْضُورِ
مَعَ اللَّهِ الْوَانِ بِحَسَبِ اقْتِرَانِ
مَعْنَى مِنَ الْمَحَبَّةِ أَوْ كَسْرِ
النَّفْسِ أَوْ غَيْرِ هِمَا بِالْيَادِ دَأَسَتْ
وَالنَّفْسُ تَقْوُمُ بِهَا مَلَكَتُ رَاسِخَةً
مِنْ هَذَا اللَّوْنِ وَتُسَمَّى تِلْكَ
الْمَلَكَتُ نِسْبَةً وَالنِّسْبُ
كَثِيرَةٌ جَدًّا أَوْ صَاحِبِ السِّرِّ
يُدْرِكُ كُلَّ نِسْبَةٍ عَلِمَ حَدَّ تَهَا
وَالغَرَضُ مِنَ الْأَشْعَالِ الْمُحْضِلِ
نِسْبَةَ وَالْمُوَاصِبَةِ عَلَيْهَا وَ
الْأَسْتِعْرَاقِ فِيهَا حَتَّى تَلْتَسِبَ

النَّفْسُ مِنْهَا مَلَكَةٌ رَأْسُهَا -

نسبت کی تحصیل ہے اور اُس پر دوام اور مواظبت کرنا اور اس میں ڈوبے رہنا تاکہ نفس اس مواظبت اور مشق دائمی سے ملکہ راسخ پیدا کر لے۔

ف۔ حاشیہ منہ میں ارشاد ہوا کہ مصنف نے اول طرق کا مال کار بیان کیا کہ نسبت ہے پھر اُس کو دو قسم پر تقسیم کیا پھر تطلع الی الجروت کے چند اصناف شمار کئے پھر ان اصناف کا قاعدہ کلیہ بتایا سو اس کو تامل کرتا کہ تو راہ یاب ہو۔

اور یہ گمان نہ کیجیو کہ نسبت مذکورہ نہیں حاصل ہوتی مگر اُن ہی اشغال سے بلکہ حق یہ ہے کہ یہ اشغال بھی اُس کی تحصیل کا ایک طریق ہے اُن ہی میں کچھ انحصار نہیں اور میرے نزدیک ظن غالب یہ ہے کہ حضرات صحابہؓ اور تابعینؒ سکینہ یعنی نسبت کو اور ہی طریقوں سے حاصل کرتے تھے سو منجملہ اُن کے طریق تفصیل کے مواظبت ہے صلوات اور تسبیحات پر خلوت میں شرط خشوع اور حضور کی محافظت کے ساتھ اور منجملہ اُس کے طہارت پر اور موت کی یاد پر جو لذات کی کاٹنے والی ہے محافظت کرنا اور جو حق تعالیٰ نے مطیعوں کے واسطے ثواب ہتیا کیا ہے اور جو گنہگاروں کے واسطے عذاب معین فرمایا اُس کو ہمیشہ یاد

وَلَا تَنْظُرَنَّ أَنْ النِّسْبَةُ لَا تَحْصُلُ إِلَّا بِهَذَا فِي الْأَشْغَالِ بَلْ هَذَا طَرِيقٌ لِتَحْصِيلِهَا مِنْ غَيْرِ حَصْرِ فِيهَا وَغَالِبُ الرَّأْيِ عِنْدِي أَنَّ الصَّحَابَةَ وَالتَّابِعِينَ كَانُوا يُحْصِلُونَ السَّكِينَةَ بِطَرِيقِ أُخْرَى فَمِنْهَا الْمُوَظَّاتُ عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالتَّسْبِيحَاتِ فِي الْخَلْوَةِ مَعَ الْمُحَافَظَةِ عَلَى شَرِيطَةِ الْخُشُوعِ وَالْحُضُورِ مِنْهَا الْمُوَظَّاتُ عَلَى الطَّهَارَةِ وَذِكْرِ هَازِمِ اللِّذَاتِ وَمَا عَدَّه اللهُ لِلْمُطِيعِينَ مِنَ الثَّوَابِ لِلْعَاصِينَ لَهُ مِنَ الْعَذَابِ فَيَحْصُلُ الْفِكَارُ عَنِ اللِّذَاتِ الْجَسَدِيَّةِ وَالْإِقْلَاعُ

عَنْهَا وَمِنْهَا الْمُوَظَبَةُ عَلَى تِلَاوَةِ
الْكِتَابِ وَالشَّدْبُ فِيهِ وَالسُّتْمَاعُ
كَلَامِ الْوَاعِظِ وَمَا فِي الْحَدِيثِ
مِنَ السَّرِقَاتِ وَبِالْجُمْلَةِ
فَكَانُوا يُوَظَبُونَ عَلَى هَذِهِ
الْأَشْيَاءِ مَدَّةً كَثِيرَةً فَتَحْصُلُ
مَلَكَتُهُ رَاسِخَةً وَهَيَأُتَى نَفْسَانِيَّةً
فِيهَا فِطْرُونَ عَلَيْهَا بَقِيَّةُ الْعُرْوِ
هَذَا الْمَعْنَى هُوَ الْمُنَوَّارُ عَنْ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
وَسَلَّمَ مِنْ طَرِيقِ مَشْرِجِنَا
لَا شَكَّ فِي ذَلِكَ وَإِنْ اِخْتَلَفَ
الْأَلْوَانُ وَاجْتَلَفَتْ طُرُقُ
تَحْصِيلِهَا۔

رکھتا ہے تو اس مواظبت اور یاد کے سبب
لذات حسیہ سے انفکاک اور انقطاع
حاصل ہو جاتا تھا اور مجملہ اس کے مثبت
ہے قرآن مجید کی تلاوت پر اور اس کے معانی
غور کرنے پر اور نصیحت کرنیوالے کی بات سُننے
پر اور ان احادیث کے تامل کرنے پر جن
سے دل نرم ہو جاتا ہے خلاصہ یہ کہ حضرات
صحابہؓ اور تابعینؒ اشیائے مذکورہ پر
مدت کثیرہ مواظبت اور دوام کرتے تھے
تو ان کو تقرب الی اللہ کا ملکہ راسخہ اور
ہیئات نفسانیہ حاصل ہو جاتی تھی اور
اسی پر محافظت کیا کرتے تھے بقیہ عمر میں
اور یہی مقصود متواتر ہے شارع سے
یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بوراہت
چلا آیا ہمارے مرشدوں کے طریق میں اس
میں کچھ شک نہیں اگرچہ الوان مختلف ہیں
اور تحصیل نسبت کے طریقے رنگ رنگ ہیں۔

ف۔ مولانا نے فرمایا کہ میں نے مصنف قدس سرہ سے سنا کہ قول فیصل اس
بات میں یہ ہے کہ نسبت صحابہؓ اور تابعینؒ کی نسبت احسانہ ہے اور وہ نسبت طہارت
اور نسبت سکینہ سے مرکب ہے برکات عدالت اور تقویٰ اور سماحت کے اختلاط کے
ساتھ تو ان کے کلام کا محل اصلی اور ان کے خاص اور عام کا مطمحہ اولیٰ یہی ہے تو تجھ کو

لائی ہے کہ اُن حضرات کے احوال اور اقوال کو اسی پر جو ہم نے بتایا مٹول کجیو چنانچہ اُن کے قصص اور حکایات اسی کے شاہد ہیں اور میں نے سنا مصنفؒ سے فرماتے تھے کہ ائمہ اہلبیت رضی اللہ عنہم کی ارواح کو میں نے مشاہدہ کیا کہ ایک دوسرے کے دامن میں چنگل مائے ہے اور اُن کا سلسلہ عالم ارواح میں خیرۃ القدس کے ساتھ پہنچ عجیب و رسوخ غریب متصل ہے اور ہم نے مشاہدہ کیا کہ اُن کا قول عالم ارواح کے باطن دریا بن میں زیادہ تر ہے خارج کی نسبت واللہ اعلم مترجم

مترجم کہتا ہے حضرت مصنف محقق نے کلام دلپذیر اور تحقیق عظیم النیر سے شہادت ناقصین کو جوڑ سے اُکھاڑ دیا بعض نادان کہتے ہیں کہ قادر یہ اور چشتیہ اور نقشبندیہ کے اشغال مخصوصہ صحابہؓ اور تابعینؓ کے زمانے میں نہ تھے تو بدعت سیئہ ہوئے خلاصہ جواب یہ ہے کہ جس امر کے واسطے اولیائے طریقت رضی اللہ عنہم نے یہ اشغال مقرر کئے یہ وہ امر زمان رسالت سے اب تک برابر چلا آیا ہے گو طرق اس کی تحصیل کے مختلف ہیں تو فی الواقع اولیائے طریقت مجتہدین شریعت کے مانند ہوئے مجتہدین شریعت نے استنباط احکام ظاہر شریعت کے اصول پھرائے اور اولیائے طریقت نے باطن شریعت کی تحصیل کی جس کو طریقت کہتے ہیں قواعد مقرر فرمائے تو یہاں بدعت سیئہ کا گمان سر اسر غلط ہے ہاں یہ البتہ ہے کہ حضرات صحابہؓ کو بسبب صفائے طبیعت اور حضور خورشید رسالت کی تحصیل نسبت میں ایسے اشغال کی حاجت نہ تھی بخلاف متاخرین کے کہ اُن کو بسبب بعد زمان رسالت کے البتہ اشغال مذکورہ کی حاجت ہوئی جیسے صحابہ کرام کو قرآن اور حدیث کے فہم میں قواعد صرف اور نحو کے دریافت کی حاجت نہ تھی اور اہل عجم اور بالفعل لہ مثال اس کی ایسی ہے کہ جب تک آفتاب نکلا ہوا ہے ہر چیز پڑھ لے سکتا ہے آدمی اور جب آفتاب غروب ہو گیا تو حاجت روشنی کی پڑھی پڑنے کے لئے پس صحابہ رضی اللہ عنہم کے وقت میں آفتاب رسالت طلوع کئے ہوئے تھا کچھ حاجت اشغال کی حضور مع اللہ کے لئے نہ تھی فقط ایک نظر ڈالنے سے جمال باکمال پر وہ کچھ حاصل ہوتا تھا کہ اب چٹوں میں وہ نہیں حاصل ہوتا اور اب چونکہ وہ آفتاب عالم تاب غروب ہوا حاجت پڑی ان اشغال کی اُس ملکہ حضور کے حاصل کرنے کے لئے ۱۲ ق۔

عرب اُس کے محتاج ہیں واللہ اعلم۔

سَمِعْتُ سَيِّدِي الْوَالِدَا
قُدَّسَ سِرُّهُ يَذْكُرُ وَاقِعَةً
لَهُ طَوِيكَتٌ رَأَى فِيهَا الْحَسَنَ
وَ الْحُسَيْنَ وَعَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى
عَنْهُمْ فَقَالَ سَأَلْتُ عَلِيًّا كَرَّمَ
اللَّهُ وَجْهَهُ عَنْ تَسْبِيهِ هَلْ هِيَ
الَّتِي كَانَتْ عِنْدَكُمْ فِي زَمَنِ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَأَمَرَنِي بِالِاسْتِغْرَاقِ فِيهَا
وَتَأْمَلِ حِدًّا أَشْتَمَ قَالَ هِيَ
هِيَ بِلا فَرْقٍ۔

والد مرشد قدس سرہ سے میں نے
سنا کہ اپنے طویل خواب کو ذکر کرتے
تھے جس میں حسین اور سید الاولیاء علی
رضی علیہم السلام کو دیکھا تو فرمایا کہ میں نے
علی رضی کرم اللہ وجہہ سے پوچھا اپنی
نسبت سے کہ آیا یہ وہی نسبت ہے جو تم
کو زمانہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں
حاصل تھی تو مجھ کو ام کیا نسبتیں استغراق
کرنے کا اور خوب تامل کیا پھر فرمایا
یہ نسبت وہی ہے بلا فرق۔

پھر معلوم کرنا چاہیے کہ نسبت پر
مداومت کرنے والے کے حالات رفیع
الشان نوبت نبوت ہوتے ہیں گاہے کوئی
اور کبھی کوئی تو سالک ان حالات رفیعہ
کو غنیمت جانے اور معلوم کرے کہ حالات
مذکورہ طاعات قبول ہونے اور باطن نفس
اور دل کے اندر اثر کرنے کے علامات ہیں۔

منجملہ احوال رفیعہ کے مقدم رکھنا
ہے طاعات آہی کا اُس کے جمیع ماسوا پر
اور اُس پر غیرت کرنا سو البتہ امام مالکؒ
نے مؤطا میں عبد اللہ بن ابی بکر رضی سے روایت

ثُمَّ بِصَاحِبِ الْمُدَاوِمَةِ
عَلَى السَّكِينَةِ أَحْوَالٍ رَفِيعَةٍ
تَتَوْبُهُ مَرَّةً فَلْيَعْتَمِدْهَا السَّالِكُ
وَلْيَعْلَمْ أَنَّهَا عَلَامَاتُ قَبُولِ
الطَّاعَاتِ وَتَأْتِيهِ هَانِي صَمِيمِ
النَّفْسِ وَسُوَيْدَاءِ الْقَلْبِ۔

وَمِنْهَا إِنِّهَا طَاعَةِ اللَّهِ
سُبْحَانَكَ عَلَى جَمِيعِ مَا سِوَاكَ وَ
الْغَيْرَةِ عَلَيْكَ فَقَدْ أَخْرَجَ مَالِكٌ
فِي الْمُوطَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

اِنِّیْ بَکْرِیْہُ اَنْ اَیَا طَلَحْتِ الْاَنْصَارِیَّ
 کَانَ یُصَلِّیْ فِیْ حَائِطِ لَکَ فَطَارَ
 دُوسِبِیْ فَطَفِقَ یَنْتَرِدُ وَوِیْلَتِمُسُ
 مَخْرَجِہُ فَاَعْجَبَہُ ذٰلِکَ
 فَجَعَلَ یَتَّبِعُہُ بَصْرَہُ سَاعَۃً
 ثُمَّ رَجَعَ اِلٰی صَلَاتِہِ فَاِذَا هُوَ
 لَا یَدْرِیْ کَمْ صَلَّى فَقَالَ
 قَدْ اَصَابَتْہِیْ فِیْ مَالِیْ هٰذَا
 فِتْنَةٌ فَجَاءَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ
 صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ
 لَہُ الَّذِیْ اَصَابَہُ فِیْ حَائِطِہِ
 مِنْ الْفِتْنَةِ وَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ
 هُوَ صَدَقْتَ بِاللّٰہِ فَضَعُمُ حَيْثُ
 شِئْتُمْ وَفِصَّتُمْ سَلِمَتُمْ عَلَیْہِ
 السَّلَامُ الْمَشَارُ الْبَہَا فِیْ قَوْلِہِ
 عَزَمَنْ قَائِلٌ فَطَفِقَ مَسْحًا
 بِالسُّوْقِ وَالْاَعْنَاقِ مَسْمُورًا
 مَعْلُومًا۔

کی کہ ابوطحیرؓ انصاری اپنے باغ میں نماز
 پڑھتے تھے تو ایک چڑیا خوشترنگ اُڑی
 سو اور دھرا دھر جھانکتی پھرتی تھی اور نکل
 جانے کی راہ تلاش کرتی تھی یعنی درخت
 ایسے پیچاں اور زمین پر مچکے تھے کہ اُس
 کا نکلنا دشوار ہوا تو ابوطحیرؓ کو یہ امر خوش
 معلوم ہوا تو ایک ساعت اپنی نظر کو اُس
 کے ساتھ دوڑایا کیے پھر اپنی نماز کی طرف متوجہ
 ہوئے تو یہ معلوم نہ رہا کہ کتنی پڑھی تھی تو کہا
 کہ یہ میرا مال یعنی باغ میرے حق میں فتنہ ہوا
 تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے
 اور آنحضرتؐ سے یہ قصہ نقل کیا اور کہا یا
 رسول اللہؐ یاغ خیرات ہے اللہ کی راہ
 میں اس کو رکھیے اور دیجئے جہاں کہیں چاہیے
 اور سلیمان علیہ السلام کا قصہ جس کا اس
 آیت میں اشارہ ہے فَطَفِقَ مَسْحًا بِالسُّوْقِ
 وَالْاَعْنَاقِ مشہور اور معلوم ہے۔

مترجم کہتا ہے قصہ مذکورہ جملائیوں ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام ایک بار
 گھوڑوں کے دیکھنے میں ایسے مشغول ہوئے کہ آفتاب ڈوب گیا نماز عصر قضا ہو گئی تو
 فرمایا کہ گھوڑوں کی پنڈلیاں اور گردنیں کاٹی جاویں خلاصہ یہ ہے کہ اہل کمال کے نزدیک
 لہ یہ اسرائیلیات ناقابل قبول علما کے ہیں تفسیر کبیر میں صحت یوں کی گئی ہے کہ گھوڑوں کو ملاحظہ کر کے حضرت
 سلیمان نے ان کی گردنوں اور پنڈلیوں پر ہاتھ پھیرا تھا۔ صحیح۔

طاعت حق ہر امر پر مقدم ہوتی ہے اگر اچاناً کسی چیز کی مشغولی نے طاعتِ حق میں خلل ڈالا تو غیرت اہل کمال اُس چیز کے دفع کرنے کو مقتضی ہوتی ہے۔ چنانچہ ابو طلحہ نے عمدہ باغ خیرات کر دیا اور حضرت سلیمانؑ نے گھوڑوں کو مروا ڈالا۔

اور منجملہ حالات رفیعہ مذکورہ کے اللہ تعالیٰ کا خوف ہے اس طرح پر کہ اُس کا اثر بدن اور جوارح پر ظاہر ہو جاتا ہے حفاظ حدیث نے اصول میں یہ حدیث روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سات شخصوں کو حق تعالیٰ اپنے سایہ رحمت میں رکھے گا یہاں تک کہ پانچواں شخص فرمایا وہ مرد ہے جس نے اللہ کو خالی مکان میں یاد کیا پھر اُس کی دونوں آنکھیں آنسوؤں سے بہنے لگیں اور حدیث میں وارد ہے کہ عثمان رضی اللہ عنہ ایک قبر پر

وَمِنْهَا غَلَبْنَا الْخَوْفَ مِنَ
اللَّهِ تَعَالَى بِحَيْثُ يُظَهَّرُ عَلَى
ظَاهِرِ الْبَدَنِ وَالْحَوَاحِجِ لَهُ
أَشْرُ أَحْرَجِ الْحَقَّاطُ فِي الْأَصُولِ
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمْ اللَّهُ فِي
ظِلِّهِ إِلَى أَنْ قَالَ وَرَجُلٌ
ذَكَرَ اللَّهُ خَالِيًا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ
وَفِي الْحَدِيثِ أَنَّ عُمَانَ رَضِيَ
اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ تَامَ عَلَى قَبْرِ
فَبِكِي حَتَّى ابْتَلَّتْ لِحْيَتَهُ وَ

اس کے آگے یہ ہے اُس دن کہ نہیں سایہ ہو گا مگر سایہ اُس کا ایک تو امام عادل اور نوجوان کہ نشو و نما پایا اُس نے اللہ کی عبادت میں اور وہ شخص کہ دل اُس کا مسجد ہی میں نگا رہتا ہے جب نکلتا ہے مسجد سے یہاں تک کہ پھر آوے مسجد میں اور وہ شخص کہ محبت رکھتے ہیں آپس میں اور جمع بھی ہوتے ہیں محبت پر جدا بھی ہوتے ہیں محبت پر یعنی حاضر و غائب محبت یکساں رکھتے ہیں اور وہ شخص کہ یاد کیا اللہ کو تنہائی میں پس جاری ہوئیں آنکھیں اُکی آنسوؤں سے اور وہ شخص کہ بُلایا اُس کو ایک عورت حسب و جمال والی نے پس کہا اُس نے کہیں ڈرتا ہوں اللہ سے اور وہ شخص کہ دیا کچھ صدقہ پس پوشیدہ دیا اُس کو یہاں تک کہ نہ جانا تا میں ہاتھ اُس کے نے اُس چیز کو کہ خرچ کیا داہنے ہاتھ اُس کے نے یعنی اس طرح کچھ دیا کہ داہنے ہاتھ والے کو دیا تو بائیں ہاتھ والے کو خیر نہ ہوئی اُس کی یہ حدیث بخاری اور مسلم نے روایت کی ہے ۱۲ مشکوٰۃ۔

کھڑے ہوئے تو اتنا روئے کہ دائرہ ہی تر ہو گئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ حال تھا کہ جب تہجد کی نماز پڑھتے تھے تو سیدہ مبارک سے جوش کی آواز آتی تھی دیگ کے جوش کرنے کی طرح یعنی رونے کی ایسی آواز آتی تھی سینہ مبارک سے جیسے ہانڈی سن سن بولتی ہے۔

وَكَانَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى بِاللَّيْلِ أَمِنْ يُزُّ كَأَرْبِزِ الْمَرْجَلِ.

ف۔ مولانا نے فرمایا حدیث میں وارد ہے کہ دوزخ میں نہ داخل ہو گا وہ مرد جو رویا اللہ کے خوف سے یہاں تک کہ دودھ تھکن میں پھر جاوے اور ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہم کثیر البکاتھے آنکھیں نہ تھمتی تھیں آنسوؤں سے جب کہ وہ قرآن پڑھتے تھے اور جبرین مطعم نے کہا کہ جب میں نے یہ آیت آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام سے سنی۔

تو گویا میرا قلب اڑ گیا خوف

أَمْ خُلِقُوا مِنْ غَيْرِ شَيْءٍ أَمْ هُمُ الْخَالِقُونَ

آورد منجملہ حالات رفیعہ سچا خواب ہے حافظان حدیث نے روایت نقل کی کہ بنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نیک خواب نیک مرد سے نبوت کے چھیل لیں حصول میں سے ایک حصہ ہے اور آنحضرت نے فرمایا نہ باقی رہے گا میرے بعد نبوت سے مگر بشرات صحابہ نے کہا اور بشرات کیا ہیں یا رسول اللہ فرمایا نیک خواب جس کو نیک مرد دیکھے یا اس

وَمِنْهَا الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ قَدْ أَخْرَجَ الْمُحْفَظُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الرُّؤْيَا الْحَسَنَةُ مِنَ الرَّجُلِ الصَّالِحِ جَزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَارْبَعِينَ جَزْءًا مِّنَ النَّبُوَّةِ وَأَنَّهُ قَالَ لَنْ يَبْقَى بَعْدِي مِنَ النَّبُوَّةِ إِلَّا الْمُبَشِّرَاتُ فَقَالُوا وَمَا الْمُبَشِّرَاتُ

۱۔ اس کو تعلق بالمحال کہتے ہیں یعنی جیسے دودھ کا تھنوں میں پھر جانا محال ہے ایسے ہی اس کا دوزخ میں جانا محال ہے ۱۲۔

کے واسطے دوسرا نیک مرد سچا خواب دیکھے
وہ نبوت کے چھیا لیس حصوں میں سے
ایک حصہ ہے اور اللہ تعالیٰ کا یہ قول کہ
اُن کے واسطے بشارت ہے زندگانی دنیا
میں تفسیر کیا گیا ہے بروایے صالح یعنی اس
آیت کی ایک تفسیر یہ بھی ہے کہ بشارت دنیاوی
سے سچا خواب مراد ہے۔

يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الرَّؤْيَا
الصَّالِحَةُ يَرْبُهَا الرَّجُلُ
الصَّالِحُ أَوْ تَرَى لَكَ جُزْءٌ مِّنْ
سِتَّةٍ وَارْبَعِينَ جُزْءٍ مِّنَ
النَّبُوَّةِ وَبِهِ فُسِّي قَوْلُهُ تَعَالَى
لَهُمُ النَّبِيُّ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا۔

ف۔ مولانا نے فرمایا کہ رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام سالکوں کے خواب کی
تعبیر فرمایا کرتے تھے تاہم بعد نماز صبح کے جلوس فرماتے اور ارشاد کرتے کہ تم میں سے
کسی نے خواب دیکھا ہے تو اگر کوئی خواب بیان کرتا تو آنحضرت اُس کی تعبیر فرماتے تھے۔

اور روایے صالحہ سے مراد نبی صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رویت ہے خواب میں
یاد دیکھنا جنت اور نار کا یاد دیکھنا صالحین
اور انبیاء علیہم السلام کا اس کے بعد مکانات
منبر کہ کا خواب میں دیکھنا جیسے بیت اللہ
محترم یا مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کا دیکھنا یا بیت المقدس کا اس کے بعد
رتبہ ہے وقاح آئندہ کے دیکھنے کا کہ مطابق
رویت کے واقع ہوں یا وقاح گذشتہ
کا دیکھنا ٹھیک یا انوار و طبیبات کا
دیکھنا جیسے دودھ اور شہد اور گھی کا پینا
چنانچہ کتب احادیث کی کتاب الروایین
مذکور ہے اور اسی طرح فرشتوں کا دیکھنا

وَالْمُرَادُ بِالرُّؤْيَا الصَّالِحَةِ
رُؤْيَا النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِي الْمَنَامِ أَوْ رُؤْيَا
الْجَنَّةِ وَالنَّارِ أَوْ رُؤْيَا الصَّالِحِينَ
وَالْأَنْبِيَاءِ ثُمَّ رُؤْيَا الْمَشَاهِدِ
الْمُبْتَرِكِينَ كَبَيْتِ اللَّهِ الْحَرَامِ
وَمَسْجِدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْتِ الْمَقْدِسِ
ثُمَّ رُؤْيَا الْوَقَائِعِ الْأَتَمَّةِ
الْمُسْتَقْبَلَةِ فَتَقَعُ كَمَا رَأَى
أَوِ الْمَاضِيَةِ عَلَى مَا هِيَ عَلَيْهِ
أَوْ رُؤْيَا الْأَنْوَارِ الطَّيِّبَاتِ
كَشُرْبِ اللَّبَنِ أَوْ الْعَسَلِ وَالسَّمَنِ

جاگنے کی حالت میں حدیث میں وارد ہے کہ ایک مرد قرآن پڑھتا تھا ایک رات تو ایک سائبان ظاہر ہوا جس میں چراغ سے تھے تا آخر قصہ۔

كَمَا هُوَ مَذْكُورٌ فِي كِتَابِ التَّوْبَةِ
مِنَ الْأَصُولِ وَرُؤْيَا الْمَلَائِكَةِ
فَقِي الْحَدِيثِ أَنَّ رَجُلًا كَانَ يَقْرَأُ
الْقُرْآنَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَظَهَرَتْ
ظُلْمَةٌ فِيهَا امْتِثَالُ الْمُصَابِحِ إِلَى
آخِرِ الْقِصَّةِ۔

ف۔ قصہ مذکورہ جملہ صحیحین کی روایت سے یوں ہے کہ اُسید بن حُضَیْر رضی اللہ عنہ نے حج کے وقت سورہ بقرہ پڑھتے تھے تو ایک سائبان آسمان کی طرف سے جس میں چراغوں کے مانند روشنی تھی اتنا قریب آگیا کہ اُن کا گھوڑا بھڑکنے لگا انھوں نے یہ قصہ آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام سے عرض کیا فرمایا کہ تجھ کو معلوم ہے کہ وہ کیا تھا انھوں نے کہا کہ نہیں فرمایا وہ فرشتے تھے تیرے قرآن کی آواز سن کر قریب ہو گئے تھے اگر تو پڑھے جاتا تو صبح کے وقت اُن کو لوگ دیکھ لیتے وہ مخفی نہ ہوتے۔

مترجم کہتا ہے روایت نبوی جمیع مقامات سے اس واسطے مقدم ہوئی کہ صحیحین میں ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے مجھ کو خواب میں دیکھا اُس نے مجھ کو فی الواقع دیکھا اس واسطے کہ شیطان میری صورت میں نہیں پکڑ سکتا مولانا نے فرمایا دودھ اور شہد کے مانند سفید کپڑوں کا بھی خواب ہے احمد اور ترمذی نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ کسی نے ورق بن نوفل کا حال رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام سے پوچھا تو خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ اُس نے تو آپ کی تصدیق نبوت کی تھی لیکن وہ مر گیا قبل آپ کے ظہور کے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے اس کو خواب میں دیکھا اُس پر سفید پوشاک تھی اور اگر وہ دوزخی ہوتا تو اُس پر لباس سفید نہ ہوتا۔

اور مجملہ حالات رفیعہ فراست صادقہ ہے اور وہ خاطر جو مطابق ہے واقع کے سو

فراست صادقہ أو منها الفراسد
الصادقة والخاطر المطابق

البتہ حدیث میں آیا ہے کہ مومن کی فراست سے ڈرو کہ وہ بواسطہ نورِ اہی کے نظر کرتا ہے۔

الْوَارِعُ فَقَدْ جَاءَ فِي الْخَيْرِ اتَّقُوا
فِرَاسَةً الْمُؤْمِنِ فَإِنَّهُ يَنْظُرُ
بِنُورِ اللَّهِ۔

مترجم کہتا ہے فراست صادقہ سے ٹھیک الکل مراد ہے۔

اور خجلہ حالات رفیعہ کے دعا کا قبول ہونا ہے اور ظاہر ہونا اُس کا جس کا اللہ سے طالب ہے اپنی ہمت کی کوشش سے اور اسی کی طرف اشارہ حدیث میں ہے کہ بعض شخص غبار آلود پریشان موپڑانے پٹھے کپڑوں والا جس کو کوئی خیال میں نہیں لانا اگر وہ قسم کھا بیٹھے اللہ کے بھروسے پر تو حق تعالیٰ اس کی قسم کو سچا کر دے یعنی خدا کے نزدیک اُس کی ایسی دجاہرت ہے کہ جیسا اُس نے کہا ویسا ہی کر دے خلاصہ کلام یہ ہے کہ ایسے حالات رفیعہ جو مذکور ہوئے اور مانند ان کے اور حالات یلند دلا لت کرتے ہیں مرد کی صحت ایسا ن پر اور اس کی طاعات کے قبول ہونے پر اور نور سرایت کر جانے پر اُس کے قلب کے باطن میں تو سا لک ان کو غنیمت جانے۔

وَمِنْهَا اجَابَةُ الدُّعَاءِ
وَوَظُهُورُ مَا يَطْلُبُهُ مِنَ
اللَّهِ تَعَالَى بِجُهْدِ هِمَّتِهِ
وَالِكِبَرِ الْإِشَارَةِ فِي
الْحَدِيثِ رَبِّ اعْبُرْ
وَأَشْعَثِ ذِي طَمَرَيْنِ
لَا يُعْبَابُ لَوْ أَتَسَمَّ
عَلَى اللَّهِ لَا بَرَّكَ وَ
بِالْجُمْلَةِ فَهَذِهِ
الْوَقَائِعُ وَأَمْثَالُهَا
ذَاتُ عَلَى صِحَّةِ
إِيمَانِ الرَّجُلِ وَ
قَبُولِ طَاعَاتِهِ وَسَوَابِغِ
النُّورِ فِي صَمِيمِ قَلْبِهِ
فَلْيَغْتَنِمَهَا۔

پھر بعد حاصل ہونے نسبت کے دوسرا عروج اور ترقی ہے اور وہ عبارت ہے فتانی اللہ اور بقا باللہ سے اور میرے

ثُمَّ بَعْدَ حُصُولِ النَّسِيَةِ
عُرُوجٌ آخَرٌ وَهُوَ الْفَنَاءُ فِي اللَّهِ
وَالْبِقَاءُ بِهِ وَالْحَقُّ عِنْدِي أَنَّهُ

لَيْسَ مُتَوَاتِرًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَأَسْطَةِ
 الْمَشَائِخِ بِالسَّنَدِ الْمُتَّصِلِ بَلْ
 هُوَ مَوْهَبَةٌ مِّنَ اللَّهِ تَعَالَى
 يَهْبَهُ مَنُ شَاءَ مِنْ عِبَادٍ مِّنْ
 غَيْرِ تَوَارِثٍ وَمِمَّا يَشْهَدُ بِهَذَا
 الْمَعْنَى مَا رَوَى أَنَّ حَوَّاجَةَ نَقَشْتِنْدُ
 سُئِلَ عَنْ سِلْسِلَتِي تَشْبُوخِهِ
 فَقَالَ لَمْ يَصِلْ أَحَدٌ إِلَى اللَّهِ
 بِالسِّلْسِلَتِي بَلْ وَصَلْتُ إِلَى
 جَذْبَةٍ " وَصَلْتِي إِلَى اللَّهِ
 قَضِيَّتُهُ لِمَا وَرَدَّ جَذْبَةٌ مِّنْ
 جَذَبَاتِ اللَّهِ تَوَارِثِي عَمَلِ
 الثَّقَلَيْنِ هَذَا مَعَ أَنَّ سِلْسِلَتِي
 شَبُوخِي مَعْلُومَةٌ وَمَعْرُوفَةٌ
 فَمِنْ شَاءَ هَذَا الْعُرُوجِ فَلْيَبْجِعْ
 إِلَى سَائِرِ كُتُبِنَا وَ اللَّهُ
 الْهَادِي -

نزدیک واقعی یہ امر ہے کہ مرتبہ فنا اور بقا
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بوا
 مشائخ سند متصل سے متوارث نہیں بلکہ
 یہ تو خدا کی عین ہے جس کو اپنے بندوں میں
 سے چاہے عنایت کرے بدون توارث کے
 اور اس دعا کا شاہد وہ امر ہے جو خواجہ
 نقشبند سے منقول ہے کہ کسی نے اُن کے
 پیروں کا سلسلہ پوچھا تو فرمایا کوئی شخص
 اللہ تک اپنے سلسلے کے واسطے سے نہیں
 پہنچا بلکہ مجھ کو تو گمشدہ ربانی بیویج گئی
 سو اُس نے مجھ کو اللہ تک پہنچا دیا یہ
 کلام مطابق ہے اس حدیث مروی کے کہ
 ربانی کششوں میں سے ایک کشش جن او
 انسان کے عمل کے مقابل ہے اس کو یاد
 رکھنا: بہنمہ خواجہ نقشبند کے مرشدوں
 کا سلسلہ معروف اور مشہور ہے سو اس
 امر کی جو زیادہ تحقیق چاہے یعنی فنا اور بقا
 کے وہی ہونے کی نہ کسی ہونے کی تو ہماری
 اور کتابوں کی طرف رجوع کرے اور اللہ
 جل شانہ رہنما ہے -

ف۔ مصنف قدس سرہ نے حاشیہ منہیہ میں فرمایا کہ اس مقدمے کو ہم نے
 کتاب حجۃ اللہ البالغین تفصیل بیان کیا ہے جس کو شوق ہو وہ اُس کتاب کو دیکھے۔

آٹھویں فصل

خاندان ولی اللہی کے اعمال مجربہ کا بیان

اس فصل میں والدہ شہ قدس سرہ کے بعضہ فائدے مذکور ہیں یعنی حضرت کے خاندانی اعمال مجربہ کا اس میں ذکر ہے۔

والدہ شہ قدس سرہ نے مجھ کو وصیت کی یا معنی کی مواظبت کی ہر دن گیارہ سو بار اور سورہ مزمل پڑھنے کی چالیس بار سو اگر نہ ہو سکے تو گیارہ بار اور فرمایا کہ یہ دو تلوں عمل غنائے دلی اور ظاہری دونوں کے واسطے مجرب ہیں۔

فِي شَيْءٍ مِّنْ قَوْلِ سَيِّدِي
الْوَالِدِ قَدِّسَ سِرُّهُ -

برائے کشتائش ظاہری باطنی اوصافی
سَيِّدِي الْوَالِدِ قَدِّسَ سِرُّهُ
بِمُواظَبَتِهَا مَعْنَى كُلِّ يَوْمٍ مِّائَةً
وَالْفَا مَرَّةً وَسُورَةُ الْمُرْمَلِ
أَرْبَعِينَ مَرَّةً فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ
فَارْحُدِي عَشْرَ مَرَّةً وَقَالَ هَذَا
مُجَرَّبَانِ لِلْغَنَى الْقَلْبِي وَالظَّاهِرِي
كِلَيْهِمَا -

۱۔ اور بعض مشائخ سے پڑھنا سورہ مزمل کا اکتالیس بار بھی منقول ہے اور بعض سے نماز میں پڑھنا اس کا اس طرح کہ عشا کے بعد دو رکعتوں میں اکتالیس بار پڑھے اس طرح کہ کہیں بار پہلی رکعت میں اور بیس بار دوسری رکعت میں اور مولوی فخر الدین صاحب رحمہ اللہ کے مریدوں میں مجرب اس کا ایک طریقہ یہ ہے کہ بعد سنت فجر کے ایک بار اور ہر نماز کے پنجگانہ میں سے دو دو بار کہ شب و روز میں گیارہ بار ہو جاوے اور اس فقیر کو ان سب طرق کی اجازت ہے اور جو چاہے پڑھے اُس کو بھی میری طرف سے اجازت ہے جَسْرٌ بَتْ هَذَا الْعَمَلِ فَوَجِدْ تَنَافُؤَ كَذَلِكَ ۱۲ ق۔

اور مجھ کو وصیت کی درود کی ہمیشگی
پر ہر روز اور فرمایا کہ اسی کے سبب سے
ہم نے پایا جو پایا۔

اور سنائیں نے والدِ مرشد سے فرماتے
تھے کہ جب کوئی تیرے پاس اپنے دانت کے
درد یا سر کے درد سے نالاں آوے یا اس
کو ریاح ستاتے ہوں تو ایک تختی یا پڑی
پاک لے اور اس پر پاک ریتاؤالی اور ایک
کیل یا کھونٹی سے اس پر ابجد ہوز حطی لکھ اور
کیل کو الف پر زور سے داب اور ایک بار سورۃ
فاتحہ پڑھ اور درد والی آدمی اپنی انگلی کو درد
کے مقام پر زور سے رکھے رہے پھر اس سے پوچھ
کہ تھکو آرام ہو گیا اگر درد جاتا رہا تو خوب ہے
اور نہیں تو کیل کو دوسرے حرف یعنی بے کی
طرف نقل کرے اور دوبار سورۃ فاتحہ پڑھے
اور پوچھے پہلی یا رکی طرح کہ صحت ہوئی یا نہیں
اگر صحت ہو گئی تو فہو المراد اور نہیں تو جیم کی
طرف کیل کو نقل کرے اور تین بار الحمد پڑھے

وَأَوْصَانِي بِمُؤَاطَبَةِ الصَّلَاةِ
عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كُلَّ يَوْمٍ وَقَالَ بِهَا وَجَدْنَا
مَا وَجَدْنَا.

برائے درد دندان
و
درد سر و دریاخ
جَاءَتْ مَنْ

يَتَأَلَّمُ خَوْسُمًا أَوْ رَأْسَهُ أَوْ
تَوَجَّعَهُ السَّرِيَّاحُ فَخَذَ لَوْحًا
طَاهِرًا وَدَضَعَ عَلَيْهِ رَمْلًا طَاهِرًا
وَأَلْتَبَ بِمِسْمَارٍ أَوْ جَدِّ هَوَزٍ
حَطِيٍّ وَشَدَّ ذِي الْمِسْمَارِ عَلَى الْأَيْفِ
وَأَفْرَأَ الْيَفَاخِخَةَ مَرَّةً وَصَاحِبِ
الْأَلَمِ وَبَضَعِ اصْبِعَهُ عَلَى مَوْضِعِ
الْأَلَمِ بِقُوَّةٍ ثُمَّ سَلِّهِ هَلْ
شَفِيَّتْ فَإِنْ شَفِيَ فِيهَا وَالْأَلَمُ نَقَلَتْ
الْمِسْمَارَ إِلَى الْبَاءِ وَقَرَأَتْ
الْفَاتِحَةَ مَرَّتَيْنِ وَسَأَلْتَهُ
كَأَلَاؤِي فَإِنْ شَفِيَ فِيهَا وَالْأَلَمُ نَقَلَتْ

لہ ظفر جلیل میں کچھ فائدے درود شریف کے اور الفاظ اس کے میں نے لکھے ہیں جو چاہے
اس میں سے دیکھ لے اور صلوة تخمیناً کا ستر بار ہر روز پڑھنا قضائے حوائج کے لئے ایک بزرگ
سے مجھ کو پہنچا ہے اس کی بھی اجازت ہے جو چاہے سو پڑھے ۱۲۔

اَلِسْمَارِ اِلَى الْحَيْمِ وَقَرَأَتْ
اَلْفَاتِحَةَ ثَلَاثًا وَهَكَذَا فَلَا
تَصِلُ اِلَى اٰخِرِ الْحُرُوفِ اِلَّا
وَقَدْ شَفَاكَ اللهُ تَعَالَى -

برائے دفع حاجت
ورد
غائب شفاے مریض
اِذْ اَعْنَتِ
لَكَ حَاجَتُهُ

اَوْ كَانَ لَكَ غَائِبٌ فَاَرَدْتَ
اَنْ يَّرْجِعَهُ اللهُ سَالِمًا غَانِمًا
اَوْ كَانَ لَكَ مَرِيضٌ فَاَرَدْتَ
اَنْ يَشْفِيَهُ اللهُ تَعَالَى فَاَقْرَأْ
سُورَةَ الْفَاتِحَةِ اِحْدَى وَ
اَرْبَعِينَ مَرَّةً بَيْنَ سَنَةِ
الْفَجْرِ وَفَرْصِهِ -

اور اسی طرح ہر حرف پر کیل سے دابتاجانے
اور سورہ فاتحہ کو ہر بار پڑھنا جاوے تو
آخر حرف تک تو نہ پہنچے گا مگر یہ کہ خدا
اس کے اندر ہی شفا عنایت کرے گا۔

اور میں نے والد مرشد سے سنا فرماتے
تھے کہ جب تجھ کو کوئی حاجت پیش آوے
یا کوئی شخص تیرا غائب ہو اور تو چاہے کہ
حق تعالیٰ اُس کو سالم اور غانم پھر لاوے
یا کوئی تیرا بیمار ہو سو تو چلے کہ اللہ تعالیٰ
اس کو صحت بخشنے تو سورہ فاتحہ کو اتنا لیس
بار فجر کی سنت اور فرض کے درمیان میں
پڑھ۔

ف۔ مولانا نے ناشیے میں فرمایا کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول
ہے کہ جو فاتحہ کتاب کو چالیس بار پانی کے پیالے پر پڑھے اور محسوس یعنی تپ والے
کے منہ پر چھینٹا مارے تو حق تعالیٰ اُس کو فائدہ بخشنے۔

برائے گزیدن
سگ دیوانہ
وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ
مَنْ عَقَضَهُ الْكَلْبُ

اور میں نے سنان ہی حضرت سے
فرماتے تھے کہ جس کو یاؤ لاکتا کاٹے اور

۱۔ اور اس فقیر کو ایک بزرگ سے پہنچا ہے کہ جس لڑکے کو مسان کی بیماری ہو تو اُس پر الحمد کتاب
بار ساتھ وصل میم بسم اللہ کے ساتھ الحمد کے پڑھ کر چالیس روز تک دم کیا کرے انشاء اللہ تعالیٰ وہ
مرض اس کا جاتا ہے گا اور اگر فرصت نہ ہو تو تین بار کا پڑھنا بھی کفایت کرتا ہے۔ ۱۲۔

اُس کے دیوانہ ہوجانے کا خوف ہو تو اس آیت کو روٹی کے چالیس ٹکڑوں پر لکھ
 إِنَّهُمْ يَكِيدُونَ كَيْدًا
 تک اور اُس کو ہمدے کہ ہردن ایک ٹکڑا کھایا
 کر لے۔

اور میں نے اُن حضرت سے سنا فرماتے
 تھے کہ جو شخص سورہ واقعہ کو ہر رات پڑھے
 اس کو فاقہ نہیں ہوتا۔

منتر جم کتاب ہے یہ عمل حدیث کے موافق ہے واللہ اعلم۔

اور میں نے اُن حضرت سے سنا
 فرماتے تھے کہ جو شخص اپنے سونے کے وقت
 اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
 سورہ کہف کے آخر تک پڑھے اور اللہ تعالیٰ
 سے یہ دعا کرے کہ اُس کو جگائے جس وقت کا کہ
 ارادہ کرے تو حق تعالیٰ اُسکو جگائے گا اسی وقت۔

الْمَجْنُونُ وَخَيْفَ عَلِيٍّ الْجَنُّونُ
 فَالْتَبَّ لَهُ هَذِهِ الرَّايَةُ عَلَى اَرْبَعِيْنَ
 كِسْفَةً مِّنَ الْخَبْرِ اِنَّهُمْ يَكِيدُونَ
 كَيْدًا وَّ اَكِيدُ اِهَ فَمَهْلِكُ الْكٰفِرِيْنَ
 اَمْهَلُهُمْ رُوَيْدًا وَّ مَرْءًا اَنْ
 يَّاْكُلُ كُلُّ يَوْمٍ كِسْفَةً۔

برائے دفع فاقہ وَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ
 مَنْ قَرَأَ سُورَةَ الْوٰاقِعَةِ مَحَلًّا
 لَيْلَةً لَّمْ تُصِبْهُ فَاَقْتًا۔

بیدار شدن از شب وَسَمِعْتُهُ
 يَقُوْلُ مَنْ قَرَأَ عِنْدَ نَوْمِهِ
 اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
 اِلٰى اٰخِرِ سُورَةِ الْكٰهِفِ وَّ سَأَلَ
 اللّٰهَ تَعَالٰى اَنْ يُؤَقِّطَ نَفْسِيْ اَيَّ
 سَاعَةٍ اَرَادَ اَيْقُظْهُ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْهَا

لہ سنا اس فقیر نے اپنے استاد مولانا امحق صاحب رحمۃ اللہ سے فرماتے تھے جس کو یاؤ لا تا
 کاٹے تو ایک ٹکڑا باناں کا تھوڑے سے گڑ میں لپیٹ کر کھلاوے تو انشاء اللہ تعالیٰ زہر اُس
 کا کہیں اثر نہ کرے گا ۱۲ ق

۱۳ اور حضرت شاہ ولی اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے حزب البحر کی شرح میں حدیث سے یا کسی صحابی
 سے لکھا ہے کہ جو کوئی لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم تنویر ہر روز پڑھے
 لیا کرے تو اُس کو فاقہ نہیں پہونچے گا۔

مترجم کہتا ہے سورہ کہف کے آیات مذکورہ یہ ہیں۔

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ كَانَتْ لَهُمْ جَنَّاتُ الْفِرْدَوْسِ
نَزْلًا خَالِدِينَ فِيهَا لَا يَبْغُونَ عَنْهَا حِوَلًا هَ قُلْ لَوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا
يَكَلِمَاتِ رَبِّي لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ أَنْ تَنْفَدَ كَلِمَاتُ رَبِّي وَ لَوْ جِئْنَا
بِمِثْلِهَا مَدَدًا ه قُلْ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِثْلُكُمْ يُوحَىٰ إِلَىٰ أَنَا إِلَهُكُمْ
إِلَهُ وَ أَحَدٌ ه فَمَنْ كَانَ يَرْجُوا لِقَاءَ رَبِّهِ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَادِقًا
وَلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهِ أَحَدًا ه

یہ عمل حدیث کے موافق ہے چنانچہ دارمی نے اپنی مسند میں روایت کیا ہے
کذا فی الحاشیۃ العزیزیتہ۔

اور سنائیں نے حضرت والد سے فرماتے
تھے کہ اس تعویذ کو لکھ اور لڑکے کی گردن میں
لٹکا حق تعالیٰ اُس کو محفوظ رکھے گا بسم اللہ
سے آخر تک تعویذ مذکور ہے ترجمہ اُس کا یہ
ہے کہ بواوسط کلمات الہیہ کے جو اپنی تاثیر میں
پورے ہیں میں پناہ مانگتا ہوں ہر شیطان
اور کاٹنے والے کیڑے اور نظر لگانے والے
کی آنکھ کی شر سے میں نے پناہ پکڑی دس لکھ
لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم کے قلعے میں۔

عَلِّمْ حَفْظَ اَطْفَالٍ | وَ سَمِعْتُهُ
يَقُولُ اَكْتُبْ هَذِهِ الْعُوذَةَ
وَعَلِّقْهَا فِي عُنُقِ الطِّفْلِ يَحْفَظُهُ
اللَّهُ تَعَالَى بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ
الرَّحِيمِ هَ اَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ
التَّامَّةِ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْطَانٍ
وَهَامَّةٍ وَعَيْنٍ لَامَّةٍ مَحْصَنَتْ
بِحَصْنِ اَنْفِ الْاَفْرِ لِحَوْلٍ وَلَا قُوَّةَ
إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ هَ

۱۵ حدیث شریف میں آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حسین کے لئے یوں تعویذ کرتے تھے اَعِيذُ
كَمَا بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ
اور فرماتے تھے کہ تمہارے باپ حضرت ابراہیمؑ تعویذ کرتے تھے ساتھ اس دعا کے اسمعیلؑ اور اسحقؑ کو روایت کی
یہ اسم نے اور معمول مولانا عبد العزیز صاحب و مولانا اسحق صاحب رحمہما اللہ کا فقط اس عاکے لکھنے کا تھا اَعُوذُ
بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ ۱۲ ق

اور سنا میں نے ان سے فرماتے تھے کہ یہ دعا یعنی بسم اللہ سے آخر تک امان اور پناہ ہے ہر آفت سے پڑھا کرے اس کو صبح اور شام ترجمہ اُس کا یہ ہے کہ شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے خداوند تو میرا رب ہے کوئی معبود برحق نہیں سوائے تیرے تجھی پر میں نے بھروسہ کیا اور تو ہی مالک ہے عرش عظیم کا اور نہ بچا وہے گناہ سے اور نہ فوت ہے بندگی پر گھر اللہ کی توفیق سے جو بلند اور بزرگ جو اللہ نے چاہا ہو اور جو نہ چاہا نہ ہو میں گواہی دیتا ہوں اس کی کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے اور مقرر اللہ نے اپنے علم سے ہر چیز کو گھیر لیا ہے اور ہر چیز کو شمار میں کر لیا ہے گن کر خداوند میں پتا ہر مانگتا ہوں اپنی ذات کی برائی سے اور ہر چلنے والے جاندار کی برائی سے جس کی چوٹی کو تو تھامے ہو یعنی تیرے قبضہ قدرت میں ہے مقرر میرا رب صراط مستقیم پر ہے اور تو، چیز کا نگہبان ہے البتہ میرے کام کا بنانے والا اللہ ہے جس نے قرآن اتارا اور وہ نیکی کاروں کو دوست رکھتا ہے سو اگر وہ نہ مانیں اور گردن کشی کریں تو کہ نھکو اللہ کافی ہے کوئی معبود برحق نہیں سوائے اُس کے

برائے امان از ہر آفت و سَمِعْتُهُ
 يَقُولُ هَذَا الدُّعَاءُ اَمَانٌ مِنْ
 كُلِّ آفَةٍ يَقْرَأُ صَبَاحًا وَمَسَاءً
 بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّي
 لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ عَلَيكَ تَوَكَّلْتُ
 وَاَنْتَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ
 وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ
 الْعَظِيمِ مَا شَاءَ اللّٰهُ كَانَ وَمَا لَمْ
 يَشَأْ لَمْ يَكُنْ اَشْهَدُ اَنَّ
 اللّٰهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَاَنَّ
 اللّٰهَ قَدْ احاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا
 وَاَحْصَى كُلَّ شَيْءٍ عَدَدًا اَللّٰهُمَّ
 اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ وَ
 مِنْ شَرِّ كُلِّ دَابَّةٍ اَنْتَ اَخِذُ
 بِنَاصِيَتِهَا اِنَّ رَبِّيْ عَلَى صِرَاطٍ
 مُّسْتَقِيْمٍ وَاَنْتَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ
 حَفِيْظٌ اِنَّ وِليَّ اللّٰهُ الَّذِي
 نَزَلَ الْكِتٰبَ وَهُوَ يَتَوَلٰى الْمُحْسِنِيْنَ
 فَاِنْ تَوَلّٰوْا فَاَقْلَحْ حَسْبِيَ اللّٰهُ لَا
 اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ
 رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ۔

اسی پر میں نے اعتماد اور بھروسہ کیا اور وہی مالک بے عیش و غم کا۔

اور میں نے حضرت والد سے سنا فرماتے تھے کہ جو شخص کسی صاحب حکومت سے ملے اُس کو چاہیے یوں کہے کہ لَهِیَ عَصَ كُفَيْتُ حَمَّسَتْ حُمَيْتُ اور چاہیے کہ دہانتے ہاتھ کی ہر انگلی کو بند کرے لفظ اول کے ہر حرف کے تلفظ کے ساتھ اور بائیں ہاتھ کی ہر انگلی کو قبضہ کرے لفظ ثانی کے ہر حرف کے نزدیک پھر دونوں ہاتھوں کی انگلیاں بند کرے چلا جاوے پھر دونوں کو کھول دے اس کے سامنے جس سے ڈرتا ہے۔

مترجم کہتا ہے لفظ اول سے كُفَيْتُ اور لفظ ثانی سے حَمَّسَتْ مراد ہے یعنی جب کاف کہے تو دہانتے ہاتھ کی ایک انگلی بند کرے پھر جب باکے یعنی دوہرا حرف بولے تو دوسری انگلی بند کرے اور یائے تحتانیہ کے بعد تیسری انگلی اور عین کے بعد چوتھی اور صاد کے بعد پانچویں بند کرے اور علیٰ ہذا القیاس لفظ ثانی کے ہر حرف کے ساتھ ایک ایک انگلی بائیں ہاتھ کی بند کرے۔

اور میں نے سنا حضرت والد ماجد فرماتے تھے کہ حجۃ آیتیں ہیں قرآن کی جن کا آیت شفاء نام ہے بیمار کے واسطے ان کو ایک برتن میں لکھے اور پانی سے دھو کر پلاوے آیت مذکورہ و یَشْفِی سے آخر تک ہیں۔ ان آیات شفاء کا ترجمہ یہ ہے۔

بِرَأْسِ خَوْفِ حَاكِمٍ | وَسَمِعْتَهُ يَقُولُ
مَنْ خَافَ ذَا سُلْطَانَ فَلْيَقُلْ
كَلَيْعَصَ كُفَيْتُ حَمَّسَتْ حُمَيْتُ
وَلْيَقْبِضْ كُلَّ رِاصِعٍ مِنَ الْبَيْدِ
الْيُمْنَى عِنْدَ كُلِّ حَرْفٍ مِنَ اللَّفْظِ
الْأَوَّلِ وَمِنَ الْبَيْسُورِيِّ عِنْدَ كُلِّ حَرْفٍ
مِنَ الثَّانِي ثُمَّ لْيَفْتَحْهُمَا جَمِيعًا
فِي دَجْرٍ مِّنْ يَخَافُ مِنْهُ۔

آيَاتِ شَفَاءٍ لِّرَضِيٍّ | وَسَمِعْتُهُ
يَقُولُ سِتُّ آيَاتٍ مِنَ الْقُرْآنِ
تُسَمَّى بِآيَاتِ الشِّفَاءِ يَكْتُبُهَا
لِلْمَرِيضِ فِي إِنَاءٍ فَيَمْحُوهَا
بِالْمَاءِ وَيَشْمُرُ بِهَا وَيَشْفِي صَدُورَ
قَوْمٍ مُّؤْمِنِينَ وَشِفَاءٌ لِّمَا فِي

(۱) اور اللہ مومنوں کے سینوں کو شفا بخنتے گا (۲)
 اور امراض سینہ کے لیے شفا ہیں (۳) ان کے
 پیٹ سے پینے کی چیز نکلتی ہے جس کے مختلف
 رنگ ہیں اس میں لوگوں کے لیے شفا ہے
 (۴) قرآن سے جو کچھ ہم نازل کرتے ہیں وہ مومنوں
 کیلئے شفا اور رحمت ہے (۵) اور جب میں بیمار ہوتا ہوں
 تو وہ مجھے شفا بخشتا ہے (۶) آپ نے یہ بھی کہہ وہ مومنوں

اور میں نے حضرت والد سے سنا
 فرمانے تھے تَنْتَبِئْسَ آيَاتِيں ہیں کہ جادو
 کے اثر کو دفع کرتی ہیں اور شیطان اور
 چوروں اور درندے جانوروں سے پناہ
 ہو جاتی ہیں چار آیتیں سورہ بقرہ کے اول
 سے اور آیتہ الکرسی اور دو آیتیں اس کے
 بعد کی خَالِدُونَ تک اور تین
 آیتیں آخر سورہ بقرہ کی یعنی اللَّهُمَّ إِنِّي
 السَّمَوَاتِ سے آخر تک اور تین آیتیں
 سورہ اعراف کی اِنَّ رَبَّكُمْ
 مُحَمَّدٌ سَيُّدُنَا اور سورہ بنی اسرائیل
 کی پھلپی آیت یعنی قُلْ اَدْعُوا اللّٰهَ
 اَوْ اَدْعُوا الرَّحْمٰنَ سے آخر تک
 اور دس آیتیں صافات کے اول
 سے لَا رَبِّ تَك اور دو آیتیں سورہ
 رحمن کی يَا مَعْشَرَ الْجِنِّ سے تَنْتَبِئُونَ

الصُّدُورِ يَخْرُجُ مِنْ بَطُونِهَا
 شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَنُهُ فِيهِ
 شِفَاءٌ لِلنَّاسِ وَنُنَزَّلُ مِنَ
 الْقُرْآنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ وَرَحْمَةٌ
 لِّلْمُؤْمِنِيْنَ وَاِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ
 يَشْفِيْنِي قُلْ هُوَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
 هُدًى وَّ شِفَاءٌ -

سی و سہ آیت برائے
 دفع از سحر و محافظت
 از زردان و درندگان
 اَيَّةٌ تَنْفَعُ مِنَ
 السِّحْرِ وَتَكُوْنُ

حِزْبًا مِّنَ الشَّيْطٰنِ وَ اللّٰصُوْصِ
 وَ السِّبَاعِ اَرْبَعُ اَيٰتٍ مِّنْ اَوَّلِ
 الْبَقَرَةِ وَ اَيَّةُ الْكُرْسِيِّ وَ اَيَّتَانِ
 بَعْدَهَا اِلَى خٰلِدُوْنَ وَ ثَلَاثٌ مِّنْ
 اٰخِرِ الْبَقَرَةِ وَ ثَلَاثٌ مِّنَ الْاَعْرَافِ
 اِنَّ رَبَّكُمْ اللّٰهُ اِلَى مُّحْسِنِيْنَ
 وَ اٰخِرُ بَنِي اِسْرٰءِيْلَ قُلْ اَدْعُوْا
 اللّٰهَ اَوْ اَدْعُوْا الرَّحْمٰنَ وَ عَشْرُ
 اَيٰتٍ مِّنْ اَوَّلِ الصّٰفٰتِ اِلَى
 لَا رَبِّ وَ اَيَّتَانِ مِّنْ سُورَةِ
 الرَّحْمٰنِ يَا مَعْشَرَ الْجِنِّ اِلَى
 تَنْتَبِئُوْنَ وَ اٰخِرُ اَحْتَرِبُوْا نَزَّلْنَا

هَذَا الْقُرْآنَ وَآيَاتٍ مِنْ قُلِّ
 أُوحِيَ وَأَنْتَ تَعَالَى جَدُّ رَبِّنَا
 إِلَى شَطَطًا فَهَذِهِ هِيَ الْآيَاتُ
 الْمُسَمَّاهُ بِثَلَاثٍ وَثَلَاثِينَ آيَةً
 وَكَانَ سَيِّدِي الْوَالِدُ يَزِيدُ
 عَلَيْهَا الْفَاحِشَةَ وَقُلِّ يَا أَيُّهَا
 الْكُفْرُونَ وَقُلِّ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ
 الْمُعَوِّذَاتَيْنِ وَيَأْخُذُ مِنْ أَوَّلِ
 السُّورَةِ قُلِّ أُوحِيَ إِلَى شَطَطًا -

تک اور آخر سورہ ہمشری کو اَنْزَلْنَا
 سے آخر تک اور دو آیتیں سورہ جن یعنی
 قُلِّ أُوحِيَ کی دانتہ تعالیٰ جَدُّ رَبِّنَا
 سے شَطَطًا تک تو یہی آیات مذکورہ
 تینتیس آیت سے مسمیٰ ہیں اور ہمارے
 والد مرشد آیات مذکورہ پر سورہ فاتحہ
 اور قل یا ایہا الکافرون اور قل هو
 اللہ احد اور قل اعوذ برب
 الفلق ~~اور قل اعوذ برب الناس~~
 زیادہ کرتے تھے اور سورہ جن سے اول
 آیت یعنی قُلِّ أُوحِيَ سے شَطَطًا تک ~~تھے~~

ف۔ مترجم کتابہ حضرت مصنف قدس سرہ نے آیات مذکورہ کا پتا بتایا بطور
 اختصار کے کہ واقف سمجھ لے گا تو ناواقفوں کے واسطے مناسب معلوم ہوا کہ آیات
 مدروصہ کو یہاں پورا ذکر کر دیجئے کہ تلاش نہ کرنی پڑے۔

اَلَمْ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ هَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ
 بِالْغَيْبِ وَيُقِيمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ هَ وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ
 بِمَا اُنزِلَ اِلَيْكَ وَمَا اُنزِلَ مِنْ قَبْلِكَ هَ وَبِالْآخِرَةِ هُمْ يُوقِنُوْنَ
 اُولٰٓئِكَ عَلَى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ه
 اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ لَّهٗ
 مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ مَن ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِنْدَهٗ اِلَّا بِاِذْنِهٖ
 يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ هَ وَلَا يُحِيطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖ
 اِلَّا بِمَا شَاءَ هَ وَسِعَ كُرْسِيُّهٗ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ هَ وَلَا يَـُٔودُهٗ حِفْظُهُمَا هَ
 وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ هَ لَا اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ هَ قَدْ تَبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ هَ

فَمَنْ يَكْفُرْ بِالطَّاغُوتِ وَيُؤْمِنْ بِاللَّهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَىٰ
لَا انفِصَامَ لَهَا وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ هـ

اللَّهُ وَلِيُّ الَّذِينَ آمَنُوا يُخْرِجُهُم مِّنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ وَالَّذِينَ
كَفَرُوا أَوْلِيَاؤُهُمُ الطَّاغُوتُ يُخْرِجُونَهُمْ مِّنَ النُّورِ إِلَى الظُّلُمَاتِ
أُولَئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ هـ

اللَّهُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَإِنْ تُبَدُّوْا مَا فِي أَنْفُسِكُمْ
أَوْ خُفِّوْا يَكْسِبُكُمْ بِهِ اللَّهُ فَيَغْفِرْ لِمَنْ يَشَاءُ وَيُعَذِّبْ مَنْ يَشَاءُ هـ
وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ هـ

أَمِّنُ الرَّسُولِ بِمَا أُنزِلَ إِلَيْهِ مِنْ رَبِّهِ وَالْمُؤْمِنُونَ هـ كُلُّ أَمَنٍ
بِاللَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ لَا نُفِرُّقَ بَيْنَ أَحَدٍ مِنْ رُسُلِهِ
وَقَالُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ هـ لَا يَكْفُرُ اللَّهُ
نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا جَ نَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ جَ رَبَّنَا لَا
تُؤَاخِذْنَا إِنْ نَسِينَا أَوْ أَخْطَأْنَا جَ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا أَوْرَاقَ كَمَا حَمَلْتَهُ
عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِنَا جَ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْنَا مَا لَاطَقَتْ لَنَا جَ وَاعْفُ
عَنَّا وَاعْفِرْ لَنَا وَتَفَّ وَارْحَمْنَا وَتَفَّ أَنْتَ مَوْلَانَا وَتَفَّ فَانصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ
الْكَافِرِينَ هـ

إِنَّ رَبَّكُمُ اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ
اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ يُغْشَى اللَّيْلَ النَّهَارَ يَطْلُبُهَا حَتِيثًا وَالشَّمْسُ
وَالْقَمَرُ وَالنُّجُومُ مَسْخَرَاتٌ بِمِ بِأَمْرِهِ أَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْأَمْرُ تَبَارَكَ
اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ هـ

أَدْعُوا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَخُفْيَةً إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ هـ وَلَا تَلْفِسْ دُ وَا فِي
الْأَرْضِ يَعُدُّ رِضْلَاهُمَا وَادْعُوهُ خَوْفًا وَطَمَعًا إِنَّ رَحْمَةَ اللَّهِ قَرِيبٌ مِّنَ
الْمُحْسِنِينَ هـ

قُلْ اَدْعُوا اللّٰهَ اَوْ اَدْعُوا الرَّحْمٰنَ ۚ اَيَّامًا تَدْعُوۤا فَلَهُ الْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰى وَلَا تَجْهَرُوا بِصَلَاتِكُمْ وَلَا تَخَافُۦنَّ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذَلِكَ سَبِيْلًا
 وَقُلْ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِى لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَدًا اَوْ لَمْ يَكُنْ لَهٗ شَرِيْكًا فِى الْمَلِكِ وَّلَمْ يَكُنْ لَهٗ وِىٌّ مِنَ الدَّٰلِ وَكَبْرًا تَكْبِيْرًا

وَالصّٰفٰتِ صَفًا ۚ فَالزّٰجِرٰتِ رَجْرًا ۚ فَالتّٰلِيٰتِ ذِكْرًا ۚ اِنَّ اِلٰهَكُمْ لَوٰحِدٌ ۗ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَرَبُّ الْمَشْرِقِ ۗ اِنَّا زَيَّنَّا السَّمٰوٰتِ الدُّنْيَا بِزَيْنَةٍ ۗ نَّالِكُوۤا بِهٖ وَحِفْظًا ۗ مِنْ كُلِّ شَيْطٰنٍ مَّارِدٍ ۗ لَا يَسْمَعُوۡنَ اِلَّا الْمَلٰٓئِكَةَ الْاَعْمٰى وَيُقَدُّوۡنَ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ دُحُوْرًا ۗ وَلَهُمْ عَذٰبٌ وَّاصٍ ۗ ۗ اِلَّا مَنْ خَطِفَ الْخَطْفَةَ ۗ فَاتَّبَعَهُ سَهَابٌ تَابِقٌ ۗ فَاسْتَفْتٰهُمْ اَهُمَّ اَشَدُّ خَلْقًا اَمْ مَنْ خَلَقْنَا ۗ اِنَّا خَلَقْنَاهُمْ مِنْ طِيْنٍ لَّا رِيْبَ ۗ

بِاَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ ۗ اِنِ اسْتَفْتَعْتُمْ اَنْ تَنْفُذُوۡا مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فَانْفُذُوۡا ۗ وَلَا تَنْفُذُوۡنَ اِلَّا بِسُلْطٰنٍ ۗ فَاِتٰى الْاَعْرَابَ رِيْكَمَاتُكُمۡ بِانۡبَا ۗ يُرْسَلُ عَلَيْكُمَا شَوْاْظٌ مِّنۡ نَّارٍ وَّمُخَاسِرٌ فَلَا تَنْتَصِرٰنِ ۗ

لَوْ اَنْزَلْنٰ هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاٰتِهٖ خٰشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنۡ خَشِيَةِ اللّٰهِ ۗ وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُرُوۡنَ ۗ هُوَ اللّٰهُ الَّذِى لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۗ عَالِمُ الْغَيْبِ وَ الشَّهَادَةِ ۗ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ۗ هُوَ اللّٰهُ الَّذِى لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۗ الْمَلِكُ الْقُدُّوۡسُ السَّلَامُ ۗ الْمُؤْمِنُ الْمُهِمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ۗ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوۡنَ ۗ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ ۗ لَهُ الْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰى ۗ يُسَبِّحُهٗ كُلُّ مٰفِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۗ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۗ

قُلْ اُدْعِۤى اِلٰى اَنۡتَ اَسْمَعُ نَفَرًا مِّنۡ الْجِنِّ فَقَالُوۡا اِنَّا سَمِعْنَا

تَرَانَا نَجْمًا يَهْدِي إِلَى السُّرُودِ فَأَمَّا يَمِينُهَا وَكَانَ تَشْرِيكَ بِرَبِّهَا
أَحَدَهُ اللَّهُ وَأَنَّ تَعَالَى جَدُّ رَبَّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَلَا وَكْدًا اللَّهُ وَأَنَّ
كَانَ يَقُولُ سَفِيهًا عَلَى اللَّهِ شَطَطًا ه

اور میں نے حضرت والد سے سنا
فرماتے تھے کہ جب چیچک کی بیماری ظاہر
ہو تو نیلا تانگالے اور اس پر سورہ رحمن
پڑھ اور بے بار کہ توفیائی الآءِ رَبِّكُمَا
تُكذِّبَانِ پر پہنچنے تو ایک گروہ سے
اور اس پر پھونک ڈال اور دھاگے کو
لڑکے کی گردن میں باندھ دے حق تعالیٰ
اُس کو اس بیماری سے آرام دے گا۔

برائے حفظ چیچک | وَسَمِعْتُهُ

يَقُولُ إِذَا ظَهَرَ مَرَضُ الْحَبَّاتِ
فَخَذَ خَيْطًا أَرَزَقَ وَأَقْرَأَ سُورَةَ
الرَّحْمَنِ وَكَلَّمَا مَرَدَّتْ عَلَى
قَوْلِهَا تَعَالَى يَا أَيُّهَا الْآءِ رَبِّكُمَا
تُكذِّبَانِ ه فَاغْقِدْ عُقْدَةً
وَأَنْفِثْ فِيهَا وَعَلِقِ الْخَيْطَ فِي
عُنُقِ الصَّبِيِّ يُعَافِيهِ اللَّهُ تَعَالَى
مِنْ ذَلِكَ الْمَرَضِ -

نامہائے اصحاب کہف برائے امان اور غرق و آتش زدگی و غارت گرمی و
زدومی۔

اور سنا میں نے حضرت والد سے
فرماتے تھے کہ اصحاب کہف کے نام امان
ہیں ڈوبنے اور جلنے اور غارت گرمی اور چوری
سے آہی سے آخر تک دعا کرے۔

وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ أَنْمَاءُ أَصْحَابِ
الْكَهْفِ أَمَانٌ مِنَ الْغَرَقِ وَالْحَرِّ
وَالنَّهْبِ وَالسَّرِقِ -

اللَّهُ بِحُرْمَةِ يَمَلِيحًا مَكْسَلِيْنَا كَسْفُو طَطْ ذُرْفُطِيُوْسُ
كَسْفُطِيُوْسُ تَبِيُوْسُ يُوَاِسُ بُوْسُ وَكَلْبُهُمْ قَطْمِيْرُ
وَعَلَى اللَّهِ قَضُ السَّبِيلِ وَمِنْهَا جَائِرُ

اور سنا میں حضرت والد
رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے

برائے حاجت روائی | وَسَمِعْتُهُ
يَقُولُ إِذَا اعْتَرَضَتْ

فرماتے تھے کہ جب جھک کر کوئی حاجت درپیش
آوے تو یا بیدیع العجائب بالخیر
یا بیدیع کو بارہ سو بار پڑھ بارہ دن تک
کہ حق تعالیٰ تیری حاجت بر لاوے گا
اور ان اعمال مذکورہ کی اول فصل سے یہاں
تک جھک میرے والد مرشد نے اجازت دی
ہے مجملہ اور اعمال کے کہ جن میں مجھ کو اجازت
فرمائی ہے۔

لَكَ حَاجَةٌ فَأَقْرَأْ بِأَيْدِيَعِ
الْعَجَائِبِ بِالْخَيْرِ يَا بَدِيعُ الْفَأْ
وَمَا تَتَى مَرَّةً اثْنَا عَشَرَ يَوْمًا
فَإِنَّ اللَّهَ يَقْضِي حَاجَتَكَ هَذِهِ
عَزَائِمُ أَجَازِي سَيِّدِي الْوَالِدِ
بِهَافِي جُمْلَةً مَا أَجَازِي۔

حاجات مشککہ کے برآنے کے واسطے
چار رکعتیں پڑھے پہلی رکعت میں سورہ
فاتحہ کے بعد لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ
سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ
فَاسْتَجِبْنَا لَهُ وَبَجَيْنَا لَهُ مِنَ الْعَمَلِ
وَكَذَلِكَ نُبْعِي الْمُؤْمِنِينَ کو ستر
بار پڑھے اور دوسری رکعت میں بعد فاتحہ
کے سَبِّحْ إِنِّي مَسْنِي الضُّرِّ وَأَنْتَ
أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ سو بار پڑھے
اور تیسری رکعت میں بعد فاتحہ کے وَأَقْرَأِ
أَمْرِي إِلَى اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ بَصِيرٌ

تازہ برائے قضائے حاجات | يَقْضَاءُ الْحَاجَاتِ
الْمُهْتَمِرِ بِرُكُوعِ أَرْبَعِ رَكَعَاتٍ
يَقْرَأُ فِي الْأُولَى بَعْدَ الْفَاتِحَةِ
لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي
كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ ه
فَاسْتَجِبْنَا لَهُ وَبَجَيْنَا لَهُ مِنَ الْعَمَلِ
وَكَذَلِكَ نُبْعِي الْمُؤْمِنِينَ ه مِائَةً
مَرَّةً وَفِي الثَّانِيَةِ سَبِّحْ إِنِّي مَسْنِي
الضُّرِّ وَأَنْتَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ ه
مِائَةً مَرَّةً وَفِي الثَّلَاثَةِ وَأَقْرَأِ
أَمْرِي إِلَى اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ بَصِيرٌ

۱۔ صلوة الحاجتہ جو حدیث شریف میں آئی ہے وہ ظفر جلیل وغیرہ کتب حدیث میں
مذکور ہے پڑھنا اس کا افضل سب سے ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے

منقول ہے - ۱۲

بِأَعْبَادِهِ سَوَابِرٌ هُمْ أَوْرَاقٌ هِيَ كَأَنَّهَا بَلَابُخٌ كَتَبَتْ
 فِيهَا أَسْمَاءُ بَنَاتٍ لِّلَّذِينَ يَدْعُونَ مِن دُونِهِ لَسَوْفَ يَأْتِيهِمْ
 فِي ذَٰلِكَ عَذَابٌ أَلِيمٌ
 وَنِعْمَ الْوَكِيلُ سَوَابِرٌ هُمْ أَوْرَاقٌ هِيَ كَأَنَّهَا بَلَابُخٌ
 كَتَبَتْ فِيهَا أَسْمَاءُ بَنَاتٍ لِّلَّذِينَ يَدْعُونَ مِن دُونِهِ لَسَوْفَ
 يَأْتِيهِمْ فِي ذَٰلِكَ عَذَابٌ أَلِيمٌ
 سَوَابِرٌ -

بِأَعْبَادِهِ مِائَةً مَّرَّةً فِي السَّرَابِ
 قَالُوا حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ
 مِائَةً مَّرَّةً ثُمَّ يُسَلِّمُ وَيَقُولُ
 رَبِّ إِنِّي مَغْلُوبٌ فَأَنْتَ الصَّوْمِائَةُ
 مَّرَّةً -

ف۔ مولانا نے فرمایا کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد کیا کہ یہ چاروں آیتیں اسم اعظم ہیں کہ جن کے وسیلے سے جو سوال کرے پاوے اور جو دعا کرے قبول ہو اور حج کو عجب آتا ہے اس شخص سے کہ بواسطہ ان کے دعا کرے اور قبول نہ ہو فائدہ جلیلہ حضرت شاہ اہل اللہ قدس سرہ نے چار باب میں فرمایا کہ جو عمل کے حصول ہر مطلب میں جلالی ہو یا جمالی حکم میں کبریت احمر کے ہے اور اس کو اسم اعظم شمار کیا ہے وہ یہ آیت ہے :-
 لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ

رسول علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ دعا ذوالنون علیہ السلام کی ہے کہ مچھلی کے پیٹ میں فرمائی جو مسلمان جس مطلب کے واسطے اس آیت سے دعا کرے گا قبول ہوگی اور حق

۱۔ جناب مولانا عبدالعزیز صاحب علیہ الرحمۃ نے بیچ تفسیر سورہ نون کے جب یہ آیت لَوْ لَا أَنْتَ تَدَارَكُنَا نِعْمَتُكَ الْإِلَهِيَّةُ كَمَا هِيَ كَمَا مَشَاخِخٌ مَعْتَرِينَ سے واسطے دفع ہر غم و اندوہ کے آیت لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ الْإِلَهِيَّةُ کا پڑھنا تریاق مجرب ہے اور طریق اس کے پڑھنے کے دو ہیں ایک تو یہ کہ سو الاکھ بار بہیئت اجتماعی ایک مجلس میں پڑھے دوسرے یہ کہ ایک شخص تنہا اس آیت کو تین سو بار بعد نماز عشا کے تاریک مکان میں بیٹھ کر ساتھ شرائط طہارت اور استقبال قبلہ کے پڑھے اور پیالہ پانی کا بھر کر اپنے پاس رکھ لیوے اور لمحہ لمحہ اس پانی میں ہاتھ اپنا ڈال کر اپنے بدن اور منہ پر پھیرتا رہے تین روز یا سات روز یا چالیس روز اسی ترتیب سے پڑھے انتہی۔ اور ظفر جلیل میں در ضمن دعاؤں دفع غم کے قول حضرت امام جعفر صادقؑ کا بیچ فضائل ان چاروں آیتوں کے خوب لکھا ہے جو چلے سو دیکھ لے۔ ۱۲

یہ ہے کہ یہ دعا نہایت مجرب تاثیر اور کمال سریع الاثر ہے جس امر میں چاہے اس آیت سے دعا کر لے اور مشائخ اُس کی سرعت تاثیر اور عدم تخلف پر اجماع اور اتفاق رکھتے ہیں اور طیفیر دعا کا انھوں نے باقسام متعددہ ذکر کیا ہے آسان تر و طریقے میں ایک یہ کہ بارہ دن تک بہ نیت حصول مطلب بارہ ہزار بار پڑھے اور اگر نہ ہو سکے تو بارہ سو بار پڑھے اول اور آخر چند بار درود پڑھے کے اور دوسرا طریقہ یہ ہے کہ ایک لاکھ پچیس ہزار بار پڑھے۔ خلاصہ یہ ہے کہ اُس کی قوت تاثیر میں کچھ شک نہیں اس واسطے کہ ایسا کوئی عمل نہیں کہ جس کی صحت قرآن مجید سے بھی ہو اور صحیح حدیث سے بھی اور مشائخ کے اقوال سے بھی سوائے اس کے قرآن میں اس کی شان میں وارد ہے۔

فَاَسْتَجِبْنَاكَ وَنَجِّنَاكَ مِنَ الْغَمِّ مَوَكِّدًا لِّكَ نَجْنِي الْمُؤْمِنِينَ

اور جس کو شیطان باؤ لاکر ڈالے

یعنی جس پر آسیب کا حمل ہو تو اُس کے

بائیں کان میں یہ آیت سات بار پڑھے۔

وَلَقَدْ فَتَنَّا سُلَيْمَانَ

وَلَقَدْ فَتَنَّا سُلَيْمَانَ وَالْقَيْنَانَ

وَلَقَدْ فَتَنَّا سُلَيْمَانَ

وَلَقَدْ فَتَنَّا سُلَيْمَانَ

وَلَقَدْ فَتَنَّا سُلَيْمَانَ

وَلَقَدْ فَتَنَّا سُلَيْمَانَ

وَلَقَدْ فَتَنَّا سُلَيْمَانَ

وَلَقَدْ فَتَنَّا سُلَيْمَانَ

وَلَقَدْ فَتَنَّا سُلَيْمَانَ

وَلَقَدْ فَتَنَّا سُلَيْمَانَ

وَلَقَدْ فَتَنَّا سُلَيْمَانَ

وَلَقَدْ فَتَنَّا سُلَيْمَانَ

وَمِنْ حَبْطِ الشَّيْطَانِ

يَقْرَأُ فِي أُذُنِهِ الْيُسْرَى سَبْعَ

مَرَّاتٍ وَوَلَقَدْ فَتَنَّا سُلَيْمَانَ

وَلَقَدْ فَتَنَّا سُلَيْمَانَ

وَلَقَدْ فَتَنَّا سُلَيْمَانَ

وَلَقَدْ فَتَنَّا سُلَيْمَانَ

وَلَقَدْ فَتَنَّا سُلَيْمَانَ

وَلَقَدْ فَتَنَّا سُلَيْمَانَ

وَلَقَدْ فَتَنَّا سُلَيْمَانَ

وَلَقَدْ فَتَنَّا سُلَيْمَانَ

وَلَقَدْ فَتَنَّا سُلَيْمَانَ

وَلَقَدْ فَتَنَّا سُلَيْمَانَ

وَلَقَدْ فَتَنَّا سُلَيْمَانَ

وَلَقَدْ فَتَنَّا سُلَيْمَانَ

وَلَقَدْ فَتَنَّا سُلَيْمَانَ

بھی عمل ہے کہ اُس کے کان میں آخر سورۃ
مومنون کی یہ آیتیں پڑھے۔

کیا تم سمجھتے ہو کہ ہم نے تمہیں بے کار پیدا کیا
ہے اور تم ہماری طرف نہ لوٹاؤ جاؤ گے۔
اللہ پادشاہ برحق بلند ہے (شُرک وغیرہ سے)
اس کے سوا کوئی معبود نہیں (وہ معش
کریم کرب ہے اور جو اللہ کے سوا کسی اور معبود
کو پکارے جسکی اس کے پاس کوئی دلیل نہ ہو
تو اس کا حساب اسکے رب کے پاس ہوگا کہ وہ کافروں کو
فلاح یاب نہیں کرتا۔ آپ کہہ دیجئے کہ اے میرے رب
مغفرت اور رحم فرما کہ تو رحم الرحیمین ہے۔

اور دفع آسیب کا یہ بھی عمل
ہے کہ پاک پانی پر سورۃ فاتحہ اور
آیتہ الکرسی اور پانچ آیتیں اول سورۃ
جن کی پڑھے اور اُس پانی کا اُس کے
سنہ پر چھینٹا مارے کہ ہوش میں آجائے
گا اور جب کسی مکان میں جن معلوم ہوتو
اُسی پانی سے اُس مکان کی نواحی میں
چھینٹے مارے تو وہاں پھر دُا دے گا۔

اَفَحَسِبْتُمْ اِلٰى اٰخِرِ سُوْرَةِ الْمُؤْمِنُوْنَ .

اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنَاكُمْ
عِبَادًا وَاَنْتُمْ اِلٰهِيْنَ اَلَا تُزْجَعُوْنَ
فَتَعَالٰى اَللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ لَا اِلٰهَ
اِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَبِيْرِ
مَنْ يَّدْعُ مَعَ اللّٰهِ الْهٰ اٰخَرُط
لَا يُرْهٰنُ لَهٗ فَاِنَّمَا حِسَابُهُ
عِنْدَ رَبِّهٖ ۚ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ
الْكَافِرُوْنَ ۚ وَقُلْ رَبِّ اغْفِرْ وَاَرْحَمْ
وَاَنْتَ خَيْرُ الرَّاحِمِيْنَ ۚ
وَاَيْضًا يَقْرَأُ عَلٰى مَاءٍ طَاهِرٍ
اِنَّمَا تَحْتَمِدُ وَاٰيَةُ الْكُرْسِيِّ وَخَمْسَ
اٰيٰتٍ مِّنْ اَوَّلِ سُوْرَةِ النّٰجِيْنَ
وَيُرْسِتُ بِهٖ وَجْهَهَا فَاِنَّهَا يُفِيْقُ
وَ اِذَا اَحْسَ بِالْجَنِّيِّ فِىْ مَكَانٍ
فَرَسَتْهٖ مِنْ ذٰلِكَ الْمَاءِ فِى
نَوَاحِي الْمَكَانِ فَاِنَّهٗ لَا يَعُوْدُ
اِلَيْهٖ ۔

مترجم کہتا ہے سورہ جن کی آیات مذکورہ یہ ہیں۔

عَمَلٌ سَيِّبٌ زِدْهُ بَرَاءَةً دَفْعٌ جِنِّ زَخَانِ | قُلْ اُدْعِيْ اِلٰى اَنْتَ اَسْتَمِعْ نَفْسُ
مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوْا اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا يُّهْدِيْ اِلَى الْرَشْدِ فَاَمْتَابِيْطُ

لے نواحی یعنی اطراف ۱۲

وَلَنْ نُشْرِكَ بِرَبِّنَا أَحَدًا ۗ وَأَنْتَ تَعَالَىٰ جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً
وَلَا وَلَدًا ۗ وَأَنْتَ كَانَ يَقُولُ سَفِيهُنَا عَلَى اللَّهِ شَطَطًا ۗ وَأَنَا تَوَكَّلْتُ
أَنَّ لَكَ تَقْوَىٰ آلِهَتِنَا وَالْحِجْنَ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا ۗ

اور واسطے قریب ہونے شیطان
کے گھر سے اور ان کے پتھر پھینکنے کے لئے
یہ آیت پڑھے إِنَّهُمْ يَكِيدُونَ
كَيْدًا ۗ أَوَّكِيدٌ كَيْدًا ۗ فَمَهْلِكُ
الْكٰفِرِيْنَ اَمْهَلُهُمْ رُوَيْدًا
چار سو ہجرت کی کیلوں پر ہر کیل پر چیس
پچیس بار پھر ان کو گھر کے چاروں کونوں
میں ٹھونک دے۔

اور یہ بھی دفع جن کا عمل ہے کہ
اصحاب کہف کے نام گھر کی دیواروں میں
لکھے۔

اور عقیمہ یعنی بانجھ عورت کے واسطے
ہرن کی جھلی پر زعفران اور گلاب سے یہ
آیت لکھے۔ وَلَوْ أَنَّ قُرْآنًا سُيِّرَتْ
بِهِ الْجِبَالُ ۖ أَوْ قُطِعَتْ بِهِ الْأَرْضُ
أَوْ خَلِّمَ بِسَامُوتٍ بَيْتَ اللَّهِ الْأَمْرُ
جَمِيعًا ۗ پھر اس تعویذ کو اس کی گردن میں
باندھے اور یہ بھی عقیمہ کے واسطے ہے کہ
چالیس لونگوں پر سات سات بار اس آیت
کو پڑھے۔

وَلِنَمَامِ الشَّيْطَانِ بِالْبَيْتِ
وَرَمِيهِمْ بِالْحِجَارِ ۗ يَتَّقُرُّهُ هَذِهِ
الْآيَاتِ إِنَّهُمْ يَكِيدُونَ كَيْدًا
إِلَىٰ رُوَيْدًا ۗ عَلَىٰ أَرْبَعَةٍ مِّسَامِيرٍ
عَلَىٰ كُلِّ وَاحِدٍ خَمْسًا وَعِشْرِينَ
مَرَّةً ۗ ثُمَّ يَدْفِنُهَا فِي أَرْبَعَةِ
أَطْرَافِ ذَلِكَ الْبَيْتِ۔

برائے دفع جن از خانہ | وَإِضًا يَكْتُبُ
أَسْمَاءَ أَصْحَابِ الْكُهْفِ فِي جُدْرَانِ
الْبَيْتِ۔

بانجھ پن دور کرنے کیلئے | وَلِعَقِيمَةٍ
يَكْتُبُ هَذِهِ الْآيَةَ فِي رَأْسِ
الْعُزْلِ بِالزَّعْفَرَانِ وَمَاءِ
الْوَرْدِ ۗ ثُمَّ يُعَلِّقُ فِي عُنُقِهَا
وَلَوْ أَنَّ قُرْآنًا سُيِّرَتْ بِهِ
الْجِبَالُ إِلَىٰ جَمِيعًا ۗ وَإِضًا يَقْرَأُ
عَلَىٰ أَرْبَعِينَ قَرْنًا عَلَىٰ كُلِّ
وَاحِدٍ سَبْعَ مَرَّاتٍ ۗ أَوْ كَلَّمَتْ
إِلَىٰ نُورِهِ تَأْكُلُ كُلُّ يَوْمٍ وَاحِدًا

اور ایک لونگ کو ہر دن کھاوے اور شروع کرے
حیض کے غسل کے ہونے سے اور ان دنوں
میں اس کا رواج اس سے صحیح کرتا ہے۔

وَابْتَدَأْتُ مِنْ وَقْتِ
فَرَاعْتَهَا مِنْ غُسْلِ
الْمَحِيضِ وَيُؤَاعِفُهَا رَوْجَهَا
فِي تِلْكَ الْأَيَّامِ -

أَوْ كَطَلَمَاتٍ فِي بَحْرِ لَيْحِي يَغْشَاهُ
مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهِ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهِ
سَحَابٌ ظَلُمْتُ بَعْضَهَا
فَوْقَ بَعْضٍ إِذَا أَخْرَجَ يَدَهُ
لَمْ يَكِدْ يَرَاهَا وَمَنْ لَمْ يَجْعَلِ
اللَّهُ لِنُورٍ أَمَّا لِمَنْ نُورِهِ

ف مولانا نے فرمایا اور شرط اس عمل کی یہ بھی ہے کہ لونگ رات کو کھائے اور اس پر پانی نہ پئے۔

برائے اسقاط جنین | اور جو عورت بچہ
اسقاط کر دیتی ہو تو ایک تا کاٹم کارنگاں
کے قد کے برابر لے اور اس پر نوگرہیں لگاؤ
اور ہر گزہ پر و اَصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ
إِلَّا بِاللَّهِ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ
وَلَا تَكْفِي فِي ضَيْقِي سَيِّئًا يَمْكُرُونَ
إِنَّ اللَّهَ مَعَ الَّذِينَ اتَّقَوْا وَالَّذِينَ
هُمُ مُحْسِنُونَ هُوَ أَوَّلُ قَوْلِهَا
الْكَا فِرُونَ پڑھے اور بچھوئے۔

وَالَّتِي تُمْلِصُ جَنِينَهَا
يَا حُدُ حَيْطًا مُّعْصَفًا عَالِي
مِقْدَارِ طُوبَاهَا وَيَعْقِدُ عَلَيْهَا
تِسْعَ عَقَدٍ يَنْفُثُ فِي كُلِّ مَنِهَا
وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ إِلَّا بِاللَّهِ
إِلَى مُحْسِنُونَ هُوَ وَقَوْلُهَا أَيُّهَا
الْكَا فِرُونَ إِلَى آخِرِهَا -

برائے دروزہ | اور جس عورت کو دروزہ
یعنی رز کا پیدا ہونے کا درد تکلیف دے
تو پرچہ کا غنڈیں یہ آیت کھئے: وَالْقَتُّ

وَالَّتِي صَرَبَهَا الْمَخَاضُ يَكْتُبُ
فِي رُقْعَتِي وَالْقَتُّ مَا فِيهَا وَتَحَلَّتْ
وَأَذْنَتْ يَرْبَبَهَا وَحَقَّتْ إِيَّاهَا

أَشْرَاهَا وَيُقْتِ الرُّقْعَةَ فِي
 ثَوْبٍ طَاهِرٍ وَيُعَلِّقُهَا فِي فِجْدِهَا
 السُّبْرَى فَإِنَّهَا تَلِدُ سَوْجَعًا قَلَّتْ
 حَفِظْتُ مِنْ كِتَابِ الدَّرِّ الْمَنْشُورِ
 عَنِ الْأَعْمَشِ أَنَّ هَذِهِ الْكَلِمَةَ
 دُعَاءُ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ مَعْنَاهُ
 يَا حَيُّ قَبْلِ كُلِّ شَيْءٍ وَيَا حَيُّ
 بَعْدَ كُلِّ شَيْءٍ -

مَا فِيهَا وَتَحَلَّتْ ۗ وَأَذِنَتْ لِرَبِّهَا
 وَحَقَّتْ ۗ إِهْيَا أَشْمُ إِهْيَا أَوْسِ
 پرچے کو پاک کپڑے میں پیٹے اور اُس کی
 بائیں ران میں باندھے تو وہ جلد جئے گی
 میں کہتا ہوں مجھکو یاد ہے جلال الدین سیوطی
 کی کتاب درمنثور سے بروایت اعمشؓ کہ
 یہ کلمہ یعنی اِهْيَا أَشْمُ اِهْيَا جَابِ مُوسَى عَلَيْهِ
 السَّلَام کی دعا ہے معنی اُس کے یہ ہیں کہ اے
 زندہ قبل ہر چیز کے اور اے زندہ بعد ہر چیز کے

ف۔ مترجم کہتا ہے اِهْيَا بکسر ہمزہ وَاَشْرَاهَا بفتح ہمزہ وثنین لفظ یونانی
 ہے یعنی وہ انزل کی کبھی اُس کو زوال نہیں اور شَمُ اِهْيَا کہنا بدون ہمزہ کے خطاب ہے بزعم
 علمائے یہود کے کذا فی القاموس مولانا نے فرمایا کہ اگر اول سورۃ سے حقت تک
 شیرینی پر پڑھے اور حاملہ کو کھلاوے تو بھی جلدی جئے۔

وَالَّتِي لَا تَلِدُ إِلَّا أَنْثَى يَكْتُبُ
 قَبْلَ أَنْ تَمُوتَ عَلَى الْحَبْلِ ثَلَاثَةَ
 أَشْهُرٍ عَلَى رِقِّ الْغَزَالِ بِالزَّعْفَرَانِ
 وَمَاءِ الْوَرْدِ هَذِهِ الْآيَةُ اللَّهُ
 يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ أَنْثَى وَمَا تَغِيضُ
 الْأَرْحَامُ وَمَا تَزِدُّهُ وَكُلُّ شَيْءٍ
 عِنْدَكَ بِمَقْدَارٍ عَالِمُ الْغَيْبِ
 وَالشَّهَادَةُ الْكَبِيرُ الْمُتَعَالِ
 وَهَذِهِ الْآيَةُ يَا زَكْرِيَّا إِنَّا
 نَبَشِّرُكَ الْآيَاتِ نَسَمُ يَكْتُبُ بِحَقِّ

برائے نے کہ فرزند زینہ زاید اور جو
 عورت سوائے لڑکی کے لڑکا نہ جنتی ہو تو حمل
 پر تین مہینے گزرنے سے پہلے ہرن کی جھلی
 پر زعفران اور گلاب سے اس آیت کو لکھے
 اللَّهُ يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ أَنْثَى وَمَا
 تَغِيضُ الْأَرْحَامُ وَمَا تَزِدُّهُ وَ
 كُلُّ شَيْءٍ عِنْدَكَ بِمَقْدَارٍ عَالِمُ
 الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةُ الْكَبِيرُ الْمُتَعَالِ
 اور اس آیت کو لکھے يَا زَكْرِيَّا إِنَّا
 نَبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ اسْمُهُ يَحْيَى لَمْ

مَرْيَمَ وَعِيسَى ابْنًا صَاحِبَاتٍ
الْعَمْرِ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ -

وَ أَخْبَرَنِي مَنْ اَثَقَ بِهِ
لِلْبِقْلَةِ لَا يَعِيشُ لَهَا وَ كَدُّ
يَا خُدُّ نَا نَحْوَاهُ وَ الْفَيْضُ الْأَسْوَدُ
وَ يَقْرَأُ عَلَيْهِمَا عِنْدَ ظَهْرِ
يَوْمِ الْاِثْنَيْنِ اَرْبَعِينَ مَرَّةً سُورَةَ
الشَّمْسِ بَدَأُ كُلُّ مَرَّةً بِالصَّلَاةِ
عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ
وَ يَحْتَمُّ بِهَاتَا كُلُّهَا الْمَرْأَةُ كُلُّ
يَوْمٍ مِنْ حَمَلِهَا إِلَى فِطَامِ
الْوَلَدِ -

وَ أَخْبَرَنِي أَيْضًا لَتِي لَا تَلِدُ
إِلَّا اُنْتِي أَنْ يَخْطُ خَطًا مُسْتَدِيرًا
عَلَى بَطْنِهَا سَبْعِينَ مَرَّةً فِي كُلِّ
مَرَّةٍ يَقُولُ مَعَ اِدَارَةِ الْاِصْبَعِ
يَا مَتِينُ -

ثُمَّ نَعُوذُ إِلَى الْكَلَامِ لِاَوَّلِ
فَنَقُولُ مِنْ تِلْكَ الْعَزَائِمِ

بُخَعَلَّ كَسْمٌ مِنْ قَبْلِ سَمِيَّاهُ پھر بھکھے
بِحَقِّ مَرْيَمَ وَعِيسَى ابْنًا صَاحِبَاتِ
طَوِيلِ الْعَمْرِ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَ آله
پھر اس تعویذ کو حاملہ باندھے رہے۔
برائے زلے کہ فرزندش نہ زید | اور اس

شخص نے جس پر بھگو اعتماد ہے خبر دی کہ
جس عورت کا لڑکا نہ زندہ رہتا ہو تو
اجوائن اور کالی مرتج لے دونوں چیزوں پہ
دوشنبے کے دن دوپہر کو چالیس بار سورہ
والشمس پڑھے ہر بار دو دو ٹھہ کر شروع
کرے اور اسی پر ختم کرے اُس کو ہر روز
عورت کھایا کرے حمل کے دن سے لڑکے
کے دودھ چھڑانے تک۔

ایضاً برائے فرزند زینہ | اور یہ بھی اسی
شخص معتمد نے بھگو خبر دی کہ جو عورت
سوائے لڑکی کے لڑکا نہ جنتی ہو تو اس کے
پیٹ پر گول لکیر کھینچنے ستر بار ہر بار انگلی
کے پھرنے کے ساتھ یا مَتِينُ کہے۔

اعمال برائے چشم زخم ساحرہ کہ | پھر ہم جو دع
درمندی ڈان و ٹھیا گویند کرتے ہیں پہلے

۱۴ مقلاتہ بالکسزنی کہ فرزندش نہ زید ۱۲ ص

۱۵ گول لکیر یعنی دائرہ ۱۲

لِلصَّيِّبِ الَّذِي أَصَابَهُ عَيْنٌ
عَائِنَتِي يَخُطُّ خَطًّا مُسْتَدِيرًا
يَا سَكِينِ وَهُوَ يَقْرَأُ آيَةَ الْكُرْسِيِّ
وَهَذِهِ الْآيَاتِ وَقُلْ جَاءَ
الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ
كَانَ زَهُوقًا وَيُحِقُّ اللَّهُ الْحَقَّ
بِكَلِمَاتِهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُونَ
وَيُرِيدُ اللَّهُ أَنْ يُحِقَّ الْحَقَّ
بِكَلِمَاتِهِ وَيَقْطَعَ دَابِرَ الْكَافِرِينَ
لِيُحِقَّ الْحَقَّ وَيُبْطِلَ الْبَاطِلَ وَلَوْ كَرِهَ
الْمُجْرِمُونَ وَيَمْحُو اللَّهُ الْبَاطِلَ
وَيُحِقُّ الْحَقَّ بِكَلِمَاتِهِ إِنَّهُ عَلِيمٌ
بِذَاتِ الصُّدُورِ ثُمَّ يَقُولُ أَعُوذُ
بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ
كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ وَعَيْنٍ
لَأَمَّتِ يَا حَفِيفُ يَا رَقِيبُ يَا وَكِيلُ
يَا كَفِيلُ فَسَيُكْفِيكُمُ اللَّهُ
وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ثُمَّ يَرُكُزُ
السَّكِينِ فِي وَسْطِ الدَّائِرَةِ
وَيَقُولُ رَكَزْتُهَا فِي قَلْبِ
الْعَائِنَةِ ثُمَّ يَسْتُرُهَا تَحْتَ
صَحْفَةٍ أَوْ تَعْبٍ.

کلام کی طرف تو کہتے ہیں ان ہی عزیمتوں سے
یعنی جن کی والد ماجد سے اجازت ہے یہ عمل
ہے اُس بڑکے کے واسطے جس کو نظر لگانے
والی عورت کی نظر لگ گئی اُس عورت کو
ڈان اور ٹمبیا بھی کہتے ہیں ایک گول لکیر
چھری سے کھینچنے آیت الکرسی اور ان آیتوں
کو پڑھتے ہوئے: وَقُلْ جَاءَ الْحَقُّ
وَزَهَقَ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ
زَهُوقًا وَيُحِقُّ اللَّهُ الْحَقَّ بِكَلِمَاتِهِ
وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُونَ ه وَيُرِيدُ
اللَّهُ أَنْ يُحِقَّ الْحَقَّ بِكَلِمَاتِهِ
وَيَقْطَعَ دَابِرَ الْكَافِرِينَ ه وَيُحِقُّ
الْحَقَّ وَيُبْطِلَ الْبَاطِلَ وَلَوْ كَرِهَ
الْمُجْرِمُونَ ه وَيَمْحُو اللَّهُ الْبَاطِلَ
وَيُحِقُّ الْحَقَّ بِكَلِمَاتِهِ إِنَّهُ
عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ه پھر یہ
دعا پڑھے: أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ
التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْطَانٍ
وَهَامَّةٍ وَعَيْنٍ لِأَمَّتِ يَا حَفِيفُ
يَا رَقِيبُ يَا وَكِيلُ يَا كَفِيلُ فَسَيُكْفِيكُمُ
اللَّهُ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ہ پھر چھری
کو کندل کے اند کاڑھے اور کہے کہ میں نے

چھری ٹھونک دی نظر لگانے والی کے دل میں پھر اس کو ڈھک دے رکابی کے نیچے پاتوب

کے نیچے یعنی طباق کے نیچے۔

برائے چشم زخم | اور یہ بھی ہے کہ جو نظر لگانے والے یا جادوگر کو کہے یا فلانے اور اُس کا نام لے کر پکارے نظر لگانے کے وقت یا اُس وقت جب خود اُس کا ذکر کرے تو اُس کا اثر باطل ہو جائے گا۔

برائے چشم زخم | اور یہ بھی ہے کہ جب نظر لگانا اور نظر کا لگانے والا ثابت ہو جاوے تو اس کے منہ اور دونوں ہاتھ اور دونوں پانوں اور اُس کی شہ گاہ کو دھونے کو کہے ایک برتن میں اور اُس پانی کو اُس پر چھڑکے جس کو نظر لگی تو اسی دم اچھا ہو جاوے میں کہتا ہوں امام مالک نے موطا میں روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نظر لگانے والے کو اسی طرح کے مانند حکم کیا یعنی شہ گاہ وغیرہ کے دھونے کا۔

وَإِيضًا مَنْ قَالَ لِلْعَائِنِ
أَوِ السَّاحِرِ يَا قُلَانُ وَدَعَا
بِاسْمِهِ وَقَتَّ حِكَايَتَهُ عَنْ
نَفْسِهِ بَطَلَ عَمَلُهُ

وَإِيضًا إِذَا تَحَقَّقَ الْعَيْنُ
وَالْعَائِنُ أَمْرًا أَنْ يَغْسِلَ وَجْهَهُ
وَذِرَاعَيْهِ وَرِجْلَيْهِ دَاخِلَةً
إِذَا رِيحَ فِي إِتَاءٍ وَصَبَّ ذِيكَ
الْمَاءَ عَلَى الْمُعْيُونِ بَرَاءً مِنْ
سَاعَتِهِ قُلْتُ أَخْرَجَ مَا لَكَ
فِي الْمُوْطَأِ أَمْرًا عَلَيْهِ الصَّلَاةُ
وَالسَّلَامُ يَعْأَيْنَ قَرِيبًا مِنْ
هَذِهِ الْكَيْفِيَّةِ۔

ف۔ مولانا نے فرمایا کہ صحیح مسلم میں مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نظر کا لگنا ٹھیک ہے اگر کوئی چیز تقدیر پر غالب ہوتی تو نظر غالب ہوتی اور جب کوئی تم سے دھلاوے تو دھودو یعنی اگر دفع نظر کے واسطے کوئی تم سے دست کرے کہ منہ وغیرہ دھودیں تو دھود دینا چاہیے کہ شاید تمہاری ہی نظر لگ گئی ہو اس کا بُرا ماننا عبت ہے اور روایت ہے کہ عثمان نے ایک خوبصورت لڑکا دیکھا تو فرمایا اس کی ٹھوڑی میں کالا ٹیکا لگا دو کہ اس کو نظر نہ لگے۔

لہ کالایم کالوں کے واسطے دفع نظر کے اثر سے ترمذی میں ثابت ہے ۱۲

مترجم کہتا ہے کہ یہ جوڑ کے کے کلاسیکا لکادیتے ہیں معلوم ہوا کہ بے اصل بات نہیں ہے والٹر اعلم۔

وَإَيْضًا أَدْرَعُ مِنْ خَيْطِ طَاهِرٍ ثَلَاثَةَ أَدْرِعٍ وَاتْرُكْهُ عِنْدَ مَنْ يَحْفَظُهُ ثُمَّ اقْرَأْ هَذِهِ الْعَزِيمَةَ عَلَى الْمَعْيُونِ ثُمَّ أَدْرَعُ ثَانِيًا فَإِنْ زَادَ أَوْ نَقَصَ فَهُوَ مَعْيُونٌ فَكِّرِ الْعَمَلَ ثَلَاثًا يَذْهَبُ أَمْرُ الْعَيْنِ بِسْمِ اللَّهِ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَتَقْرَأُ الْفَاتِحَةَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ تَقُولُ عَزَمْتُ عَلَيْكَ أَيَّتُهَا الْعَيْنُ الَّتِي فِي فُلَانِ بْنِ فُلَانَةَ أَوْ فُلَانَةَ بِنْتِ فُلَانَةَ بَعِزَّ عِزِّ اللَّهِ وَبُورَ عَظَمَتِهِ وَجَبَّ اللَّهُ بِمَا جَرَى بِهِ الْفُلُكُمُ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ إِلَى خَيْرٍ خَلَقَ اللَّهُ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَزَمْتُ عَلَيْكَ أَيَّتُهَا الْعَيْنُ الَّتِي فِي فُلَانِ بْنِ فُلَانَةَ بِحَقِّ أَشْرَاهِيَا بَرَاهِيَا أَدُوْنِيَا أَضْيَاثُ إِلَّ شَذَايَ عَزَمْتُ عَلَيْكَ أَيَّتُهَا الْعَيْنُ الَّتِي فِي فُلَانِ بْنِ فُلَانَةَ بِحَقِّ شَهَتْ بَهَتْ رَنْتَهَتْ يَا فَنْطَاعَ الْجَا يَا كَدَى لَا يَقْوَى عَلَيْكَ أَرْضٌ وَلَا سَمَاءٌ يَا أُخْرَجِي يَا نَفْسَ السُّوءِ مِنْ فُلَانِ بْنِ فُلَانَةَ كَمَا أُخْرِجَ يُوسُفُ مِنَ الْمُصِيقِ وَجُعِلَ يُوسُفُ فِي الْبَحْرِ طَرِيقٌ وَالْإِنَانَتِ بَرِيئَةٌ مِنَ اللَّهِ تَعَالَى وَاللَّهُ تَعَالَى بَرِيءٌ مِنْكَ أُخْرَجِي يَا نَفْسَ السُّوءِ مِنْ فُلَانِ بْنِ فُلَانَةَ يَا نَفْسَ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ اللَّهُ الْقَمَدُ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ هَ وَ لَمْ يَكُنْ لَهَا كُفُوًا أَحَدٌ أُخْرَجِي يَا نَفْسَ السُّوءِ يَا نَفْسَ الْفِ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ وَنَزَلُ مِنَ الْقُرْآنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ وَرَحْمَةٌ لِلْمُؤْمِنِينَ هَ لَوْ أَنْزَلْنَا هَذَا الْقُرْآنَ عَلَى جَبَلٍ لَرَأَيْتَهُ خَاشِعًا مُتَصَدِّعًا مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ فَاللَّهُ خَيْرٌ حَافِظًا وَهُوَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ هَ حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ هَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَى

سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ۔
 ایضاً برائے چشم زخم | اور یہ بھی چشم زخم کا عمل ہے کہ ایک پاک تاگا تین ہاتھ ناپ لے
 اور اس کے پاس رکھ جو نظر زدہ ہے پھر یہ عزیمت یعنی عزمِ علیہ سے
 آخر تک پڑھ جس پر نظر لگی ہے پھر اُس تاگے کو دوسری بار ناپ سوا کرتین ہاتھ
 سے بڑھ جائے یا کم ہو جائے تو معلوم کر کہ اُس کو نظر لگی ہے تو اس عمل کو تین بار مکرر
 کر نظر کا اثر دور ہوگا طریقہ عزیمت کا یہ ہے کہ بِسْمِ اللّٰهِ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ كُو
 تین بار پڑھے اور سورہ فاتحہ کو تین بار پڑھ کر عزیمت مذکورہ شروع کرے اور بجائے
 فلان بن فلانہ کے اُس کا اور اُس کی ماں کا نام لے۔

برائے مسخور و مریض | اور جس پر جادو کا
 مایوس العلاج | اثر ہو اور اُس
 بیمار کے واسطے جس کی بیماری نے طبیعوں
 کو عاجز کر دیا ہو چینی کے سفید برتن میں
 یہ اسم لکھے؛ یا حی حسین لاجی فی دیمو حکا
 ملکہ و بقا شہ یا حی پھر اُس کو پانی
 سے دھو کر چالیس دن پیے۔ میں کہتا ہوں
 میں نے حضرت والد کو دیکھا کہ اس اسم پر
 سورہ فاتحہ زیادہ کرتے تھے۔

برائے گم شدہ | اور جس کی کوئی چیز کھوئی
 جاوے پھر کہے یا حَفِیْظُ اَیْکِ سُوْنِیْسِ
 بار بدون زیادتی اور کمی کے پھر یہ آیت

وَلَمَسَّ حُورَ الْمَرْيُضِ
 الَّذِي اَعْمِيَ الْاَطْبَاءُ مَرَضًا
 يَكْتَبُ فِي اِنَاءٍ صِیْنِيٍّ اَبْيَضٍ
 يَاحِي حَيْنَ لَاحِي فِي دَيْمُوْمَةٍ
 مُلْكِهِ وَبَقَائِهِ يَاحِي فَيَمْحُوهُ
 بِالْمَاءِ وَيَشْرِبُ اِلَى اَرْبَعِيْنَ
 يَوْمًا قُلْتُ وَرَايْتُ سَيِّدِي
 الْوَالِدَ يَزِيدُ عَلَيَّ الْفَاتِحَةَ۔

وَمَنْ ضَاعَ لَكَ شَيْءٌ فَقَالَ
 يَا حَفِیْظُ مِائَةً مَّرَّةً وَتِسْعَ عَشْرَ
 مَرَّةً مِّنْ غَيْرِ زِيَادَةٍ وَتَقْصَانِ

۱۷ یعنی اے زندہ اس وقت کہ نہیں تھا کوئی زندہ قائم ہے تو بیچ بادشاہت ہمیشہ
 اپنی کے اور بقا اپنی کے اے زندہ اچھا کر دے اس بیمار کو ۱۲

يَا بَنِي إِسْرَائِيلَ إِنَّا جَعَلْنَا لَكُمُ الْفِرْعَوْنَ وَمِثْلَهُ لَعْنًا مُّثْقَلًا
 حَبِيبًا مِّنْ خَرْدَلٍ فَتَكُنْ فِي
 صَخْرَةٍ أَوْ فِي السَّمَاوَاتِ أَوْ فِي الْأَرْضِ
 يَأْتِي بِهَا اللَّهُ هَآئِلًا مِّنْ سَمَوَاتٍ
 نَّوَاصِرَ فَتَصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ إِنَّكَ
 أَبْصَرُ

ثُمَّ قَرَأَ يَا بَنِي إِسْرَائِيلَ تَكُونُ
 مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ إِلَى
 يَأْتِي بِهَا اللَّهُ طِمَاطًا مَّرَّةً
 وَتِسْعَ عَشْرَةَ مَّرَّةً رَدَّ اللَّهُ عَلَيْهِ
 صَافِيَةً

پھر لاوے گا۔
 برائے شناختن دزد اور چور کے پیمانے
 کے واسطے دُ شخص آئے سامنے بیٹھیں اور
 بٹھنی کو اپنے درمیان میں بٹھائے رہیں اور
 اُس کو لکھے کی دو انگلیوں سے اٹھائے رہیں
 اور جس پر چور کی تہمت ہو اُس کا نام بڑھتی ہیں
 لکھے اور سورہۃ یونس کو مِّن الْمُکْرِمِیْنَ
 تک پڑھے سو اگر وہی شخص چور ہوگا تو بڑھتی
 گھوم جاوے گی پھر اگر نہ گھومے تو اُس کا نام
 مٹا کر دوسرے شخص کا نام لکھے اور وہیں تک
 پڑھے اور اسی طرح ہر شخص منہم کا نام لکھنا جاوے
 یہاں تک کہ گھومے میں کہتا ہوں کہ جو شخص
 یہ عمل یا ایسا کوئی اور عمل کرے چور پر مطلع ہو
 تو اُس پر واجب ہے کہ اُس کے چرانے پر یقین
 نہ کرے اور اُس کو بدنام نہ کرے بلکہ قرآن کی
 پیروی کرے کہ یہ عمل بھی اتباع قرآن کا ایک
 طریقہ ہے حق تعالیٰ نے سورہۃ نبی اسرائیل میں
 فرمایا اور نہ چھپے پڑا اُس چیز کے جس کا تجھ کو

وَلَمَّا عَرَفْنَا السَّارِقَ يَتَقَابَلُ
 اِتْنَانِ وَيُمسِكَانِ الْاِبْرِيْقَ
 بَيْنَهُمَا وَيَحْمِلَانِهِ بَيْنَ
 اِصْبَعَيْهِمَا السَّبَابَتَيْنِ وَيَكْتُبُ
 اَسْمَ الْمُتَّهَمِ فِي الْاِبْرِيْقِ وَيَقْرَأُ
 سُورَةَ لَيْسَ اِلَى مِّن الْمُكْرِمِیْنَ
 فَاِنْ كَانَ هُوَ الَّذِي سَوَقَ دَارَ
 الْاِبْرِيْقِ فَاِنْ كَمْ يَدَارُ فَلْيَسُحُ
 اِسْمًا وَيَكْتُبُ اِسْمَ غَدِيْرٍ
 وَهَكَذَا اِحْتَى يَدُ وِرْقَلْتِ
 وَيَجِبُ عَلٰی مِّن اَطْلَعُ عَلٰی السَّارِقِ
 بِاَمْتَالِ هَذِهِ اَنْ لَا يَجْزِمَ
 لِسَوْقَتِهَا وَلَا يُشَيِّعَ فَاِحْسَنَةُ بَلْ
 يَتَّبِعُ الْقَرَآءَتِ فَاِنَّمَا هِيَ طَرِيقُ
 اِتِّبَاعِ الْقَرَآءَتِ قَالَ اللهُ تَعَالٰی
 وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ اَلَمْ

یقین نہیں مقرر کان اور آنکھ اور دل ہر ایک

کا سوال کیا جاوے گا۔

برائے کردہ گنہگار اور اگر تر اغلام

بھاگ گیا ہو تو ایک کاغذ میں لکھ اور اُس

کو کسی چیز میں لپیٹ کر اندھیری کوٹھڑی میں

دو پتھروں کے بیچ میں رکھ دے یعنی سورۃ

فاتحہ اور آیتہ الکرسی کو کچھ پھر اللہ سے

یا ارحم الراحمین تک لکھ پھر یہ

آیت لکھ: اَللّٰهُمَّ كَظَلَمْتَنِيْ فَبَجِّرْ حِجِّيْ

يَّغْشَاةٌ مَّوْجٍ مِّنْ فَوْقِهِ مَوْجٌ

مِّنْ فَوْقِهِمْ سَكَابُ طَلَمَاتٍ

بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ اِذَا اُخْرِجَ

يَدًا لَمْ يَكْدِ يَرَاهَا وَمَنْ لَمْ

يَجْعَلِ اللّٰهُ لَهٗ نُورًا فَمَا لَهُ مِنْ

نُورٍ وَمِنْ ذَرَّائِهِمْ بَرَزَخٌ اِلَى

يَوْمٍ يُّبْعَثُوْنَ وَصَرَبٌ لَّنَا مَثَلًا

وَلَنَسِيْ خَلْقًا ؕ وَاللّٰهُ مِنْ

ذَرَّائِهِمْ مُحِيْطٌ ؕ بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ

مَّجِيْدٌ فِىْ نُوْحٍ مَّحْفُوْظٍ پھر یہ

دعا پڑھے اللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْأَلُكَ مِنْ اَخْرَجَكَ

وَ اِذَا اَبَقَ لَكَ اِبْنُ قَالَتْ

فِى قِرْطَابٍ وَّ اَجْعَلْ مَنِيْ غَطَاءً

وَ اَتْرُكْ مَنِيْ بَيْتٍ مُّظْلِمٍ وَصَعْدًا

بَيْنَ جَجْرَيْنِ وَ هِيَ الْفَارِخَةُ وَ

اٰيَةُ الْكُرْسِيِّ ثُمَّ الْكُتُبُ اَللّٰهُمَّ

اِنِّىْ اَسْأَلُكَ بِاَنَّ لَكَ السَّمٰوٰتِ

وَالْاَرْضِ وَمَنْ يُّهَيِّئْ فَاَجْعَلِ

اَللّٰهُمَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا

فِيْهِمَا عَلٰى عَبْدِكَ فُلَانِ ابْنِ

فُلَانَةٍ اَصِيْقَ مِنْ خَلْقِكَ

حَتّٰى يَّرْجِعَ اِلَى مَوْلَاكَ بِرَحْمَتِكَ

يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ثُمَّ الْكُتُبُ

اَوْ كُظَلَمَاتٍ فِىْ بَجْرِ اِلَى فَمَا لَهُ

مِّنْ نُورٍ وَمِنْ ذَرَّائِهِمْ بَرَزَخٌ

اِلَى يَوْمٍ يُّبْعَثُوْنَ ؕ وَصَرَبٌ لَّنَا

مَثَلًا وَّلَنَسِيْ خَلْقًا ؕ وَاللّٰهُ مِنْ

ذَرَّائِهِمْ مُحِيْطٌ ؕ بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ

مَّجِيْدٌ فِىْ نُوْحٍ مَّحْفُوْظٍ ثُمَّ

لہ معمول مولانا اٹحق رحمۃ اللہ علیہ کا یہ تھا کہ گم ہوئی چیز کیلئے یا کسی کے لڑکے وغیرہ گم ہوئے کیلئے درود شریف

لکھ دیتے تھے کہ اونچی جگہ یعنی درخت یا کھوٹی وغیرہ پڑکائے۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم اللہم صل علی محمد

و علی آل محمد و بارک وسلم الف الف مرۃ و الف الف ذرۃ - ۱۴

ترجمہ:۔ الہی بیچ سے ان آیات کے وسیلہ سے تیرے نبی محمدؐ اور انکی آل و اصحاب پر نازل رحمت و سلامتی کی درخواست کرتا ہوں کہ لے ارحم الراحمین اپنی رحمت سے اس فرار شدہ غلام کو اس کے آقا کے پاس پہنچا دے۔

برائے انجال حاجت اور جب تو چاہے

کہ حق تعالیٰ تیری مراد برلاوے تو سورہ فاتحہ کو پڑھ اس طرح کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم کی میم کو الحمد للہ کے لام سے ملاوے کیشنبے کے دن سے فجر کی سنت اور فرض کے درمیان میں شروع کرے ستر بار اور دوسرے دن اسی وقت ساٹھ بار اور تیسرے دن پچاس بار اسی طرح ہر روز دس دس بار کرتا جاوے یہاں تک کہ ہفتے کے دن دس بار پڑھے۔

طریقہ استخارہ اور جب تو چاہے کہ اپنے

خواب میں وہ حال دیکھے جس میں تیری خلاصی ہے اُس تنگی سے جس میں تو مبتلا ہے تو وضو کر اور پاک پڑھے ہن اور قیلہ رودا ہنی کروٹ پر لیٹ اور سورہ الشمس کو سات بار اور سورہ واللیل کو سات بار اور قتل ہو اللہ کو سات بار پڑھ اور دوسری روایت میں قل ہو اللہ

يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِحَقِّ هَذِهِ الْآيَاتِ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَيَّ نَبِيِّكَ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ وَأَنْ تُرَدَّ الْعَبْدَ إِلَى مَوْلَاهُ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ۔

وَإِذَا أَرَدْتَ أَنْ يُبْرِحَ اللَّهُ حَاجَتَكَ فَاقْرَأْ سُورَةَ الْفَاتِحَةِ بِأَنْ تُوَصِّلَ مِيمَ الْبِسْمَلَةِ بِلَامِ الْحَمْدِ لِلَّهِ تَبْدَأُ مِنْ يَوْمِ الْأَحَدِ بَيْنَ سُنَّةِ الْفَجْرِ وَفَرْضِهِ سَبْعِينَ مَرَّةً وَالْيَوْمِ الثَّانِي سِتِينَ وَهَكَذَا تَنْقُصُ كُلَّ يَوْمٍ عَشْرَةً حَتَّى يَكُونَ يَوْمَ السَّبْتِ عَشْرَ مَرَّةٍ۔

وَإِذَا أَرَدْتَ أَنْ تَرَى نِي مَنَامِكَ مَا فِيهِ مَخْرَجٌ مِمَّا أَنْتَ فِيهِ مِنَ الضِّيقِ فَتَوَضَّأْ وَالْبَسْ ثِيَابًا طَاهِرَةً وَنَمْ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ عَلَى يَمِينِكَ وَاقْرَأْ وَالشَّمْسِ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَاللَّيْلِ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ

سَبْعَ مَرَّاتٍ وَفِي رِوَايَتِيَدَل
 قُلْ هُوَ اللَّهُ سُورَةُ التَّيْنِ
 سَبْعَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قُلْ اللَّهُمَّ
 اِرِنِّي فِي مَنَاجِي كَذَا وَكَذَا وَاجْعَلْ
 لِي مِنْ اَمْرِي فَرْجًا وَمَخْرَجًا
 ذَا رِنِّي فِي مَنَاجِي مَا اسْتَدِرُّ
 بِهَا عَلِي اِجَابَةً دَعْوَتِي فَاِنْ
 رَاَيْتَ مَا يَسُرُّكَ وَاِلَّا فَا فَعَلْ
 مِثْلَ ذَلِكَ فِي اللَّيْلِ الثَّالِثِيْتِ
 فَاِنْ رَاَيْتَ وَاِلَّا فِي الثَّالِثِيْتِ اِلَى
 السَّابِعِيْتِ لَا يَعُدُّ وَهِيَ الْاَمْرَانِ
 شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى جَرَّبَهَا جَمَاعَةٌ
 مِنْ اَصْحَابِنَا -

کے عوض سورۃ والتین کاسات بار پڑھنا
 آیا ہے۔ پھر یوں کہے خداوند انجھکو میرے
 خواب میں ایسا اور ایسا دکھلا دے اور
 میرے اس حال میں کشادگی اور خلاصی کر دے
 اور میرے خواب میں وہ چیز دکھادے جس
 سے میں اپنی دعا کے قبول ہو جانے کو دنیا
 کر جاؤں تو اگر تو اسی رات وہ چیز خواب
 میں دیکھے جس کو تو چاہتا ہے تو خوب ہوا
 اور نہیں تو اسی طرح دوسری رات کر سو
 اگر مطلب حاصل ہو فہو المراد
 اور نہیں تو تیسری رات بھی اسی طرح کر
 ساتویں رات تک انشاء اللہ تعالیٰ ساتویں
 کے آگے نہ بڑھے گا کہ حال کھل جائے گا اس
 عمل کا ہمارے صحبت والوں نے تجربہ کیا ہے۔

رُقِيَّةُ الْحَمُومِ اِنْ كُتِبَ وَيُعَلَّقُ عَلَى عَصِيْدٍ يَبْرَأُ سِرِّيَعًا ذُن
 اللَّهُ تَعَالَى بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ه بَرَاءَةٌ مِنْ اللَّهِ الْعَزِيزِ
 الْحَكِيمِ اِلَى اُمِّ مِلْدَمِ نِ اَلَّتِي تَاكُلُ اللَّحْمَ وَتَشْرَبُ الدَّمَّ وَتَهْتَمُّ
 الْعُظْمَ اَمَّا بَعْدُ يَا اُمِّ مِلْدَمِ اِنْ كُنْتِ مُؤْمِنَةً فَحَقِّقِي مُحَمَّدٍ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ اِنْ كُنْتِ يَهُودِيَّةً فَحَقِّقِي مُوسَى الْكَلِيمِ
 عَلَيْهِ السَّلَامُ وَ اِنْ كُنْتِ نَصْرَانِيَّةً فَحَقِّقِي الْمَسِيحَ عِيسَى بْنِ مَرْيَمَ
 عَلَيْهِمَا السَّلَامُ اَنْ لَا اَكَلْتِ بِلِفْلَانِ بْنِ فُلَانَةَ حُمًا وَلَا شَرِبْتِ
 لَسَدًا وَلَا هَشَمْتِ لَسَ عَظْمًا وَ تَحْوِي عَنْهُ اِلَى مَنْ اَتَّخَذَ مَعَ اللَّهِ
 إِلَهًا آخَرَ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ وَ اِلَّا فَانْتِ بِرِسِيَّتِكَ مِنْ

اللّٰهُ تَعَالٰی وَ اللّٰهُ تَعَالٰی بِرَبِّیْ مُنَّكَ وَ حَسْبُنَا اللّٰهُ وَ نِعْمَ التَّوَكُّیْلُ
وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِیْمِ وَ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰی سَیِّدِنَا
مُحَمَّدٍ وَ اٰلِهِ وَ صَحْبِهِ وَسَلَّمَ -

افسوںہائے تپ | جس کو تپ آتی ہو اُس کا افسوں یہ ہے کہ ایک کاغذ میں
لکھے اور اُس کے بازو میں باندھے جلد اچھا ہو جاوے گا اللہ تعالیٰ کے حکم سے بسم اللہ
سے آخر تک لکھے۔

ف۔ اُمِّ مِلْدَمِ عَرَبِیِّ زَبَانٍ مِّنْ تَپٍ كُنْتِ هِيَ اَدْرَجَائِ فَلَانَ بْنِ
فَلَانَةَ كَرَمِيضٍ كَا اَدْرَاسٍ كِي مَانِ كَا نَامُ لَكُمُ -

وَاَيْضًا يَقْرَأُ كُلُّ يَوْمٍ بَعْدَ
صَلَاةِ الْعَصْرِ سُورَةَ الْمَجَادِلَةِ
ثَلَاثَ مَرَّاتٍ -

انہی بھی عمل ہے دفع تپ کا کہ
ہر روز عصر کی نماز کے بعد سورہ مجادلہ
تین بار پڑھے تپ دلے پر۔

وَلَمِنَ يَسِ الْخَنَازِيرِ يَعْقِدُ عَلٰی سَیْرِ مِّنْ اَلادِيمِ عَلٰی مَقْدَارِ طُولِ
الْمَرِيضِ اِخْذِي وَ اَزْبَعِيْنَ عُقْدَةً يَنْفُثُ فِي كُلِّ عُقْدَةٍ بِسْمِ اللّٰهِ
السُّكْنٰنِ الرَّحِيْمِ اَعُوْذُ بِسُوْرِ اللّٰهِ وَقَدْرَةِ اللّٰهِ وَقُوَّةِ اللّٰهِ وَعَظَمَتِهِ
اللّٰهِ وَبُرْهَانِ اللّٰهِ وَ سُلْطٰنِ اللّٰهِ وَ كُنْفِ اللّٰهِ وَ جَوَارِ اللّٰهِ وَ اٰمَانِ اللّٰهِ
وَ حِزْرِ اللّٰهِ وَ صُنْعِ اللّٰهِ وَ كِبْرِيَا اللّٰهِ وَ نَظَرِ اللّٰهِ وَ بَهَاءِ اللّٰهِ وَ جَلَالِ اللّٰهِ
وَ كَمَالِ اللّٰهِ لَا اِسْرَآءَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ مِّنْ شَيْءٍ مَا اَجْدُ -
برائے خنازیر | اور جس کی گردن میں کنگھہ مالا ہو تو چوڑے کے تسمے پر جو مریض کے

لہ معمول مولانا شاہ عبدالعزیز قدس سرہ اور مولانا اسحق رحمہ اللہ کاتپ کے دفع کے لئے
یہ تھا کہ گلے میں باندھنے کے لئے یہ لکھ دیتے تھے: قُلْنَا يَا نَارُ كُونِي بَرْدًا وَسَلَامًا
عَلَىٰ اِبْرٰهِيْمَ ط اور پینے کے لئے بیماری دفع ہونے کے لئے سَلَامٌ قَوْلًا
مِّنْ رَبِّ رَحِيْمٍ ۝ ۱۲

قد کے برابر ہوا کہتے ہیں گھر دے اور ہر گھر پر یہ دعا پھونکنے یعنی بسم اللہ سے آخر تک۔
 وَبِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
 صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ بِسْمِ اللَّهِ الْعَظِيمِ
 الْحَكِيمِ الْكَرِيمِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ بِعِزَّةِ
 اللَّهِ وَقُدْرَتِهِ وَسُلْطَانِهِ أَيُّهَا الْحُمْرَةُ جَاءَتْكَ جُنُودٌ
 مِنَ السَّمَاءِ وَقَالَ سَلِيمَانُ أَيُّهَا الرِّيحُ أَجِيبِي دَاعِيَ اللَّهِ وَمَنْ
 لَمْ يُجِبْ دَاعِيَ اللَّهِ فَمَا لَهُ مِنْ مَلْجَأٍ وَمَا لَهُ مِنْ ظَهَائِرٍ
 بِسْمِ اللَّهِ وَبِالْتَّمَاءِ الطَّيِّبِ عَلَى اللَّهِ اللَّهُ يَكْفِيكَ وَاللَّهُ يُشْفِيكَ
 مِنْ كُلِّ دَاءٍ يُؤْذِيكَ وَمِنْ كُلِّ آفَةٍ تَعْتْرِيكَ لِأَحْوَالٍ وَلَا قُوَّةَ
 إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى خَيْرِ خَلْقِهِ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَ
 أَصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ وَسَلِّمْ تَسْلِيمًا كَثِيرًا بِرَحْمَتِهِ وَهُوَ أَرْحَمُ
 الرَّاحِمِينَ۔

برائے سرخ بادہ | اور جس کے بدن پر سرخ بادہ ظاہر ہو وہ افسون کرے اس
 دعا سے سات بار اور اشارہ کرتا جاوے پڑھنے کے وقت چھری سے
 وہ دعا بسم اللہ سے آخر تک ہے۔

وَبِسْمِ اللَّهِ يَشْكُو بَصَرَهُ يَفْرَأُ هَذَا الْآيَةَ فَكُشِفْنَا عَنْكَ
 غِطَاءُكَ فَبَصُورَكَ الْيَوْمَ حَدِيدٌ هُوَ بَعْدَ كُلِّ صَلَاةٍ مَكْتُوبَةٍ۔
 برائے ضعف بصر | اور جو ضعف بصارت سے نالاں ہو وہ یہ آیت
 پڑھا کرے بعد ہر نماز فرض کے۔ فَكُشِفْنَا عَنْكَ غِطَاءُكَ فَبَصُورَكَ
 الْيَوْمَ حَدِيدٌ هُوَ

برائے صرع | اور جو مگی میں مبتلا ہو
 تو تانبے کی ایک تختی لے سو اس میں کیشنبہ

وَبِسْمِ اللَّهِ ابْتَلَى بِالصَّوْمِ
 يَا خُدَّ لَوْحًا مِنَ النُّحَاسِ

فَيَنْقُشُ فِيهَا أَوَّلَ سَاعَتِي مِمَّنْ
يَوْمَ الْأَحَدِ فِي طَرْفٍ مِّنْهُ يَا
قَهَّارُ أَنْتَ الَّذِي لَا يُطَاقُ
إِنْتِقَامُهُ يَا قَهَّارُ وَفِي الطَّرْفِ
الْآخِرِ يَا مُدَبِّرَ كُلِّ جَبَّارٍ
عَنْيَدِي بِقَهْرٍ عَزِيزٍ سُلْطَانُهُ
يَا مُدَبِّرُ وَاللَّهُ الْمَوْقِيُّ وَالْمُعِينُ

کی پہلی ساعت میں اُس تختی کے ایک
طرف یہ کھدوا دے: يَا قَهَّارُ أَنْتَ
الَّذِي لَا يُطَاقُ إِنْتِقَامُهُ يَا
قَهَّارُ اور دوسری طرف یہ کھدوا دے
يَا مُدَبِّرَ كُلِّ جَبَّارٍ عَنِ يَدِي بِقَهْرٍ
عَزِيزٍ سُلْطَانُهُ يَا مُدَبِّرُ اور
اللہ توفیق دینے والا ہے اور مددگار یعنی
اعمال کا اثر توفیق اور اعانت ربانی پر
مختم ہے۔

نویں فصل

آداب و شرائط عالم ربّانی کا بیان

مصنّف قدس سرہ نے عالم ربّانی یعنی عالم حقانی جو علم ظاہر اور علم باطن دونوں سے کامل ہے اُس کے آداب اس فصل میں ارشاد کئے۔

حق تعالیٰ نے فرمایا سو کیوں نہیں

نکلے ہر قوم سے چند لوگ تا وہ دین کا فہم
حاصل کریں اور تا اپنی قوم کو خدا کی نافرمانی
سے ڈراویں جب اُن کی طرف پلٹ جاویا
شاید وہ پر سیز کریں نافرمانی سے۔

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى فَلَؤَلَا تَفَرُّ
مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِنْهُمْ طَائِفَةٌ
يَتَّبِعُوهَا فِي الدِّينِ وَلِيُنذِرُوا
قَوْمَهُمْ إِذَا رَجَعُوا إِلَيْهِمْ
لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُونَ ۝

ف۔ مولاناؒ نے فرمایا یعنی طالبان علوم دین کو چاہیے کہ اپنی نہایت سعی اور
عمرہ غرض فقہیت سے رہنمائی قوم کی اور ڈرانا اُن کا ٹھہراویں۔ اور ڈرانے کو اس واسطے
خاص کر ذکر فرمایا نہ مزہدہ رسانی کو ڈرانا اہم ہے رہنمائی سے اور اس آیت میں دلیل ہے
اس پر کہ تفقہ اور تذکیر فرض کفایہ ہے یعنی ہر قوم اور ہر شہر اور گائوں میں چند لوگوں پر
علم دین سیکھنا اور مسائل فقہ کا دریافت کرنا اور باقی لوگوں کو سکھانا ضرور ہے اور اگر
بعض اہل شہر علم دینی نہ سکھیں گے تو سب گنہگار ہوں گے اور معلوم ہوا اس آیت
سے کہ علم دین سیکھنے سے یہ غرض ہے کہ خود دین پر قائم ہو اور باقی لوگوں کو دین پر لادے
اور یہ نہیں کہ اپنے علم کے گنہگار سے لوگوں کو ذلیل جانے اور خلق اللہ کو اپنی طرف
جھکاوے دُنیا حاصل کرنے کو۔

مترجم کہتا ہے حکیم سنائی علیہ الرحمۃ نے کیا خوب فرمایا

نظم

جہل ازاں علم بہ بود صد بار
 کہ نداند ہمیں یمین دیار
 علم داند بعلم نہ کند کار
 عالم ربّانی اور فقیہ حقانی جو انبیاء اور
 مرسلین کا وارث ہے وہ ہے جو محافظت
 کرے چند امور پر۔

علم کز تو ترانہ بستاند
 نہ بدان لعنت است برابلیس
 بل بدان لعنت ست کا نردین
 الْعَاكِفُ الرَّبَّانِيُّ الَّذِي
 يَكُونُ وَارِثَ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ
 هُوَ مَنْ يَحَافِظُ عَلَى أُمُورٍ۔

ازاں جملہ مصنف حقانی نے پانچ امر یہاں بیان فرمائے۔

بجملہ اُن امور کے جن کی محافظت عالم
 ربّانی پر ضرور ہے یہ ہے کہ پڑھاوے علم
 کو از قسم تفسیر اور حدیث اور فقہ اور
 سلوک اور عقائد اور نحو اور صرف کے
 اور اس کو لازم نہیں کہ علم کلام اور اصول
 اور منطق میں مشغول رہے۔ حق تعالیٰ نے
 سورہ جمعہ میں فرمایا کہ اللہ وہ ہے جس
 نے بن پڑھوں میں رسول بھیجا اُن ہی میں
 سے یعنی وہ بھی اُمّی ہے خواندہ نہیں تلاوت
 کرتا ہے اُن پر آیات خدا کی اور پاک کرتا
 ہے اُن کو اور سکھاتا ہے اُن کو کتاب یعنی
 قرآن مجید اور حکمت یعنی حدیث۔

صَهَا أَنْ يُدْرَسَ الْعِلْمُ مِنَ
 التَّفْسِيرِ وَالْحَدِيثِ وَالْفِقْهِ وَ
 السُّلُوكِ وَالْعَقَائِدِ وَالتَّحْوِيلِ
 وَالصُّوْفِ لَيْسَ لَهُ أَنْ يَشْغَلَ
 بِالنِّكَلَامِ وَالْأَصُولِ وَالْمَنْطِقِ
 قَالَ اللَّهُ تَعَالَى هُوَ الَّذِي بَعَثَ
 فِي الْأُمِّيِّينَ رَسُولًا مِنْهُمْ يَتْلُو
 عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُعَلِّمُهُمُ
 وَالْحِكْمَةَ وَدُعَاؤَهُمْ إِلَى سَبِيلِ اللَّهِ وَيُخْرِجُهُمُ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ بِإِذْنِ اللَّهِ تَعَالَى الْعَلِيمِ

ف۔ مصنف قدس سرہ نے آیت قرآنی سے ثابت کیا کہ علم دین منحصر ہے قرآن
 اور حدیث میں اور فقہ اور سلوک اور عقائد قرآن اور حدیث سے مستخرج اور مستنبط
 ہیں کتاب اور سنت بجائے متن ہیں اور علوم ثلاثہ مذکورہ بجائے شرح کے اور نحو

اور صرف اس واسطے علم دین میں شمار ہوئے کہ فہم کتاب اور سنت کا اس پر موقوف ہے اور عطف اصول کا کلام پر عطف تفسیری ہے۔ اس واسطے کہ کلام کو اصول بھی بولتے ہیں اور اصول سے فقہ اصول حدیث مراد نہیں اس واسطے کہ جب حدیث اور فقہ علم دین ہوئے تو ان کے اصول بھی علوم دینیہ میں داخل ہیں۔ مولانا نے حاشیے میں فرمایا عقائد اور کلام میں فرق یہ ہے کہ عقائد علم باللہ اور اس کی صفات اور افعال سے عبارت ہے دلائل عقلیہ سے خالص ہو کر اور اگر دلائل عقلیہ کہیں مذکور بھی ہوں تو بطریق تبرع اور عدم لزوم کے اور علم کلام میں تو مباحث منطوق اور مورعاتہ اور جوہر اور عرض اور ہیولی اور صورت کے مباحث اور نفس وغیرہ کے مباحث داخل ہیں اور وہ یعنی کلام تو مبنی ہے مقدمات عقلیہ اور دلائل بدعیہ سے

اور تدریس میں جس کی مراعات واجب ہے چند چیزیں ہیں۔

وَمَا يَحِبُّ فِي التَّدْرِيسِ
مُرَاعَاةَ أَشْيَاءَ شَوْحِ الْغَرِيبِ لُغَةً۔

(۱) شرح غریب کرنا یا اعتبار لغت کے یعنی اگر کوئی لفظ قلیل الاستعمال ہو جس

کے معنی نہ مفہوم ہوتے ہوں تو اس کو بیان کرے بحسب لغت یا اصطلاح کے۔

وَالْعَوِيصِ الْمُغْلَقِ مَحْوًا (۲) اور جو شکل مغلق ہو بنا بر قواعد

نحویہ کے اُسکو بیان کرے

یعنی اگر کوئی صیغہ دشوار یا ترکیب پیچ دار کہ شاگردوں کے ذہن پر صعب ہو تو

اُس کو موافق صرف اور نحو کے حل کر دے۔

(۳) اور تو جی مسائل کی اس طرح پر

وَتَوْجِيهِ الْمَسْأَلِ بِأَنْ

کرنا کہ اُس کی صورت باندھ دے جزئی

يُصَوِّرُهَا بِأَلَا مَثَلَتِ الْجَزْءِ عِيَّتًا

مثالوں سے اور اُن کا حاصل بیان کرے۔

وَيُبَيِّنُ حَاصِلَهَا۔

یعنی اگر کتاب میں قواعد کلیہ مذکور ہوں اور طلیہ کے ذہن میں نہ آتے ہوں تو صاف

صاف عبارت سے اُن کی بعضی جزئی مثالیں مذکور کرے اور خلاصہ اُن کا اس طرح بیان

کرے کہ فحاطبیین کے ذہن میں آجاوے۔

وَتَقْرِيْبُ الدَّلَائِلِ لِتَحْصُلِ
السَّبَبِ حَيْثُ يُلْزَمُ بَعْضُ الْمَقْدِمَاتِ
بِبَعْضٍ وَانْدِمَاجَ بَعْضِهَا فِي
بَعْضٍ -

(۴) اور تقریب دلائل اس طرح پر
کرنا کہ نتیجہ حاصل ہو جائے بسبب لازم ہونے
بعض مقدمات کے بعض کو اور داخل ہونے
بعض مقدمات کے بعض میں۔

یعنی اگر کتاب میں کسی مسئلہ پر دلیل قائم ہو تو اس کے مقدمات چھیدہ کو اس طرح
رواں کرے کہ اگر شرطیات سے قیاس مرکب ہے تو لزوم بعض مقدمات سے بعض کو
اور اگر حملیات سے قیاس مرکب ہے تو بسبب اندراج بعض کے بعض میں نتیجہ حاصل
ہو جاوے تقریب دلیل عبارت ہے سوق دلیل سے اس طرح پر کہ مستلزم مطلوب ہو۔

وَقَوَاعِدُ التَّعْرِيفَاتِ
وَالْقَوَاعِدُ الْكَلِمَاتِ -

(۵) اور قواعد تقيود کے بیان کرنا تعريفات
اور قواعد کلمیہ میں۔

یعنی تعریف اور قواعد میں ہر ہر قید کا فائدہ بیان کرے تا حد جامع اور مانع
غیر متدرک محصل ہو یعنی فلانی قید اس واسطے مذکور ہوئی کہ فلانی فلانی صورت
نکل جاوے جو معرف کے افراد میں نہیں ہے مثلاً کلمے کی تعریف میں لفظ اس واسطے
مذکور ہوا کہ ذوالارج سے احتراز ہو جاوے اس واسطے کہ وہ کلمے کے افراد میں نہیں
اور اسی طرح سے قواعد کلمیہ میں چنانچہ علم اصول میں یوں کہنا کہ حدیث مرسل غیر ثقہ واجب
العمل نہیں تو مرسل غیر ثقہ کی قید سے مرسل ثقہ خارج ہو گیا جیسے سعید بن المسیبؓ کے
مراسیل امام شافعیؒ کے نزدیک واجب العمل ہیں کذا فی الحاشیۃ العزیزیتہ۔

وَدَوْجُوْكَ الْحَصْرِ فِي التَّقْسِيْمَاتِ -

(۶) اور تقسیمات میں وجوہ حصر کے بیان کرنا
یعنی بحسب استنقار یا بدلیل عقلی بیان کرے کہ مطلوب اقسام مذکورہ میں منحصر ہے۔

وَدَفْعِ الشَّبَهَاتِ الظَّاهِرَةِ
كَمُخْتَلِفِيْنَ يَرَى اَنْهَمَا مُشْتَرِكَا

(۷) اور دفع کرنا شبہات ظاہرہ کا جیسے
دو مختلف مذہب یا توجیہ یا عبارات کا مشتبہ

۱۲ یعنی خطوط اور اشارات اور منارے میلوں کے اور عقود یعنی انگلیوں سے گنتا

خیال میں آنا یاد و مشتبہ مذہب وغیرہ
کو مختلف گمان کرنا۔

أَوْصَشْتَهُمِ يَوْمَ يَوْمِ
مُخْتَلِفَانِ مِنَ الْمَذَاهِبِ وَ
التَّوَجُّهِاتِ وَالْعِبَارَاتِ -

یعنی اگر دو مذہب یاد و توجہ ہیں یاد و عبارتیں اور اسی طرح دو سوال یاد و جواب
جو فی الحقیقت مخالف اور مختلف ہیں وہ ظاہر میں مشتبہ معلوم ہوتے ہوں تو دونوں میں
بتقریر واضح فرق بیان کرے اس کو تفریق ملتسبیں کہتے ہیں اور دو مشتبہ کو مختلف
گمان کرے تو اُس کے عل اختلافات کو تطبیق مختلفین بولتے ہیں خواہ اختلاف دونوں
کا بدلات مطابق ہو یا ایک مطابق اور دوسرا تضمتی یا التزامی۔

اور دفع کرنا شہادت ظاہرہ کا چنانچہ لازم
آنا اُس کا جو تعریفات میں متنع ہے جیسے
استدراک اور حقی تر کا ذکر کرنا و علیٰ ہذا القیاس
عدم جمع و منع یا لازم آنا اُس کا جو برابر میں
متنع ہے چنانچہ جزئی ہونا کبریٰ کا اور سالبہ
ہونا صغریٰ کا۔

وَكَلَّرُوهُمْ مَا يَمْتَنِعُ فِي التَّعْرِيفَاتِ
كَاسْتِدْرَاكِ وَذِكْرِ الْأَخْفَى وَ
الْبَرَاهِينِ كَجُزْئِيَّةِ الْكُبْرَى
وَسَلْبِ الصَّغْرَى -

مترجم کہتا ہے استدراک عبارت ہے اُس لفظ سے جو کلام میں زیادہ ہو بلا فائدہ
اور تعریف میں اخفی کا لانا چنانچہ تار کی تعریف میں کہنا اُسْطَقْسُ فَوْقَ الْأَسْطَقْسَاتِ
یاد دفع کرنا اس کا جو قیاس استثنائی میں
لزم کا اور قیاس اقرانی میں اندراج کا قاج
ہے یاد دفع کرنا مخالفت کا اس کتاب کی دوسری
عبارت سے یا کسی امام کے کلام سے۔

أَوْ قَادِحٍ فِي اللَّزْوْمِ وَالْإِنْدِرَاجِ
أَوْ مُخَالَفَتَيْ بَعِيَارَةٍ أُخْرَى
أَوْ يَكْلَامٍ رَاصِمٍ مِّنَ الْأَيْمَتِ -

وہ امام جو اس فن کے اماموں میں داخل ہے یعنی اگر مصنف کی عبارت اس کی کتاب
کی دوسری عبارت سے مخالف ہو یا اُس فن کے امام کے مخالف ہو تو اُس کی توجیہ کرنا
چاہیے یا منع اور مناقضہ اجمالیہ مصنف کے کلام پر بادی الزامے میں نظر آتا ہو اور اُس کا

مناظرہ قاعدہ مناظرہ پر تشریح نہ کھاتا ہو تو اس کا دفع کرنا ضرور ہے ہذا صرح لمصنف
قدس سرہ فی رسالۃ اخری۔

فَالْعَالِمُ لَا يَفِيدُ تَلَا مَذَاتَهُ
فَارِدَةً تَامَةً حَتَّى يَبَيِّنَ لَهُمْ
هَذِهِ الْأُمُورَ ثُمَّ يُبَيِّنُ عَلَيْهَا
فِي دَرَسِهِ۔

تو عالم اپنے شاگردوں کو فائدہ تامہ
کا فائدہ نہ کرے گا جب تک ان سے ان
امور مذکورہ کو نہ بیان کر دے پھر ان ہی امور
پر اشنا کے درس میں آگاہ کرنا جاوے۔

ان قواعد مجملہ کے مواقع مخصوصہ میں شرح اور تفصیل ہوتی جاوے گا یا معقول
محسوس ہو گیا۔

وَمِنْهَا أَنْ يُلْقِنَ الْأَشْغَالَ
وَقَدْ ذَكَرْنَا هَذَا بِالتَّفْصِيلِ
وَلَيْكُنْ لَكَ وَقْتُ يَجِدِسُ
فِيهِ مَعَ النَّاسِ مُتَوَجِّهًا إِلَيْهِمْ
يُلْقِي عَلَيْهِمُ السَّكِينَةَ فَإِنَّ
مُحَمَّدَ اللَّهِ تَعَالَى لَا تَنِيْمُ إِلَّا بِالْإِسْطِطَاعَةِ
الْمُمَكِّنَةِ ثُمَّ الْإِسْطِطَاعَةُ
الْمَيْسَرَةُ وَمِنْ الثَّانِيَةِ الْقُحْبَةُ
وَالْحَثُّ عَلَى الْأَشْغَالِ قَوْلًا وَفِعْلًا
وَتَصَرُّفًا بِالْقَلْبِ وَاللَّهُ
أَعْلَمُ وَالْجِبَابُ الْإِشَارَةُ فِي
قَوْلِهَا تَعَالَى وَيُرْكَبُهُمْ۔

اور مجملہ ان امور کے جن کی قضا
عالم ربانی پر لازم ہے یہ ہے کہ اشغال
کی تلقین کرے اور ہم نے ان کو بتفصیل
تمام فصول سابقہ میں ذکر کیا ہے اور اس
کے لئے ایک وقت مقرر کرنا چاہیے جس
میں لوگوں کے ساتھ بیٹھے ان کی طرف
متوجہ ہو کر ان پر نسبت ڈالنے کو اس
دوسلے کہ محبت الہی تمام نہیں ہوتی مگر
استطاعت ممکنہ سے اور بعد اس کے
استطاعت میسرہ سے اور قسم ثانی
یعنی استطاعت میسرہ سے صحبت ہے
اور رعیت دلانا اشغال پر قول سے اور
فعل سے اور دل کے تصرف سے واللہ اعلم
اور اسی کی طرف یعنی صفائی دل برکت
صحبت کے اشارہ ہے حق تعالیٰ کے

اس قول میں دیکھ لیں کہ یعنی رسول کریم
صلی اللہ علیہ وسلم ان کو پاک کرتے ہیں۔
اپنے انوارِ صحیح سے۔

اور منجملہ امور مذکورہ کے یہ ہے کہ لوگو
کا خبر گیری رہے وعظ اور نصیحت سے حق تعالیٰ
نے اپنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
فرمایا کہ نصیحت کیا اگر نصیحت کرتا فائدہ
دے اور وعظ کہنے والے کو چاہیے کہ قصہ
گوئی سے پرہیز کرے کہ مقررہ ہم کو روایت
پہنچی ہے کتب حدیث میں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے اصحاب ان
کے بعد خبر گیری کیا کرتے تھے۔ مسلمان کی
وعظ اور نصیحت سے اور ہم کو روایت پہنچی ہے
سنن ابن ماجہ وغیرہ میں کہ قصہ خوانی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں نہ تھی
اور نہ ابویجر اور عمر رضی اللہ عنہما کے زمانے
میں اور ہم کو روایت ثابت ہوا ہے کہ صحابہ
کرام قصہ خوانوں کو مساجد سے نکال دیتے
تھے تو ہم نے ان روایات سے معلوم کیا کہ
قصہ گوئی اور چیز ہے وعظ اور نصیحت
کے سوا اور یہ معلوم ہو گیا کہ قصہ گوئی شرع
میں مذموم اور معیوب ہے کہ زمانہ صحابہ رضی
میں نہ تھی اور وہ قصہ خوانوں کو نکال دیتے

وَمِنْهَا أَنْ يَتَحَوَّلَهُمْ بِالْمَوْعِظَةِ
قَالَ اللَّهُ تَعَالَى لِرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْنَا نَفَعَتِ
الذِّكْرَى ه وَيُجْتَنِبُ الْقَصَصَ
فَقَدْ رُوِيَ فِي الْأُصُولِ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَأَصْحَابَهُ مِنْ بَعْدِهِ كَانُوا
يَتَحَوَّلُونَ بِالْمَوْعِظَةِ وَرُوِيَ
فِي سُنَنِ ابْنِ مَاجَةَ وَغَيْرِهِ أَنَّ
الْقَصَصَ لَمْ تُكُنْ فِي زَمَانِ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَلَا فِي زَمَانِ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا وَرُوِيَ أَنَّ
الْقَصَابَةَ كَانُوا يُخْرِجُونَ
الْقَصَاصَ مِنَ الْمَسَاجِدِ
فَعَلِمْنَا أَنَّ الْقَصَصَ غَيْرُ
مَوْعِظَتِي وَأَنَّ مَذْمُومٌ
وَأَنَّهَا مَحْمُودَةٌ -

تھے اور وعظ اور نصیحت محمود اور پسندیدہ ہے۔

اس واسطے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کا فعل ہے۔

توقصہ گوئی سے مراد یہ ہے کہ حکایات عجیبہ نادرہ کو مذکور کرے اور فضائل اعمال یا اُس کے غیر کو بمبالغہ تمام بیان کرے جو بروایت صحیح ثابت نہیں اور اس گفتار سے اُس کو یہ مقصود نہیں کہ لوگوں کو امتیاع سنت کا خوگر کر دے بلکہ مقصود اظہار زبان آوری اور اعجاب و گفتاری اور لوگوں میں تمتاز ہونا قصاحت بیانی سے اور حسن ایراد حکایات اور بر محل مثل گوئی سے۔ خلاصہ کلام یہ ہے کہ قصہ گوئی اور وعظ میں فرق کرنا ضروری امر ہے اور اس کے بعد ہم ایک فصل بیان کریں گے۔

فَالْقَصَصُ هُوَ الَّذِي يَذْكُرُ
الْحِكَايَاتِ الْعَجِيبَةَ السَّادِرَةَ
وَيُبَايِعُ فِي فَصَائِلِ الْأَعْمَالِ
أَوْ غَيْرِهَا بِمَا لَيْسَ بِحَقِّ وَلَا يَقْصِدُ
فِي ذَلِكَ تَدْرِيجًا تَلْفِيظِيهِمْ
السُّنَّةَ وَتَمْرِيئِهِمْ بِهَا بِلِ
التَّشْدُقِ وَالْإِعْجَابِ وَالْتِمِيزِ
عَنِ النَّاسِ بِالْفَصَاحَةِ وَحُسْنِ
إِسْرَادِ الْحِكَايَاتِ وَالْأَمْثَالِ وَ
بِالْجُمْلَةِ فَالْفَرْقُ بَيْنَهُمَا
أَمْرٌ مِهِمْ وَسُنْعَةٌ لَهُ فَضْلًا۔

شرائط تذکر اور وعظ گوئی میں۔

ف۔ مولانا نے فرمایا حکایات عجیبہ نادرہ جیسے قصہ کر بلا اور قصہ وفات اور قصہ معراج کا نہایت طویل عریض کر کے نقل کرنا جو بروایت صحیح ثابت نہیں اور اسی طرح صحابہ کبار کے قصص صحیح اور غلط روایات کو ملا کر ذکر کرنا جس سے اہل علم کے کان بہرے ہو جاویں ایسی ہی حکایات مصداق ہیں اس حدیث کے جو صحیح مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری پھلی امت میں کچھ لوگ ہوں گے جو تم سے ایسی حدیثیں نقل کریں گے کہ تم نے اور تمہارے باپوں نے نہیں سنی ہوں گی تو ان کی صحبت سے آپ کو بچائیو اور دور رہیو۔

اور منجملہ امور مذکورہ کے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ہے وضو میں اور نماز میں کہ اگر دیکھے کسی کو کہ پاؤں کو پورا نہیں دھوتا ہے تو پکار کے کہے کہ غذاب ہے ایڑیوں کو دوزخ کا یا کوئی تعدیل ارکان بہ طمانیت نہیں کرتا تو کہے کہ پھر پڑھ کہ البتہ تو نے نماز نہیں پڑھی لہذا فی الحدیث اور پویشاک اور گفتگو اور ان کے سوا اور امور میں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنا چاہیے حتیٰ تعالیٰ فرماتا ہے اور چاہیے کہ تم میں بعضے لوگ دعوت الی الخیر کریں اچھے کام کام کریں اور برے کام خلاف شرع سے روکیں اور وہی لوگ رستگار فلاح یاب ہیں اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر میں تلافی اور نرم کلامی آداب ہے اور سختی اور تھکر کتنا امر بالمعروف اور نہی عن المنکر میں امر اور سلاطین کا طریقہ ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ مجاہدہ کر ان سے اُس طریقہ پر جو نیک تر ہے۔

وَمِنْهَا الْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ
وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ فِي الْوُضُوءِ
وَالصَّلَاةِ بِأَنْ يَرَى أَحَدًا
لَا يَسْتَوْعِبُ الْعُسْلَ فَيُنَادِي
وَيْلٌ لِلْعَوَاقِبِ مِنَ السَّارِ
وَلَا يَتِمُّ الطَّمَانِينَةُ فَيَقُولُ
صَلِّ فَإِنَّكَ كَمْ تَصَلِّ وَ فِي
الْبَيَاسِ وَالْكَلَامِ وَغَيْرِ ذَلِكَ
قَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَ لَتَكُنَّ مِنْكُمْ
أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ وَ
يَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ
عَنِ الْمُنْكَرِ وَأُولَئِكَ هُمُ
الْمُفْلِحُونَ هَذَا آدَابُ فِيهِمَا
الرَّفْقُ وَالدِّينُ وَإِنَّمَا الْعُنْفُ
وَ الشَّدَّةُ شَأْنُ الْأَمْرَاءِ وَ الْمُلُوكِ
قَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَ جَاءَ بِهِمْ
بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ۔

یعنی تلافی اور نرمی سے۔

اور منجملہ امور مذکورہ کے خبر گیری اور حسن سلوک ہے فقرا اور طالب علموں سے بقدر امکان کے اور اگر مقدور نہ ہو اور اسکے برادران دینی موافق مزاج مقدور والے ہوں تو ان

وَمِنْهَا مَوَاسَاةُ الْفُقَرَاءِ
وَ طَلَبِ الْعِلْمِ بِقَدْرِ الْإِمْكَانِ
فَإِنَّ لَمْ يَقْدِرْ وَ كَانَ لَهُ
إِخْوَانٌ مُوَافِقُونَ حَرَضَهُمْ

وَحَثَّمَهُ عَلَى الْمَوَاسِقِ فَإِذَا
وُجِدَتْ هَذِهِ الصِّفَاتُ
مُجْتَمِعَةً فِي شَخْصٍ وَاحِدٍ
فَلَا تَشْكُرُ أَنْتَ وَارِثُ الْأَنْبِيَاءِ
وَالْمُرْسَلِينَ وَأَنْتَ الَّذِي يُدْعَى
فِي الْمَلَكُوتِ عَظِيمًا وَأَنْتَ الَّذِي
يُدْعَوُكَ خَلْقُ اللَّهِ حَتَّى الْجِنَّانِ
فِي جَوْفِ الْمَاءِ كَمَا وَرَدَ فِي الْحَدِيثِ
فَلَا رُصْدًا لِيَقُولَ تَنَلَّكَ فَاتَا
الْكِبْرِيَّتِ الْأَحْمَرُ وَاللَّهُ أَعْلَمُ -

کو تحریریں اور ترغیب دلاوے اُن کے ساتھ
سلوک کرنے کی تو اگر یہ صفات جو مفصل
مذکور ہو چکے ایک شخص میں مجتمع ہوں تو ہرگز
شک نہ کرنا اُس کے وارث الانبیاء والمرسلین
ہونے میں اور یہی شخص ملکوت آسمانی میں
عظیم الشان مشہور ہے اور ایسے ہی شخص کو
خلق اللہ دعا دیتی ہے یہاں تک مچھلیاں پانی
کے اندر دعا کرتی ہیں چنانچہ حدیث میں
وارد ہو ہے تو اسے مخاطب اُس کا ساتھ
نہ چھوڑو کہیں ایسے شخص کی صحبت نہ فوت
ہو جاوے اس واسطے کہ بلا شک یہ تو کبریت
احمر اور کبیر اعظم ہے واللہ اعلم۔

ف۔ مولانا نے فرمایا کہ حدیث صحیح میں وارد ہے کہ فضیلت عالم کی عابد پر جیسے بری
فضیلت تمہارے ادنیٰ شخص پر اور آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام دو گروہ پر گزرے اور
طالبان علم کی فضیلت ذکر کر کے اُن ہی میں بیٹھے اور فرمایا اِنَّمَا بُعِثْتُ مُعَلِّمًا یَعْنَى
میں تعلیم کے واسطے مبعوث ہوا ہوں اور شاید کہ اس میں بھید یہ ہے کہ علم حقانی فی نفسہ
کمال ہے اور ایسی فضیلت ہے جس سے انسان رب العالمین کا مظہر ہو جاتا ہے اور
یہی سر ہے خلافت کا اس واسطے کہ اسی کے سبب سے قوت علمیہ اور قوت عملیہ کی
تکیل ہوتی ہے خلق میں اور اسی کی طرف اشارہ ہے اس آیت میں هُوَ الَّذِي بَعَثَ
فِي الْأَوَّلِينَ رَسُولًا مِّنْهُمْ وَلِهَذَا اس فصل کے سرے پر مصنف قدس سرہ
اس آیت کو لائے۔

اور معلوم کر کہ جو شخص ہدایت اور دعوت

وَاعْلَمَ أَنَّ كُلَّ مَنِ انْتَصَبَ

لہ فضل العالم علی العابد کفضل علی ادنا کہ الحدیث ۱۲ صحیح سلمہ اللہ تعالیٰ۔

الی اللہ کے منصب پر قائم ہوا جبکہ وہ خلل انداز ہو گا کسی امر میں امور مذکورہ سے تو اس میں رخنہ ہے تا اینکه اس کو بند کرے یعنی اس صفت کو حاصل کرے تب کامل ہو۔

مَنْصَبِ الْهَدَايَةِ وَالذَّعْوَةِ
إِلَى اللَّهِ مَتَى مَا أَخْلَفْتَنِي شَيْئًا مِّنْ
هَذِهِ الْأُمُورِ فَإِنَّ فِيَّ بَرًّا تَلَمَّتُ
حَتَّى يَسُدَّهَا۔

ف۔ یعنی کامل مطلق فی الواقع وہ ہے جو علم ظاہر اور باطن دونوں کا جامع ہو والا نقصان سے خالی نہیں عالم ظاہر تحصیل نسبت باطن کا محتاج ہے اور باطنی نسبت والا کتاب اور سنت کے حاصل کرنے کا حاجت مند ہے تاجامع النورین اور مجمع البحرین اور یادگار اولیائے سابقین اور وارث الانبیاء والمرسلین ہو جاوے۔

آدریں وصیت کرتا ہوں طالب حق کو چند امور کی ازاجملہ یہ ہے کہ اغنیا اور ائرا سے صحبت نہ رکھے مگر بنیت دفع کرنے ظلم کے خلق پر سے یا ان کو مستعد کرنے کے واسطے خیر برادر یہ وہی وجہ ہے جس سے ان احادیث کے درمیان میں جو صحبت ملوک کی مذمت پر دلالت کرتی ہیں اور در بیان اس کے اکثر علمائے صاحبین نے ان کی صحبت اختیار کی ہے اتفاق ہو کر تعارض دفع ہوتا ہے۔

وَأَنَا أَوْصِي طَائِفَ الْحَقِّ
بِأُمُورٍ مِّنْهَا أَنْ لَا يُصْحَبَ
الْأَغْنِيَاءَ إِلَّا لِدَفْعِ مَظْلَمَتِهِ عَنِ
النَّاسِ أَوْ بَعْثِ عَامَّتِهِمْ عَلَى
الْخَيْرِ وَهَذَا هُوَ وَجْهُ التَّوْفِيقِ
بَيْنَ الْأَحَادِيثِ الدَّلَّالَةِ عَلَى
ذَمِّ صُحْبَةِ الْمُلُوكِ وَبَيْنَ مَا صَحَّحَهُمُ
كَثِيرٌ مِّنَ الْعُلَمَاءِ الْبُرُورَةِ۔

۱۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: من تصوف ولم يتحقق فقد تزندق ومن تفقه ولم يتصوف فقد تقشف ومن جمع بينهما فقد تحقق یعنی جو صوفی ہو اور فقہ نہ حاصل کی پس بلاشبہ زندیقی ہو یعنی ٹھیک کا فراس لے کہ اس میں نہیں ہوتا دین کے برباد کرنے سے اور جو کوئی فقیہ ہو اور تصوف نہ حاصل کیا پس بلاشبہ زاہد خشک اور پھیکا پچھا کا مٹلا ہے اور جس نے جمع کیا تصوف اور فقہ میں پس بلاشبہ محقق ہوا۔ ۱۲ ق

اور ازاں جملہ یہ وصیت ہے کہ صحبت نہ اختیار کرے سو فیان جاہل کی اور نہ جاہلان عبادت شعار کی اور نہ فقہوں کی جو زائد ہیں اور نہ محدثین ظاہری کی جو فقر سے عداوت رکھتے ہیں اور نہ اصحاب معقول اور کلام کی جو منقول کو ذیل سمجھ کر استدلال عقلی میں انفرط کرتے ہیں بلکہ طالب حق کو چاہیے کہ عالم صوفی ہو دنیا کا تارک ہر دم اللہ کے دھیان میں حالات بلندیں ڈوبا سنت مصطفویہ میں راغب حدیث اور آثار صحابہ کرام کا متجسس حدیث اور آثار کی شرح اور بیان کا طلب کرنے والا ان فقیہان محققین کے کلام سے جو حدیث کی طرف مائل ہیں نظر سے اور ان اصحاب عقائد کے کلام سے جن کے عقائد ماخوذ ہیں سنت سے جو ناظر ہیں دلیل عقلی میں بطریق تبرع اور عدم لزوم کے ان اصحاب سلوک کے کلام سے جو جامع ہیں علم اور تصوف کے تشدد کرنے والے نہیں اپنے نفوس پر اور نہ دقت کرنے والے سنت نبویہ پر بڑھ کر اور نہ صحبت اختیار کرے مگر اُس شخص کی جو متصف بصفات مذکورہ ہے۔

وَمِنْهَا أَنْ لَا يَتَّخِذَ جُهَالًا
الصُّوفِيَّةَ وَلَا جُهَالًا الْمُتَعَدِّينَ
وَلَا الْمُتَقَشِّفَةَ مِنَ الْفُقَهَاءِ
وَلَا الظَّاهِرِيَّةَ مِنَ الْمُحَدِّثِينَ
وَلَا الْعُلَاةَ مِنْ أَصْحَابِ الْمُحْفُولِ
وَالكَلَامِ بَلْ يَكُونُ عَالِمًا صُوفِيًّا
نَاهِدًا فِي الدُّنْيَا دَائِمًا التَّوَجُّهَ
إِلَى اللَّهِ مُنْصِبًا بِأَلَا حَوَالِ لِعَلِيَّةٍ
نَاعِبًا فِي السُّنَّةِ مُتَّبِعًا لِحَدِيثِ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَأَثَارِ اصْحَابِهِ طَالِبًا لِشَرْحِهَا
وَبَيَانِهَا مِنْ كَلَامِ الْفُقَهَاءِ
الْمُحَقِّقِينَ الْمَأْتِلِينَ إِلَى الْحَدِيثِ
عَنِ النَّظَرِ وَأَصْحَابِ الْعُقَاةِ
الْمَاخُودَةِ مِنَ السُّنَّةِ النَّاطِرِينَ
فِي الدَّلِيلِ الْعَقْلِيِّ تَبَرُّعًا وَأَصْحَابِ
السُّلُوكِ الْجَامِعِينَ بَيْنَ الْعِلْمِ
وَالتَّصَوُّفِ غَيْرِ الْمُتَشَدِّدِينَ عَلَى
أَنْفُسِهِمْ وَالْمُدَقِّقِينَ زِيَادَةً
عَلَى السُّنَّةِ وَلَا يَتَّخِذُ إِلَّا مَنْ
اتَّصَفَ بِهَذِهِ الصِّفَاتِ۔

ف۔ متصف قدس سرہ نے مرد حق پرست کو غایت شفقت سے اہل نقصان

کی صحبت سے منع فرمایا تا صحبت اُن اشخاص کی راہزن دین نہ ہو حافظ شیرازی علیہ الرحمۃ نے فرمایا۔ شعرا

نخست موعظت پر صحبت این سخن برت
کہ از مصاحب ناجلس احتراز کنید
صوفی جاہل اور عابد بے علم بدعت اور الحاد سے کمتر خالی ہوتا ہے۔ سعیدی علیہ الرحمۃ نے فرمایا۔ شعرا

خیالات نادان خلوت نشین
بہم برکت دعا قبت کفر و دین
اور ققیہ زاہد شتک نور باطن اور برکات قلبیہ سے ناواقف اور ظاہری محدثین فہم
دقیق اور مغز شریعت سے محروم اور غالیان اصحاب معقول اکثر عقائد اسلامیہ میں متروک
منکر اور برکات ایمانیہ اور نور عبودیت سے بیگانہ بخلاف اس مرد کامل الوجود کے جو
کمالات ظاہرہ اور باطنہ کی جامعیت سے مجمع البحار اور مطلع الانوار ہو کر وارث سیدالارباب
ہے۔ ایسے فرد کامل کی صحبت کہمیا کے سعادت ہے حق تعالیٰ اپنی رحمت بے غایت سے ہم
کو نصیب کرے آمین ثم آمین۔

اور انا بخلیہ ہے کہ گفتگو نہ کرے
فقہائے کبار کے مذاہب میں ایک کو دوسرے
پر ترجیح دے کر بلکہ جمیع مذاہب حق کو
بالاجمال مقبول جانے اور ان میں سے اُس
پر چلے جو صریح اور مشہور سنت کے موافق ہو
سوا اگر کسی صورت میں فقہاء کے دو قول ہوں
اور دونوں ماخوذ اور مستنبط ہوں سنت
سے تو اُس قول پر چلے جس پر اکثر فقہاء ہیں
اور اگر دونوں طرف کثرت فقہاء برابر ہے
تو وہ مختار ہے چاہے اس قول پر عمل کرے
چاہے دوسرے پر اور ائمہ اربعہ کے مذاہب
کو ایک مذہب جانے بدون تعصب کے۔

وَمِنْهَا أَنْ لَا يَتَكَلَّمُ فِي تَرْجِيحِ
مَذْهَبِ الْفُقَهَاءِ بَعْضُهَا عَلَى
بَعْضٍ بَلْ يَضَعُهَا كُلَّهَا عَلَى
الْقَبُولِ بِجُمْلَتِهَا وَيَتَّبِعَ مِنْهَا
مَا دَافَقَ فِيهِ سَائِرُ السَّنَةِ وَمَعْرُوفَهَا
فَإِنْ كَانَ الْقَوْلَانِ عِلَا هُمَا
مُخْرَجَيْنِ اتَّبِعْ مَا عَلَيْنَا لَأَكْثَرُونَ
فَإِنْ كَانَ سَوَاءً فَهُوَ بِالْجِيَارِ
وَيَجْعَلُ الْمَذَاهِبَ كُلَّهَا مَذْهَبًا
وَاحِدًا مِّنْ غَيْرِ تَعْصِبٍ۔

ف۔ چونکہ جمہور اہل سنت کے نزدیک مذاہب اربعہ میں حق دائر ہے لہذا سب کو بملاً حق جانتے کو فرمایا اور ترجیح مذہب کی گفتگو سے اس واسطے منع کیا کہ ایک مذہب کو ترجیح دینا اکثر اذہان میں مذاہب باقیہ کی تنقیص اور تدلیل کا باعث ہو جاتا ہے چنانچہ اسی سبب سے بعض حنفی امام شافعی کے مذہب کو برا کہنے لگتے ہیں اور بعض شافعی متعصب مذہب حنفی پر طعن کرتے ہیں اسی بھید سے افضل المخلق علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ یونس علیہ السلام سے مجھ کو افضل نہ کہو واللہ اعلم مصنف نے حاشیہ منہیہ میں فرمایا صریح سنت سے وہ مراد ہے جس کا مطلب ماہرین لغت عرب کے اہتمام میں متبادر ہو اور معروف سے مراد وہ ہے جو بخاری اور مسلم میں متفق علیہ ہو ترمذی اور ابوداؤد اور ان کے سوا اور ائمہ حدیث نے اُس کی روایت اور تصحیح کی ہو اور سب مذاہب فقہار کو ایک مذہب کر ڈالنے کا یہ مطلب ہے کہ اس کا اعتقاد کرے کہ فی ما بین شافعیہ اور حنفیہ کا اختلاف ویسا ہے جیسے بعض حنفیوں کا اختلاف بعض کے ساتھ آپس میں تو وہ شخص در صورت اختلاف مختار ہے یا طالب ترجیح ہو کثرت قائلین سے یا موافق حدیث صریح سے اور مخرب سے مراد وہ جس پر صریح نص نہ دلالت کرے لیکن نص اُس کی نظر میں وارد ہے سو فقہانے اُس پر قیاس کر لیا ہے یا سنت سے قاعدہ کلیہ ظاہر ہوا ہے جس سے جواب اس مسئلے کا نکلتا ہے یا نص اس طرح پر وارد ہے کہ وہ نص دوسرے مقدمے کے ساتھ مل کر جواب مسئلے کی متقاضی ہے یا نص اس طرح پر وارد ہے کہ اس حکم کی طرف مشیر ہے۔

مترجم کہتا ہے کہ موافقت حدیث صریح معروف کو جو مرجحات عمل سے قرار دیا سو اس عالم محقق ماہر الحدیث کے حق میں ہے جو اسانید اور متون حدیث پر محیط ہے اور معرفت صحیح اور غیر صحیح ناسخ اور منسوخ موڈل اور غیر موڈل پر قادر ہو حدیث صحیح صریح غیر معارض کی امتیاز رکھتا ہو چنانچہ مصنف قدس سرہ اور سائر علماء محققین کی

لے بیج یہ بات اس لئے کفایہ میں لکھا ہے۔ اعمیٰ اذا سمع حدیثا لیس لها ان یاخذ بظاہرها بجواز ان یکون مصدقاً عن ظاہرہا او منسوخاً بخلاف الفتویٰ ائمہی اور تقریر شرح تخریر میں

(باقی ۱۶۱ پر)

تصانیف سے یہ امر مفہوم ہوتا ہے اور وہ کم مایہ مخاطب اس کلام کا نہیں جو مشکوٰۃ یا کوئی اور کتاب حدیث کا فقط ترجمہ دریافت کر کے آپ کو محدث قرار دیتا ہے۔

شعر

تکیہ برجائے بزرگاں نتواں زد بگراف
مگر اسباب بزرگی ہمہ آمادہ کنی

اور ازاں جملہ یہ ہے کہ گفتگو نہ کرے
صوفیوں کے طریقے میں بعض کو بعض پر
ترجیح دے کر اور جو ان میں مغلوب الحال
ہیں ان پر انکار نہ کرے اور نہ ان پر جو جماع
وغیرہ میں تاویل کرتے ہیں اور خود پیروی
نہ کرے مگر اُس کی جو سنت سے ثابت ہے
اور جس پر وہ اہل علم چلے ہیں اور جو منجملہ
محققین راسخین ہیں اور حق تعالیٰ توفیق
دینے والا ہے اور مددگار۔

وَمِنْهَا أَنْ لَا يَتَكَلَّمَ فِي
تَرْجِيحِ طُرُقِ الصُّوفِيَّةِ بَعْضُهَا
عَلَى بَعْضٍ وَلَا يُنْكِرُ عَلَى الْمَغْلُوبِينَ
مِنْهُمْ وَلَا عَلَى الْمَوَدِّينَ
فِي السَّمَاعِ وَغَيْرِهِ وَلَا يَتَّبِعُ هُوَ
نَفْسَهُ إِلَّا مَا هُوَ ثَابِتٌ فِي
السُّنَنِ وَمَشَى عَلَيْهِ أَصْحَابُ
الْعِلْمِ مِنَ الْمُحَقِّقِينَ الرَّاسِخِينَ
وَاللَّهُ الْمُوفِيُّ وَالْمُعِينُ۔

ف۔ اولیا طریقت کے طریقے میں حصول نیت اور وصول الی اللہ کے جامع
ہیں پھر یوں کہنا کہ طریقہ نقشبندیہ افضل اور راجح ہے قادر یہ اور چشتیہ سے اور عکس
اس کے کہنا بے فائدہ ہے جو سہل معلوم ہو اور پسند آوے وہ اُس کو اختیار کرے
اور یہ جو فرمایا کہ سالک مغلوب الحال وغیرہ پر انکار نہ کرے سو بیان ہے خواجہ

(بقیہ حاشیہ ص ۱۶۱) مولانا عید العلی کہتے ہیں بیس للعافی الاخذ بظاہر الحدیث لجواز
کونہ مصر و فاعن ظاہرہ ادمسوخا بل علیہ الرجوع الی الفقہاء اور یہ بات
ظاہر ہے کہ اس وقت کے علماء عامیوں میں داخل ہیں چہ جائے جہلا کمالا یخفی علی العفلاء ۱۲ ق
لہ ظاہر مغلوبین سے مجازیب و مغلوب الحال مراد ہیں اور مورقین (باقی حاشیہ ص ۱۶۲ پر)

نقشبند کے قول کا کہ نہ انکار می کتم و نہ این کار می کتم یعنی مغلوبین اہل سماع وغیرہ پر انکار اس واسطے نہیں کہ وہ تاویل سے یہ فعل کرتے ہیں تحلیل حرام صریحاً نہیں کرتے جو ان کا انکار واجب ہو اور پیروی اُن کی اس واسطے منع فرمائی کہ یہ امر سنون نہیں چنانچہ حضرت مصطفیٰ نے دوسرے رسالے میں فرمایا خذْ مَا صَفَا وَ دَعْ مَا كَدِرَ وَ نَسَبْتَ صَوْفِيَه غنیمت کبریٰ مست در سوم ایشال یسح نمی ارزد۔

(دقیبہ حاشیہ ص ۱۶۱) فی السماع سے وہ صوفی مراد ہیں کہ سماع میں اظہار شوق آہی کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ بعض احادیث سے سننا غنا کا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے پس مجاذیب یہ عدم انکار ظاہر ہے کہ وہ دائرہ تکلیف سے خارج ہیں اور مؤولین کی وجہ عدم انکار کی وہی ہے جو مترجم علیہ الرحمۃ نے کھی لیکن مقلدین مذہب حنفی کو بجز قائل ہونے حرمت کے کچھ نہیں بنتی کہ درالمختار اور نہایہ ادر بحر وغیرہ سے صریح حرمت غنا کی ثابت ہے اگرچہ بعض نے اعراض و اعیاد میں مباح بھی کھا ہے لیکن بحسب قاعدہ اذا اجتمع الحلال مع المحرام کے مباح کرنا درست نہیں ہے واللہ اعلم ۱۲۔

دسویں فصل

آدابِ ذکر اور وعظ گوئی کا بیان

اس فصل میں آدابِ تذکیر اور وعظ گوئی کے مذکور ہیں جس کے بیان کا مصنف قدس سرہ العزیز نے وعدہ کیا تھا۔

حق تعالیٰ نے اپنے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ سمجھایا بچھایا کر تو ہی مذکر اور واعظ ہے اور اپنے ہم کلام موسیٰؑ سے فرمایا کہ اُن کو یاد دلایا کرو قانع سابقہ کو تو نص قرآنی سے معلوم ہوا کہ تذکیر اور وعظ گوئی دین میں رکنِ عظیم ہے اور ہم کو چاہیے کہ کلام کریں مذکر کی صفت میں اور تذکیر کی کیفیت میں اور اُس غایت میں جو مذکر کا مقصود اصلی ہے اور کس علم سے وعظ گوئی کی استمداد ہے اور تذکیر کے کیا ارکان ہیں اور وعظ سننے والوں کے کیا آداب ہیں اور کیا آفتیں ہمارے

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى لِرَسُولِهِ
مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَذَكِّرْ إِنَّمَا أَنْتَ مُذَكِّرُهُ وَقَالَ
يَكَلِّمُهُمُ مُوسَىٰ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَ
ذَكَرَهُمْ بِآيَاتِ اللَّهِ فَالْتَذَكُّرُ
رُكْنٌ عَظِيمٌ وَلَنْتَكَلَّمُوا فِي صِفَتِ
الْمُذَكِّرِ وَكَيْفِيَّتِهِ الْمُذَكِّرِ
وَالْغَايَةِ الَّتِي يَلْمُحُهَا الْمُذَكِّرُ
مِنْ آيِ عِلْمِهِ بِاسْتِمْدَادٍ لَوْ مَا ذَا
أَرْكَانُهُ وَمَا آدَابُ الْمُسْتَمْعِينَ
وَمَا أَلْفَاتُ الَّتِي تَعْتَرِي فِي وَعَظٍ

۱۔ اور فرمایا و ذکر فان الذکرى تنفع المؤمنین یعنی نصیحت کیا کرکے
نصیحت نفع دیتی ہے مومنوں کو ۱۲۔

۲۔ مذکر وعظ کہنے والا اور تذکیر وعظ کہنا اور نصیحت کرنی ۱۳۔

زَمَانِنَا وَمِنْ اللّٰهِ اِلٰهًا سَتِعَانَتْ -

فَاَمَّا الْمَذْكُورُ فَلَا بُدَّ اَنْ
يَكُوْنَ مُكَلَّفًا عَدْلًا لِّكَمَا اسْتَرْطُوْا
فِي رَاوِي الْحَدِيْثِ وَالشَّاهِدِ -

زمانے کے داعظوں کے وعظ میں پیش
آتی ہیں اور اللہ سے درخواست مددگاری کی ہے
سو مذکر اور داعظ کو ضرور ہے کہ مکلف
یعنی مسلمان عاقل بالغ ہو اور عادل یعنی متقی
ہو جیسا کہ راوی حدیث و شاہد میں علما نے
تکلیف اور عدالت شرط کی ہے -

ف - مولانا نے فرمایا کہ لڑکا اور دیوانہ اور کافر اور فاسق اور صاحب بدعت جیسے

شیعہ اور خارجی لائق تذکیر کے نہیں -

مُحَدِّثًا مُّفْسِّرًا عَالِمًا مُجْمَلًا
كَافِيَةً مِّنْ اَخْبَارِ السَّلَفِ
الصَّالِحِيْنَ وَسِيَرَتِهِمْ -

اور داعظ کو ضرور ہے کہ محدث اور مفسر
ہو اور سلف صالح یعنی صحابہؓ اور تابعینؓ
اور تبع تابعینؓ کے اخبار اور سیرت سے فی الجملہ
بقدر کفایت کے واقف ہو -

وَعَنِّيْ بِالْمُحَدِّثِ الْمُسْتَعْلِ
يَكْتُبُ الْحَدِيْثَ بِاَنْ يَكُوْنَ قَرَأَ
لَفْظَهَا وَفَهَمَ مَعْنَاهَا وَعَرَفَ
صِحَّتَهَا وَسُقْمَهَا وَكُوِيَ اَخْبَارِ
حَافِظٍ اَوْ اسْتِنْبَاطِ فِقِيْهِ وَكَذَلِكَ
بِالْمُفْسِّرِ الْمُسْتَعْلِ بِشَرْحِ غَرِيْبِ
كِتَابِ اللّٰهِ وَتَوْجِيْهِ مُشْكِلِهِ
وَبِمَا رَوَى عَنِ السَّلَفِ فِي
نَفْسِيْرِهِ -

اور محدث سے ہم یہ مراد لیتے ہیں کہ کتب
حدیث یعنی صحاح ستہ وغیرہ لکھنے لکھنا
ہو اس طرح پر کہ حدیث کے الفاظ کو استاد سے
پڑھ کر سند حاصل کر چکا ہو اور ان کے معانی کو
بوجھتا ہو اور احادیث کی صحت اور ضعف
کو معلوم کر چکا ہو اگرچہ معرفت صحت اور سقم
کی حافظ حدیث یا استنباط فقیر سے ثابت
ہو گئی ہو اور اسی طرح مفسر سے ہم یہ مراد لیتے
ہیں کہ قرآن کی شرح غریب میں مشغول ہو اور جو
آیات مشککہ کی توجیہ اور تاویل سے واقف ہو اور جو
سلف سے تفسیر قرآن روایت ہوئی ہے اسکو جانتا ہو -

اور اس کے ساتھ مستحب یہ ہے کہ فصیح یعنی صاف بیان ہونہ گفتگو کرتا ہو لوگوں کے ساتھ مگر تقدیر ان کے فہم کے اور یہ کہ مہربان صاحب و جاہت اور مروت

وَيَسْتَجِيبُ مَعَ ذَلِكَ أَنْ يَكُونَ
فَصِيحًا لَا يَتَكَلَّمُ مَعَ النَّاسِ إِلَّا قَدْرًا
فَهُمْ بِهِمْ وَأَنْ يَكُونَ لَطِيفًا
ذَائِبًا وَمُرُوَّةً -

ف۔ مولانا نے فرمایا بالائز از فہم کی گفتگو اس واسطے منع ہوئی کہ علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ گفتگو کیا کرو لوگوں سے اُس قدر جتنا اُن کی سمجھ میں آوے کیا تم یہ چاہتے ہو کہ اللہ اور رسول کی لوگ تکذیب کریں یعنی جب لوگ ایسا کلام سُنیں گے جو ان کی عقل میں نہیں آتا ہو تو اُس کا انکار کریں گے۔

مترجم کہتا ہے پس معلوم ہوا کہ داعظ کو دقائق تقدیر اور حقائق توحید اور مسائل مشکلہ فقہ کے عوام کے روبرو ذکر کرنا بہتر نہیں کہ اس میں ضلالت کا خوف ہے مولانا نے فرمایا کہ داعظ کی وجاہت یعنی بزرگی اس واسطے مستحب ہوئی کہ جو شخص لوگوں میں بے حقیقت ہے اُس کا کلام اثر نہیں کرتا اگرچہ وہ حق کہتا ہو اور داعظ میں مروت یعنی جو امر دبی اور حسن سلوک کا عمل اس واسطے مطلوب ہوا کہ جس میں یہ صفت حاصل نہیں وہ اُن لوگوں کے مشابہ ہے جن کا قول فعل کے موافق نہیں تو ایسے شخص کے وعظ سے فائدہ تذکیر کا حاصل نہیں۔

اور کیفیت وعظ گوئی کی یہ ہے کہ وعظ نہ کہے مگر فاصلہ دے کر یعنی ہر دزیا ہر وقت نہ کہا کرے اور نہ کلام کرے اُس حالت میں جب سامعین کو ملال اور افسردگی ہو بلکہ اُس وقت وعظ شروع کرے جب لوگوں میں رغبت اور شوق کو دریافت کرے اور قطع کلام کرے در صورتیکہ اُن میں رغبت باقی ہو۔

وَأَمَّا كَيْفِيَّةُ التَّدْكِيرِ
أَنْ لَا يُدْكَرَ إِلَّا عِيَا وَلَا يَتَكَلَّمُ
وَفِيهِمْ مَلَالٌ كَيْلُ إِذَا عَرَفَ
فِيهِمُ الرَّغْبَةَ وَيَقْطَعُ عَنْهُمْ
وَفِيهِمْ رَغْبَةً -

ف۔ مترجم کہتا ہے اس واسطے کہ سماع بلا رغبت میں تاثیر نہیں ہوتی سعدی

علیہ الرحمۃ نے فرمایا مصرع

ازان پیش میں کن کہ گویند بس

اور یہ کہ وعظ کہنے کو پاک مکان میں بیٹھے چنانچہ مسجد میں اور یہ کہ حمد اور درود سے کلام کو شروع کرے اور ان ہی پر ختم بھی کرے اور دعا کرے اہل ایمان کے واسطے عموماً اور حاضر لوگوں کے واسطے خصوصاً۔

اور یہ کہ مخصوص نہ کرے کلام کو فقط خوشخبری سنانے اور شوق دلانے میں یا فقط خوف دلانے اور ڈرانے میں بلکہ کلام کو ملاتا جلالتا رہے کبھی اس سے اور کبھی اس سے جیسا کہ حق تعالیٰ کی عادت ہے قرآن مجید میں وعدے کے پیچھے وعید کا لانا اور بشارت کے ساتھ انداز اور تحویف کو ملانا۔

وَأَنْ يَجْلِسَ فِي مَكَانٍ
طَاهِرٍ كَالْمَسْجِدِ وَأَنْ يَبْدَأَ
الْكَلَامَ بِحَمْدِ اللَّهِ وَالصَّلَاةِ عَلَى
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَيَخْتِمَ بِهِمَا وَيَدْعُو لِلْمُؤْمِنِينَ
عُمُومًا وَلِلْحَاضِرِينَ خُصُوصًا -
وَلَا يَخْصُ فِي التَّرْغِيبِ إِلَّا التَّرْهِيْبَ
بَلْ هُوَ يَشُوبُ كَلَامَهُ مِنْ هَذَا
وَمِنْ ذَلِكَ كَمَا هُوَ سُنَّةُ اللَّهِ
مِنْ إِرْدَافِ الْوَعْدَةِ بِالْوَعِيدِ
وَالْبَشَارَةِ بِالْأَنْذَارِ -

ف۔ اس واسطے کہ فقط ترغیب سے آدمی بے باک ہو جاتا ہے اور فقط ترہیب سے یاس اور ناامیدی حاصل ہوتی ہے تو ہر ایک کو اپنے اپنے موقع پر ذکر کرنا چاہیے۔ مصرع چوگن تن کہ حیران و مرہم نہ است

اور دعا عظ کو لازم ہے کہ آسانی کرنے والا ہو نہ سختی کرنے والا اور یہ کہ خطاب کو عام کرے اور خاص نہ کرے ایک گروہ کیساتھ خطاب کو دوسرے گروہ کو چھوڑ کر اور کسی قوم مخصوص کی مذمت یا کسی شخص معین

وَأَنْ يَكُونَ مُبَيِّنًا لِأَمْرِهِمْ
وَيُعَيِّنَ بِالْحِطَابِ وَلَا يَخْصُ
طَائِفَةً دُونَ طَائِفَةٍ وَأَنْ
لَا يُشَارِفَ بَدَنَ قَوْمٍ أَوْ أَوْلَادِهِمْ
عَلَى شَخْصٍ بَلْ يُعْرِضُ مِثْلَ أَنْ

يَقُولَ مَا بَالَ أَقْوَامٍ يَفْعَلُونَ
كَذًا وَكَذَا۔

پرانکار یا مشافہہ نہ کرے بلکہ بطریق اشارہ
کچھ چنانچہ یوں کہے کہ کیا حال ہے لوگوں
کا کہ ایسا ایسا کرتے ہیں۔

ف۔ مولانا نے فرمایا کہ بالمشافہہ مذمت اور انکار و اعظ کی عداوت باطنی پر محمول
ہوگا اُس قوم اور شخص معین کے ساتھ تو بعید نہیں ہے کہ بعضے سامعین کا دل منقبض ہو
اور دلوں سے اُس کی دیانت اور صداقت جاتی رہے تو تذکیر کا فائدہ نہ حاصل ہوگا۔
وَلَا يَتَكَلَّمُ بِسَفَطٍ وَهَزَلٍ۔
اور وعظ میں کلام ساقط الاعتبار اور

بیہودہ نہ بولے۔

ف۔ اس واسطے کہ کلام نحیف اور خوش طبعی کی بات رعب اور ہیبت کو کھو دیتی
ہے تو غرض تذکیر میں خلل واقع ہوگا۔

اور خوبی بیان کرے نیک بات کی اور
برائی کھول دے امر تبیح کی اور معروف شرعی
کا امر کرے اور منکر سے نہی کرے اور مردہ جانی
رکابی مذہب نہ ہو کہ جس محفل میں جاوے اُن
کی خواہش نفسانی کے موافق وعظ شرع کرے

وَيُحْسِنُ الْحُسْنَ وَيُقِيمُ
النُّقِيحَ وَيَأْمُرُ بِالْمَعْرُوفِ وَ
يَنْهَى عَنِ الْمُنْكَرِ وَلَا يَكُونَ
إِمْعَةً۔

اور غایت وعظ کی جو مقصود ہے سو
مناسب یوں ہے کہ اپنے دل میں تصور کرے
مسلمان کی صفت کو اُس کے اعمال میں اور
اُس کے حفظ لسان اور اخلاق میں اور اُس
کے حالات قلبی اور اُس کے اذکار کی ملاومت
میں پھر چاہیے کہ اسی صفت تخیلہ کو علی
وجہ الکمال سامعین میں ثابت اور متحقق کرنے
اندک اندک اُن کے فہم کے موافق تو پہلے

وَأَمَّا الْغَايَةُ الَّتِي يَلْمَحُهَا
فَيَبْتَغِي أَنْ يُزَوِّجَ رَفِي نَفْسِهِ صِفَةَ
الْمُسْلِمِ فِي أَعْمَالِهِ وَحِفْظِ لِسَانِهِ
وَإَخْلَاقِهِ وَأَحْوَالِهَا الْفُلْبِيَّةِ
وَمُدَاوَمَتِهِ عَلَى الذِّكْرِ وَرِثَمَ
بِالْحَقِّ فِيهِمْ تِلْكَ الصِّفَتِ بِكَمَا يَهَيَأُ
بِالنَّدْرِ عَلَى حَسَبِ فَهْمِهِمْ
فَيَأْمُرُ وَلَا يَفْضَلُ إِلَّا الْحُسْنَ

وَمَسَاوِي السِّيئَاتِ فِي اللَّبَاسِ
وَالرِّزْقِ وَالصَّلَاةِ وَعَيْرِهَا
فَإِذَا تَأَدَّبُوا فَلْيَا مُرَبِّالْذَكَارِ
فَإِذَا أَشْرَفِيهِمْ فَلْيَكْرِضْهُمْ
عَلَى صَبِطِ اللِّسَانِ وَالثَّقَلِ
وَلْيَسْتَعِينِ فِي تَأْتِيرِ هَذِهِ فِي
قُلُوبِهِمْ بِذِكْرِ آيَاتِ اللَّهِ
وَقَائِعِهِمْ مِنْ بَاهِرِ أَعْمَالِهِ
وَتَصْرِيفِهِ وَتَعْدِيهِ
بِأَمْرِ فِي الدُّنْيَا ثُمَّ
بِهَوْلِ الْمَوْتِ وَعَذَابِ
الْقَبْرِ وَشِدَّةِ يَوْمِ
الْحِسَابِ وَعَذَابِ النَّاسِ
وَكَذَلِكَ يَتَرَعَّبَاتٍ
عَلَى حَسْبِ مَا ذَكَرْنَا.

وَأَمَّا اسْتِمْدَادُهَا فَلْيَكُنْ
مِّنْ كِتَابِ اللَّهِ عَلَى تَأْوِيلِهِ
الطَّاهِرِ وَسُنَّةِ رَسُولِ اللَّهِ
الْمَعْرُوفِ عِنْدَ الْمُحَدِّثِينَ
وَأَقْوَابِ الصَّحَابَةِ وَالتَّالِعِينَ

حسنات کی خوبیوں اور سیئات کی برائیوں
کا امر کرے لباس اور شکل اور نماز وغیرہ
میں پھر جب اس کے خوگر، موجدین تو
اُن کو اذکار کی تلقین کرے پھر جب اُن
میں ذکر کا اثر معلوم ہو تو اُن کو رغبت اور
شوق دلاوے زبان اور دل کے رکنے
پر اقوال قبیحہ اور اخلاق ذمیمہ سے اور
اُن کے دلوں میں ان امور کی تاثیر کرنے
میں اعانت چاہے ایام سابقہ اور وقائع
گذشتہ کے ذکر کرنے سے مجملہ حق تعالیٰ
کے افعال ظاہرہ اور اُس کی تصرف اور
تعذیب کے جو اگلی امتوں پر دنیا میں
ہو چکی ہے پھر استعانت چاہے موت کی
دمشت اور قبر کے عذاب اور شدت یوم
الحساب اور روزخ کے عذاب ذکر کرنے
سے اور اسی طرح ذکر ترغیبات سے استعانت
چاہے اُس کے موافق جیسا ہم مذکور
کر چکے ہیں۔

اور رِعْظِ گونئی کی استمداد کو کتاب اللہ
سے چاہے اُس کی ظاہر تاویل یعنی تفسیر کے
موافق اور حدیث نبویؐ سے جو محدثین کے
نزدیک معروف ہے اور صحیح اور تابعین
اور ان کے سوا اور موثین صالحین کے

اقوال سے اور سیرت نبویؐ کے بیان کرنے سے۔

وَعَبَّرَهُمْ مِّنْ صَالِحِ الْمُؤْمِنِينَ وَ
بَيَّانِ سَبِيْرَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ف۔ مولانا نے فرمایا کہ قرآن کی تاویل ظاہر سے وہ مراد ہے جو لفظ قرآن کے اندر سے مفہوم عندالطلاق ہوا اور اعتبارات صوفیانہ اور اشارات قاضلانہ اور نکات اور لطائف شاعرانہ کو مقام وعظ میں ذکر کرنا ہرگز لائق اور مناسب نہیں اس واسطے کہ سامعین چونکہ مفہوم ظاہر اور اشارے میں فرق نہیں کرتے تو اعتبارات اور اشارات کو تفسیر پر محمول کریں گے اور گمراہ ہوں گے چنانچہ ہمارے زمانے کے واعظین میں سے ایک واعظ نے مقطعات قرآنیہ کے معنی میں خوض شروع کیا مانند نکات شاعرانہ کے یہاں تک اُس کی جہالت کی نوبت پہنچی کہ اُس نے ظہ کی تفسیر کی بحساب جمل کہ چودہ عدد ہوئے تو یہ خطاب ہے خدا کا اپنے نبی سے علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کہ اے چودھویں رات کے چاند تو غور کر کہ اس واعظ کی جہالت اور بے امتیازی اس کو کہاں کھینچ لے گئی اور یہ جو فرمایا کہ حدیث معروف کو ذکر کرے تو معلوم ہوا کہ موضوعات اور منکرات اور اُن احادیث کا ذکر کرنا جن کی کچھ اصل اہل حدیث کے نزدیک ثابت نہیں ہے جائز نہیں۔ اور واعظ کو چاہیے کہ یہودہ قصوب

وَلَا يَذْكُرُ الْقَصَصَ الْمَجَازِفَةَ
فَإِنَّ الصَّحَابَةَ أُنْكَرُوا عَلَى ذَلِكَ
أَشَدَّ إِذْ نَكَرُوا وَآخِرُ جُودِ الْوَيْلِكَ
مِنَ الْمَسَاجِدِ وَصَرَ بُوْهُمُ وَ
أَكْثَرُ مَا يَكُونُ هَذَا فِي الْأَثْمِ الْبَلِيَّاتِ
الَّتِي لَا يُعْرَفُ صَحَّتْهَا وَفِي السَّبِيْرَةِ
وَشَانَ نَزُولِ الْقُرْآنِ۔

کو جو بروایت صحیح ثابت نہیں ہیں ذکر نہ کرے اس واسطے کہ صحابہ کرامؓ نے قصہ خوانی پر سخت انکار کیا ہے اور قصہ خوانوں کو مساجد سے نکال دیا ہے اور اُن کو مارا ہے اور یہ وہی قصہ اکثر اہل کتاب کی روایا میں ہوتے ہیں جن کی صحت معلوم نہیں اور سیرت اور قرآن کی شان نزول میں۔

وَأَمَّا أَرْكَانُهَا فَالْتَّعْنِبُ

اور وعظ کے ارکان تو ترغیب اور

ترہیب ہے اور مثال گذرانا کھلی مثالوں سے اور صحیح قصے دل کے نرم کرنے والے اور نکات منفعت بخش سو یہ طریقہ ہے تذکیر اور شرح کا۔

اور جس مسئلے کو واعظ ذکر کرے چاہیے کہ وہ قسم حلال سے ہو یا حرام سے یا آداب صوفیہ سے یا دعوات کے باب سے یا عقائد اسلام سے پس ظاہر قول یہ ہے کہ میان کرے واعظ وہ مسئلہ جس کو جانتا ہو اور اُس کے سکھانے کا طریق معلوم ہو۔

اور وعظ کی سماعت کرنے والوں کے آداب سو یہ ہیں کہ مذکر کے سامنے ہوں اور ہو و لعین نہ کریں اور شور نہ مچائیں اور پس میں وعظ کے اندر باتیں نہ کریں اور ہر امر میں واعظ سے سوال نہ کریں بلکہ اگر سامع کو کوئی خطرہ عارض ہو تو اگر اُس کو مسئلہ مذکورہ کے ساتھ کوئی تعلق قوی نہ ہو یا تعلق ہو مگر مسئلہ دقیق ہو جس کو عوام کی فہم نہیں اٹھا سکتی تو اس سوال سے سکوت اختیار کرے یا ضربیں محبس میں پھر اگر چاہے تو اُس کو خلوت میں پوچھ لے اور اگر اُس کو مسئلے کے ساتھ قوی تعلق ہو جیسے مفصل

وَالْتَرَهَيْبُ وَالْمَثَلُ بِالْأَمْثَالِ
أَوْاضِحَةٌ وَالْقَصَصُ الْمُرَقِّعَةُ
وَالنِّكَاتُ النَّافِعَةُ فَهَذَا
طَرِيقُ التَّذْكِيرِ وَالشَّرْحِ -

وَالْمَسْئَلَةُ الَّتِي يَدْكُرُهَا
إِمَامٌ مِنَ الْحُكَمَاءِ أَوْ الْحَدِثِ أَوْ مِنْ
بَابِ آدَابِ الصُّوفِيَّةِ أَوْ مِنْ
بَابِ الدَّعَوَاتِ أَوْ مِنْ عَقَائِدِ
الْإِسْلَامِ فَالْقَوْلُ الْجَيِّدُ أَنَّ
هُنَاكَ مَسْئَلَةً يَعْلَمُهَا وَ
طَرِيقَاتِي تَعْلِيمِهَا -

وَأَمَّا آدَابُ الْمُسْتَمْعِينَ
فَإِنَّ يَسْتَقْبِلُوا الْمَذْكَرَ وَلَا
يَلْعَبُونَ وَلَا يَعْطَوْنَ وَلَا يَتَكَلَّمُونَ
فِي مَا بَيْنَهُمْ وَلَا يُكْثِرُونَ السُّؤَالَ
مِنَ الْمَذْكَرِ فِي كُلِّ مَسْئَلَةٍ
بَلْ إِذَا عَرَضَ خَاطِرٌ فَإِنْ كَانَ
لَا يَتَعَلَّقُ بِالْمَسْئَلَةِ تَعَلُّقًا
قَوِيًّا أَوْ كَانَ دَقِيقًا لَا يَحْتَمِلُهُ
فَهُوَ مِنَ الْعَامَّةِ فَلْيَسْكُتْ عَنْهُ
فِي الْمَجْلِسِ الْخَاضِعِ فَإِنْ شَاءَ
سَأَلَ فِي الْخُلُوتِ وَإِنْ كَانَ
لَهُ تَعَلُّقٌ قَوِيٌّ كَتَفْصِيلِ

کرنا مجمل کا اور شکل لغت کا دریافت کرنا تو منتظر رہے تا اینکہ اس کا کلام آخر ہو تو دریافت کرے۔ اور چاہیے کہ وعظ کا کہنے والا اپنے کلام کو تین بار عاادہ کرے۔

إِجْمَالٍ وَشَرْحٍ غَرِيبٍ فَلْيَنْظُرْ
حَتَّى إِذَا انْقَضَى كَلَامُهُ سَأَمْنَا
وَلْيُعِدِ الْمَذْكَرُ كَلَامَهُ
ثَلَاثَ مَرَّاتٍ

ف۔ بخاری میں انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ و التسليم جب کلام فرماتے تھے تو تین بار عاادہ فرماتے تھے تا خوب بوجھ میں آ جاوے۔

سواگر مجلس میں کئی قسم کی بولی والے لوگ ہوں اور واعظ انکی زبان پر قادر ہو تو اسکو یہ کرنا چاہئے یعنی ہر زبان میں کلام کرے اور پرہیز کرنا چاہئے تین اور مجلس کلام سے یعنی اس واسطے کہ کلام باریک اور مجلس سے علی العموم فائدہ حاصل نہیں۔

فَإِنْ كَانَ هُنَاكَ أَهْلٌ
لُغَاتٍ شَتَّى وَالْمَذْكَرُ يَقْدِرُ
أَنْ يَتَكَلَّمَ عَلَى أَسْنِنَتِهِمْ فَلْيَفْعَلْ
ذَلِكَ وَيَجْتَنِبْ دِقَّةَ الْكَلَامِ
وَإِجْمَالَهُ -

اور وہ آفتیں جو ہمارے زمانے کے واعظوں کو پیش آتی ہیں سوان میں سے ایک عدم تمیز ہے درمیان موضوعات اور غیر موضوعات کے بلکہ غالب کلام ان کا موضوعات اور محرفات ہیں اور مذکور کرنا ان کا ان نمازوں اور دعاؤں کو جن کو اہل حدیث نے موضوعات میں شمار کیا ہے۔

وَأَمَّا الْآفَاتُ الَّتِي تَعْتَرِي
الْوَعَاظَ فِي زَمَانِنَا فَبَيْنَهُمَا عَدَمُ
تَمْيِيزِهِمْ بَيْنَ الْمَوْضُوعَاتِ
وَعَبْرِهِمَا بَلْ غَالِبُ كَلَامِهِمْ
الْمَوْضُوعَاتُ الْمُحَرَّفَاتُ وَذِكْرُهُمْ
السُّلُوكَاتِ وَاللَّحْوَاتِ الَّتِي عَدَّهَا
الْحَدِيثُ نَوْناً مِنَ الْمَوْضُوعَاتِ -

ف سبب سبب یہ ہے کہ علم حدیث اور آثار کو اہل حدیث سے سند نہیں کیا اور شوق ہواد وعظ ان کا جو روایت اور قصہ کسی کتاب میں عوام فریب پایا اسکو بے تمیزی سے ذکر کر دیا حالانکہ حدیث صحیح میں ثابت ہے کہ جو عمداً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ باندھے گا وہ جہنمی ہے۔

۱۔ لیکن شارحین حدیث نے یہ لکھا ہے کہ یہ تکرار کلام ہتم الشتان میں ہوتی تھی نہ ہر کلام میں ۱۲ نواب قطب الدین خان مرحوم۔

مترجم کہتا ہے کہ اہل ایمان پر واجب ہے کہ بلا تحقیق اور بلا سند حدیث کو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف نسبت نہ کرے اور سوائے اہل حدیث کی کتابوں مشہور کے ہر کتاب سے حدیث نقل نہ کرے اس واسطے کہ خود دھوٹ باندھنا یا جھوٹی حدیث کو بے تحقیق نقل کرنا دونوں برابر ہیں عذاب میں۔

اور ازاں جملہ بمبالغہ ذکر کرنا
واعظوں کا کسی شے میں ترغیب اور
ترہیب سے۔

وَمِنْهَا مَبَاغِتُهُمْ
فِي شَيْءٍ مِّنَ التَّرْغِيْبِ
وَالتَّرْهِيْبِ -

ف۔ چنانچہ یوں کہنا کہ اگر دو رکعت فلانی فلانی سورۃ سے فلا نے دن او
فلانی ساعت میں پڑھے تو تمام عمر کی قضائے نماز کا عذاب دُور ہو جاتا ہے یا جو کوئی
بھتگ پیے اُس نے گویا اپنی ماں سے کعبہ معظمہ میں فعل بد کیا حق تعالیٰ بے تمیزی
اور بے احتیاطی اور افترا پر دازی سے اپنی پناہ میں رکھے آمین۔

اور ازاں جملہ قصہ کہ بلا اور وفات کی قصہ خوانی
اور اُس کے سوائے اور موسموں میں قصہ گوئی
اور اُن میں خطبہ گوئی کرنا۔

وَمِنْهَا قَصَصُهُمْ قِصَّةَ
كُرْبَلَا وَ الْوَفَاةِ وَ غَيْرِ ذٰلِكَ
وَ خَطْبُهُمْ فِيْهَا -

ف۔ اس واسطے کہ ایسے امور کا رواج قرون سابقہ میں نہ تھا اور روایات
موضوعہ اور ضعیف سے کمتر خالی ہے بلکہ ہر سال نئے مضمون کا مرتبہ تیار ہوتا ہے
تاریقت اور گریہ زیادہ ہو سبحان اللہ کیا اُلٹا زمانہ ہو گیا ہے کہ اگر نماز نہ پڑھے اور
فرائض ایمانیہ کو نہ ادا کرے اور مساجد میں جمعہ اور جماعت کے واسطے نہ حاضر ہو کوئی
اُس پر طعن اور تشنیع نہیں کرتا اور اگر کوئی محفل تعزیہ داری میں نہ جاوے اور ان کے
بدعات میں نہ شریک ہو تو مطعون خلق ہوتا ہے بلکہ اُس کے ایمان میں حصر
آتا ہے کہ فلانا شخص معاذ اللہ خارجی اور دشمن اہلبیت ہے۔ شعر

بریدہ زاصل کار و پیوستہ بفرع
کم معتقد خدا و بسیار بشرع

گیارہویں فصل

سلسلہ طریقت حضرت مصنف کا بیان

اس فصل میں مصنف قدس سرہ نے اپنے سلسل طریقت کو ذکر کیا ہے۔

ہماری صحبت اور طریقت اور سلوک
آداب کو سیکھنا متصل ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم تک صحیح مشہور اور متصل نہ کیسا ہے یہی مصنف
سے تادم رسالت نزوح میں کوئی واسطہ منقطع
نہیں اگرچہ تعین ان آداب کا اور تقرر ان
اشغال کا ثابت نہیں۔

صَحْبُنَا وَتَعَلَّمْنَا لِأَدَابِ الطَّرِيقَةِ
وَالسُّلُوكِ مُتَّصِلَةً إِلَى رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالسَّنَدِ
الصَّحِيحِ الْمُسْتَفِيضِ الْمُتَّصِلِ وَإِنْ
لَمْ يَثْبُتْ لَعَيْنُ الْأَدَابِ وَلَا تِلْكَ
الْأَشْغَالِ۔

یعنی باعتبار آداب معینہ اور اشغال مخصوصہ کے اتصال تفصیلی نہیں بلکہ اجمالی ہے۔

توبندہ ضعیف ولی اللہ نے کہ حق تعالیٰ
اُس سے عفو کرے اور اُس کو اس کے سلف
صالحین کے ساتھ ملادے زمانہ دراز صحبت
رکھی اپنے والد شیخ اجل عبدالرحیم کی خدراضی
ہو ان سے اور ان کو راضی کرے اور ان ہی
علوم ظاہرہ اور آداب طریقت کے سیکھے اور
ان سے کرامات دیکھے اور مشکلات پوچھے اور
ان سے اکثر فوائد طریقت اور حقیقت کے
سُنے اور جو ان پر ان کے مرشدوں پر واقعات
اور حالات اور کرامات گزرے ان سے مسموع

فَاعْبُدُ الضَّعِيفُ وَوَلِيَّ اللَّهِ عَفَا
اللَّهُ عَنْهُ وَاحْتَقَبْ سَلَفَهُ الصَّالِحِينَ
صَحِبَ أَبَاهُ الشَّيْخَ الْأَجَلَ عَبْدَ الرَّحِيمِ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَأَرْضَاهُ دَهْرًا طَوِيلًا
وَتَعَلَّمَ مِنْهُ الْعُلُومَ الظَّاهِرَةَ وَتَادَبَ
عَلَيْهِ بِأَدَابِ الطَّرِيقَةِ وَرَأَى مِنْهُ
الْكَرَامَاتِ وَسَأَلَهُ عَنِ الْمَشْكَالَاتِ
وَسَمِعَ مِنْهُ كَثِيرًا مِنْ نَوَائِدِ الطَّرِيقَةِ
وَاحْتَقِيقَتِهَا وَمَا جَزَى عَلَيْهِ وَعَلَى
شَيْوَحِهِ مِنَ الْوَأَقِعَاتِ وَالْأَحْوَالِ

وَالْكَرَامَاتِ جَزَاهُ اللَّهُ سُبْحَانَهُ عَنْهُ
وَعَنْ سَائِرِ مُسْتَفِيدِيهِ خَيْرًا -
وَصَحْبٌ هُوَ شَيْخٌ خَاتِمٌ لِيُرَى
أَجَلُهُمْ ثَلَاثَةٌ أَوْ لَهُمْ خُوجَةٌ
خُرْدٌ صَحْبُ الشَّيْخِ أَحْمَدَ السَّرْهِنْدِيِّ
وَالشَّيْخِ الْهَدَّادِ وَخُوجَاتُ حُسَامِ
السَّيِّدِ صَحْبٌ خُوجَاتُ مُحَمَّدٍ بَاقِي
وَتَأْنِيهِمْ السَّيِّدُ عَبْدُ اللَّهِ صَحْبُ
الشَّيْخِ آدَمَ الْبُنَوْرِيِّ صَحْبُ الشَّيْخِ
أَحْمَدَ السَّرْهِنْدِيِّ صَحْبُ خُوجَاتِ
مُحَمَّدٍ بَاقِي وَتَأْنِيهِمْ الْخَلِيفَةُ
أَبُو الْقَاسِمِ صَحْبُ مَلَاوِيِّ مُحَمَّدٍ
صَحْبُ الْأَمِيرِ أَبِي الْعَلَاءِ -

ہوئے اللہ سبحانہ مولف اور باقی ان کے
مستفیدوں کی طرف سے ان کو نیک بدلہ دے۔
اور شیخ عبدالرحیم بہت مرشدوں کی
صحبت میں ہے بزرگ تر ان میں سے تین مرشد
ہیں اول ان میں خواجہ خرد ہیں جو شیخ احمد
سرہندی اور شیخ الہداد اور خواجہ حسام الدین
کی صحبت میں رہے اور تینوں خواجہ محمد باقی
کی صحبت میں رہے اور دوسرے مرشد شیخ
عبدالرحیم کے سید عبداللہ میں جو شیخ آدم بنوری
کی صحبت میں رہے اور وہ شیخ احمد سرہندی
کی صحبت میں رہے اور وہ خواجہ محمد باقی کی
صحبت میں ہے اور تیسرے خلیفہ ابوالقاسم ہیں وہ
ملاوئی محمد کی صحبت میں ہے۔

ف۔ سرہند شہر لاہور کے قریب
ثُمَّ الْخُوجَاتُ مُحَمَّدٍ بَاقِي
صَحْبُ خُوجَاتِ مُحَمَّدٍ أَمَلْنِي
صَحْبُ أَبِيهِ مَوْلَانَا مُحَمَّدٌ دَرَوِيشِ
صَحْبُ مَوْلَانَا مُحَمَّدٌ زَاهِدٌ
صَحْبُ خُوجَاتِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَحْرَارِ
وَالْأَمِيرِ أَبِي الْعَلَاءِ صَحْبُ الْأَمِيرِ
عَبْدِ اللَّهِ صَحْبُ الْأَمِيرِ يَحْيَى صَحْبُ
خُوجَاتِ عَبْدِ الْحَقِّ صَحْبُ خُوجَاتِ
عَبْدِ اللَّهِ الْأَحْرَارِ الْمَذْكُورِ -

اور بنوری برون تنور قصید ہے سرہند کے توالع سے
پھر خواجہ محمد باقی خواجہ محمد امکنکی
کی صحبت میں رہے وہ اپنے باپ مولانا
درویش محمد کی صحبت میں رہے وہ مولانا
محمد زاہد کی صحبت میں رہے وہ خواجہ عبید اللہ
احرار کی صحبت میں رہے اور امیر ابوالعلا
امیر عبداللہ کی صحبت میں رہے وہ امیر یحییٰ
کی صحبت میں رہے وہ خواجہ عبدالحق کی
صحبت میں رہے وہ خواجہ عبید اللہ مذکور
کی صحبت میں رہے۔

اور خواجہ احرار نے بہت شیوخ کی صحبت حاصل کی ان میں سے مولانا یعقوب چرخئی اور خواجہ علار الدین نجدانی ہیں وہ دونوں خواجہ نقشبند کی صحبت میں رہے بلا واسطہ اور مرشد اول یعنی مولانا یعقوب چرخئی خواجہ علار الدین عطار کی بھی صحبت میں رہے اور مرشد ثانی یعنی خواجہ علار الدین خواجہ محمد پارسا کی صحبت میں رہے اور دونوں یعنی عطار اور پارسا خواجہ نقشبند کے عمدہ مریدوں سے ہیں۔

وَالْحَوَاجَةُ أَحْرَارٌ صَحِبَ
شَيْوُخًا كَثِيرِينَ مِنْهُمْ مَوْلَانَا
يَعْقُوبُ الْچَرْخِيُّ وَحَوَاجَةُ عَلَاءُ
الرَّيِّبِ الْعُجْدَانِيَّ صَحِبَا
حَوَاجَةُ نَقْشَبَنْدُ بِلَا وَاسِطَةٍ
صَحِبَ الْأَوَّلُ أَيضًا حَوَاجَةَ
عَلَاءِ الرَّيِّبِ عَطَّارٍ وَالثَّانِي
حَوَاجَةَ مُحَمَّدٍ بَارِسَا وَهُمَا مِنْ
رُكَبَارِ أَصْحَابِ حَوَاجَةِ نَقْشَبَنْدٍ۔

ف۔ چرخ قریب ہے غزنی کے توابع سے اور نجدوان بکسرغین مجسمہ ایک موضع ہے بخارا کے توابع سے اور نقشبند کجاب یاف کو کہتے ہیں خواجہ نقشبند اور ان کے والد یہی پیشہ کرتے تھے۔

اور خواجہ نقشبند بہت شیوخ کی صحبت میں رہے بزرگتر ان میں خواجہ محمد بابا سماسی اور ان کے خلیفہ امیر سید کلال اور خواجہ محمد بابا سماسی خواجہ علی رامینی کی صحبت میں رہے وہ خواجہ محمود ابوالخیر فغزوی کی صحبت میں رہے وہ خواجہ عارف ریوگری کی صحبت میں رہے وہ خواجہ عبدالخالق نجدانی کی صحبت میں رہے وہ خواجہ یوسف ہمدانی کی صحبت میں رہے وہ خواجہ علی فارمدی کی صحبت میں رہے۔

وَالْحَوَاجَةُ نَقْشَبَنْدٌ صَحِبَ
شَيْوُخًا كَثِيرِينَ أَجَلَّهُمْ حَوَاجَةُ
مُحَمَّدٍ بَابَا سَمَاسِيَّ وَخَلِيفَتَهُ
الْأَمِيرَ سَيِّدَ كَلَالٍ وَالْحَوَاجَةُ
مُحَمَّدٌ صَحِبَ حَوَاجَةَ عَلِيِّ
وَالرَّامِينِيَّ صَحِبَ حَوَاجَةَ مُحَمَّدٍ
أَبَا الْخَيْرِ الْفَغْزَوِيِّ صَحِبَ حَوَاجَةَ
عَارِفِ رِيُوغَرِيَّ صَحِبَ حَوَاجَةَ
عَبْدِ الْخَالِقِ الْعُجْدَانِيَّ صَحِبَ
حَوَاجَةَ يَوْسُفَ الْهَمْدَانِيَّ

صَحْبِ عَلِيِّ بْنِ الْقَاسِمِ دِيَّ -

ف۔ سماں بفتح سین و تشدید میم قریب ہے طوس کے توابع سے اور رامتین قصبہ ہے بخارا کے توابع سے اور فغنه بفتح فاد سکون غین معجمہ قریب ہے بخارا کے توابع سے اور یوگر یکسر رائے مہملہ قریب ہے بخارا کے مضافات سے اور فارمد قریب ہے طوس کے توابع سے۔

علی فارمدی بہت مشائخ کی صحبت میں رہے بزرگتر ان میں سے دو ہیں ایک امام ابو القاسم قشیری وہ ابوعلی دقاق کی صحبت میں رہے وہ ابو القاسم نصر آبادی اور ابو الحسن حضرمی کی صحبت میں اور دونوں یعنی نصر آبادی اور حضرمی شبلی کی صحبت میں رہے وہ سید الطائفہ جنید بغدادی کی صحبت میں رہے اور دوسرے مرشد علی فارمدی کے ابو القاسم کرم کاتی ہیں جو ابو عثمان مغربی کی صحبت میں رہے وہ ابوعلی کاتب کی صحبت میں رہے وہ ابوعلی رودبار کی صحبت میں رہے وہ جنید بغدادی کی صحبت میں رہے۔

صَحْبِ تَنْبُوخَاكَتِيرِيْنَ
اَجَلْتَهُمْ اَثْنَانِ اَحَدُهُمَا الْاِمَامُ
اَبُو الْقَاسِمِ الْقَشِيْرِيُّ صَحْبِ اَبَا
عَلِيِّ بْنِ لَدَّ قَاقِ صَحْبِ اَبَا الْقَاسِمِ
النَّصْرِ اَبَادِيٍّ وَ اَبُو الْحُسَيْنِ
الْحَضْرَمِيِّ صَحْبِ الشَّبَلِيِّ صَحْبِ
سَيِّدِ الطَّائِفَةِ الْجَنِيْدِ
الْبَعْدَاوِيِّ وَ الثَّانِي خُوَا جَمًا
اَبُو الْقَاسِمِ الْكُرْكَانِيِّ صَحْبِ
اَبَا عَثْمَانَ الْمَغْرِبِيِّ صَحْبِ اَبَا عَلِيٍّ
بْنِ الْكَاتِبِ صَحْبِ اَبَا عَلِيٍّ الرَّوْدْبَارِيِّ
صَحْبِ جَنِيْدِ الْبَعْدَاوِيِّ -

ف۔ ابو القاسم قشیری رسالہ قشیریہ کے مصنف ہیں جو حقیقت و لایرت اور اولیاء اللہ کے بیان میں نہایت عمدہ کتاب ہے قشیر قبیلہ ہے عرب کا اور دقاق بفتح دال و تشدید قاف ہے اور کرگان بضم کاف عربی و تشدید رائے مہملہ و کاف عجمی ایک کانوں کا نام ہے اور رودباری منسوب بناجیہ کہ ان کے آباء کا منشا تھا۔

اور جنید بغدادی اپنے ماموں سرقطی

وَالْجَنِيْدُ الْبَعْدَاوِيُّ صَحْبِ

لہ سرقطی بفتح اول و کسرت ثانی دیا ہے تختانی مشد و بعضی جو امر دوسر دار و سرقطی یعنی پارچہ فروش کہ جس کو پراچہ

کی صحبت میں رہے وہ معروف کرخی کی صحبت میں رہے اور معروف کرخی بہت مرشد کی صحبت میں رہے بزرگ تران میں دو مرشد ہیں ایک تو امام علی بن موسیٰ رضا ہیں وہ اپنے والد امام موسیٰ کاظم کی صحبت میں رہے وہ اپنے والد امام جعفر صادق کی صحبت میں رہے وہ اپنے والد امام محمد باقر کی صحبت میں رہے وہ اپنے والد امام زین العابدین کی صحبت میں رہے وہ اپنے والد امام حسین کی صحبت میں رہے۔ وہ اپنے والد امیر المومنین علی بن ابی طالب کی صحبت میں رہے وہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحبت میں رہے اور معروف کرخی کے دوسرے مرشد داؤد طائی ہیں جو فضیل عیاض اور حبیب عجمی اور ذوالنون مصری کی صحبت میں رہے اور تینوں حضرات تابعین اور تبع تابعین میں سے بہت بزرگوں کی صحبت میں رہے بزرگ تران میں سے حسن بصری ہیں اور یہ تابعین اصحاب کبار کی صحبت میں رہے ان میں سے انس بن مالک ہیں جو خادم تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور ان کے احادیث کے حافظ تو یہ سلسلہ ہے صحبت کا اسکی صحبت اور انصال میں کچھ شک نہیں۔

خَالَةَ السَّرِيَّةِ السَّقَطِيِّ صَحْبٍ
مَعْرُوفٍ الْكَرْخِيِّ صَحْبٍ شَيْبُوخًا
كَثِيرِينَ أَجْلَهُمْ أَثْنَانِ أَحَدُهُمَا
الإمامُ عَلِيُّ بْنُ مُوسَى الرَّضِيِّ صَحْبٍ
أَبَاكَ الإمامُ مُوسَى الكَاطِمِ
صَحْبٍ أَبَاكَ الإمامُ جَعْفَرُ
الصَّادِقِ صَحْبٍ أَبَاكَ الإمامُ
مُحَمَّدُ بْنُ الْبَاقِرِ صَحْبٍ أَبَاكَ
الإمامُ زَيْنُ الْعَابِدِينَ صَحْبٍ
أَبَاكَ الإمامُ حُسَيْنٌ صَحْبٍ أَبَاكَ
أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي
طَالِبٍ صَحْبٍ سَيِّدَ الْمُرْسَلِينَ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ
تَابِعِيهِمَا دَاؤُدَ الطَّائِيَّ صَحْبٍ
فُضَيْلًا وَحَبِيبَ الْعَجْمِيِّ وَذَو النُّونِ
صَحْبُوشَيْبُوخًا كَثِيرِينَ مِنْ
التَّابِعِينَ وَتَبِعِهِمْ أَجْلَهُمْ
الحَسَنُ البَصْرِيُّ صَحْبٍ هُوَ لَدَى
أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مِنْهُمْ أَنَسُ خَادِمٌ
رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَحَافِظُ سُنَّتِهِمْ فَهَذَا سِلْسِلَتُهُ
الصُّحْبَةِ لَا شَكَّ فِي صِحَّتِهَا وَإِنصَالِهَا-

ف۔ مولانا نے فرمایا کہ میں نے حضرت ولی نعمت یعنی مصنف سے پوچھا کہ شیخ ابوعلی فارمدی کو کہ ابو الحسن خرقانی کے ساتھ نسبت رکھتے ہیں اس رسالے میں کیوں نہ ذکر کیا فرمایا کہ یہ نسبت ادبیت کی ہے یعنی روحی فیض ہے اور اس رسالے میں غرض یہ ہے کہ نسبت صحت کی من وعن عالم شہادت میں جو ثابت ہے مذکور ہو ولیکن نسبت کی نسبت قوی اور صحیح ہے شیخ ابوعلی فارمدی کو ابو الحسن خرقانی سے روحی فیض ہے اُن کو بایزید سبطامی کی روحانیت سے اور اُن کو امام جعفر صادقؑ کی روحانیت سے تربیت ہے چنانچہ رسالہ قدسیہ میں خواجہ محمد یار سال علیہ الرحمۃ نے مذکور کیا۔

اور امام جعفر صادقؑ کو انتساب ہے اپنے نانا قاسم بن محمد بن ابی بکر صدیقؓ کی طرف بھی اور قاسم بن محمد کو انتساب ہے سلمان فارسی سے اُن کو ابی بکر صدیقؓ سے اُن کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

اور ہمارے اور بھی سلاسل ہیں جن کے بعض میں بنا برصیحت کے اتصال ہے اور بعض میں بنا برصیحت یا خرقہ پوشی کے توبندہ ضعیف ولی اللہ نے طریقہ لیا اپنے والد شیخ عبد الرحیم سے انھوں نے سید عبد اللہ سے انھوں نے شیخ آدم بنوری سے انھوں نے شیخ احمد سنہری سے انھوں نے اپنے والد شیخ عبدالاحد سے انھوں نے شاہ کمال سے۔

وَلِدُهُ مِمَّ جَعْفَرِ بْنِ صَادِقٍ
 اَيْضًا اَنْتِسَابُ اِلَى جَدِّ اَبِي اُمَيَّةٍ
 اَلْقَاسِمِ بْنِ اَبِي بَكْرٍ اَلصِّدِّيقِ
 عَنْ سَلْمَانَ اَلْفَارِسِيِّ عَنْ اَبِي
 بَكْرٍ اَلصِّدِّيقِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ
 صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ -
 وَمِنْهَا سَلَسِلٌ اٰخَرُ
 اَلرِّتْصَالُ فِي طَرَفٍ مِنْهَا بِالصُّحْبَةِ
 وَفِي طَرَفٍ بِاَلْبَيْعَةِ اَوْ اَلْحَرْقَةِ
 وَاللّٰهُ اَعْلَمُ فَالْعَبْدُ الضَّعِيْفُ
 وَلِيَّ اللّٰهِ اِخْتِاطًا لِّلطَّرِيقَةِ عَنْ
 اَبِي سَيِّدٍ اَلشَّيْخِ عَبْدِ الرَّحِيْمِ عَنِ
 السَّيِّدِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ الشَّيْخِ
 اَدَمَ عَنِ الشَّيْخِ اَحْمَدَ السُّوَهْرِيَّ
 عَنْ اَبِي سَيِّدٍ اَلشَّيْخِ عَبْدِ اَلْاَحَدِ عَنْ
 شَاهِ كَمَالٍ -

اور شیخ احمد سرہندی کو شیخ سکندر سے بھی طریقہ ملا اور اُن کو اپنے دادا شیخ کمال مذکور سے اُن کو سید فضیل سے اُن کو سید گدار حمن سے اُن کو سید شمس الدین عارف سے اُن کو شمس الدین صحرانی سے اُن کو سید عقیل سے اُن کو سید بہار الدین سے اُن کو سید عبدالوہاب سے اُن کو سید شرف الدین قتال سے اُن کو سید عبدالرزاق سے اُن کو اپنے والد امام طریقت ابو محمد عبدالقادر جیلانی سے ان کو ابو سعید مخزومی سے اُن کو ابو الحسن قرشی سے اُن کو ابو الفرح طرسکی سے اُن کو ابو الفضل عبدالواحد تمیمی سے اُن کو اپنے باپ شیخ عبدالعزیز تمیمی سے اُن کو ابو یکر شبلی سے اُن کو اُس سند سے جو قبل اس کے مذکور ہو چکی یعنی جنید بغدادی سے تا شاہ ولایت علی مرتضیٰ رضی۔

سند سلسلہ قادریہ اَوْ اَيْضًا عَنْ
 شَيْخِ سَيْكُنْدَرٍ عَنْ جَدِّهِ شَيْخِ
 كَمَالٍ الْمَذْكُورِ عَنِ السَّيِّدِ
 فَضِيلِ عَنِ السَّيِّدِ كِدَارِ حَمَنِ
 عَنِ السَّيِّدِ شَمْسِ الدِّينِ عَارِفِ
 عَنِ السَّيِّدِ كِدَارِ حَمَنِ بْنِ أَبِي
 الْحَسَنِ عَنْ شَمْسِ السَّيِّدِ
 الصَّحْرَانِيِّ عَنِ السَّيِّدِ عَقِيلِ
 عَنِ السَّيِّدِ بَهَاءِ الدِّينِ عَنِ السَّيِّدِ
 عَبْدِ الْوَهَّابِ عَنِ السَّيِّدِ شَرْفِ
 الدِّينِ قَتَالِ عَنِ السَّيِّدِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ
 عَنِ أَبِيهِ اِمَامِ الطَّرِيقِ أَبِي مُحَمَّدٍ
 عَبْدِ الْقَادِرِ الْجِيلَانِيِّ عَنِ ابْنِ سَعِيدِ
 الْمُخَرَّمِيِّ عَنِ أَبِي الْحَسَنِ الْقَرَشِيِّ
 عَنِ ابْنِ الْفَرَجِ الطَّرْسِيِّ
 عَنِ ابْنِ الْفَضْلِ عَبْدِ الْوَاحِدِ
 التَّمِيمِيِّ عَنِ ابْنِ الشَّيْخِ عَبْدِ الْعَزِيزِ
 التَّمِيمِيِّ عَنِ ابْنِ يَكْرِوبِ الشَّيْبَانِيِّ
 بِسَنَدِهِ الْمَذْكُورِ۔

ف۔ اور شرف الدین کا لقب قتال ہوا بسبب نفس کشی کی ریاضت کے مخرم

بضم میم و تشدید رائے ہملہ مشدودہ مفتوحہ بغداد کا ایک کوچہ ہے۔

اور بھی ہمارے مرشد شاہ عبدالرحیم
 ادب آموز ہوئے اپنے نانا شیخ فیض الدین محمد

وَ اَيْضًا تَادَبَ شَيْخَانَا
 عَبْدُ الرَّحِيمِ عَلِي رُوْحِ جَدِّهِ لَامِيَه

کی روح سے اور انھوں نے اُن کو اجازت
طریقت دی اُن کے پیدا ہونے سے چند
سال کے پہلے بطریق کرامت کے اور شیخ
رفیع الدین محمد کو اپنے والد قطب عالم
سے اور اُن کو نجم الحق چائیدہ سے اُن کو
شیخ عبدالعزیز سے۔

الشَّيْخِ رَفِيعِ الدِّينِ مُحَمَّدٍ وَ
أَجَازَ كَمَا قَبْلَ أَنْ يُؤَلِّدَ بِسِنِينَ
بَطْرِيْقِ خَرْقِ الْعَادَةِ عَنْ أَبِيهِ
قُطْبِ الْعَالِمِ عَنْ نَجْمِ الْحَقِّ
چَائِدِهِ عَنْ الشَّيْخِ عَبْدِ الْعَزِيزِ

جو رسالہ عزیز یہ کے مصنف ہیں۔

اور شیخ عبدالرحیم کے اور بھی
طرق ہیں ان کو اجازت دی سید عظمت
اللہ اکبر آبادی نے ان کو سند حاصل ہے
اپنے باپ دادوں سے اُن کو شیخ عبدالعزیز
سے اُن کو قاضی خان یوسف نامی سے
اُن کو حسن بن طاہر سے اُن کو سید راجی
حامد شاہ سے اُن کو شیخ حسام الدین مانک
پوری سے اُن کو خواجہ نور قطب عالم سے
اُن کو اپنے والد علاء الحق بن اسعد سے
جو اصل میں لاہوری ہیں اور مسکن میں بنگالی
اُن کو انجی سراج عثمان اودھی سے اُن کو
سلطان المشائخ نظام الدین اولیا سے
اُن کو شیخ فرید الدین گنج شکر سے اُن کو
خواجہ قطب الدین بختیار کالی سے اُن کو
خواجہ معین الدین سخری یعنی سیستانی
سے اُن کو خواجہ عثمان ہارونی سے اُن کو

وَلَكَا طَرْقِي أُخْرَى أَجَازَ كَمَا
السَّيِّدُ عَظَمَةُ اللَّهِ الْأَكْبَرُ أَبَادِي
عَنْ أَنَا عَمَّ عَنِ الشَّيْخِ عَبْدِ الْعَزِيزِ
عَنْ قَاضِي حَانَ يَوْسُفَ النَّاصِحِي
عَنْ حَسَنِ بْنِ طَاهِرٍ عَنْ سَيِّدِ
رَاجِي حَامِدٍ شَاهٍ عَنِ الشَّيْخِ
حُسَامِ الدِّينِ الْمَانِكِ الْبُورِي
عَنْ خُوجَاةٍ نُورِ قُطْبِ الْعَالِمِ
عَنْ أَبِيهِ عَلَاءِ الْحَقِّ بْنِ أَسْعَدِ
اللَّاهُورِيِّ الْبَنْغَالِيِّ عَنْ أَنجِي
سِرَاجِ عُمْتَانَ الْاَوْدِي عَنِ
الشَّيْخِ نِظَامِ الدِّينِ أَوْلِيَا عَنِ
الشَّيْخِ فَرِيدِ الدِّينِ كَنْجِ شَكْرٍ
عَنْ خُوجَاةٍ قُطْبِ الدِّينِ بَخْتِيَارِ
كَالِي عَنِ خُوجَاةٍ مَعِينِ الدِّينِ
السَّخْرِيِّ عَنِ خُوجَاةٍ عُمْتَانَ هَارُونِي

حاجی شریف زبندی سے اُن کو خواجہ
مورود چشتی سے اُن کو اپنے والد خواجہ محمد
بن سمان چشتی سے اُن کو اپنے ماموں خواجہ
محمد چشتی سے اُن کو اپنے والد خواجہ ابوالاحمد
چشتی سے اُن کو خواجہ ابوالسحق شامی سے
اُن کو مشاد علوؤدینوری سے اُن کو ابوہریرہ
بصری سے اُن کو حذیفہ مرعشی سے اُن کو
ابراہیم بن ادھم سے اُن کو فضیل بن
عیاض سے اُن کو عبد الواحد بن زید سے
اُن کو حسن بصری سے ان کو امیر المؤمنین
علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے اُن کو
سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
سے۔

عَنْ حَاجِي شَرِيفِ الرَّبْدِيِّ عَنِ
خَوَاجَةِ مَوْرُوْدٍ چِشْتِي عَنِ اَبِيهِ
خَوَاجَةِ يُوْسُفَ بْنِ مُحَمَّدِ
بْنِ سَمْعَانَ چِشْتِي عَنِ خَالِهِ
خَوَاجَةِ مُحَمَّدِ چِشْتِي عَنِ
اَبِيهِ خَوَاجَةِ اَبِي اَحْمَدِ چِشْتِي
عَنْ خَوَاجَةِ اَبِي اِسْحَاقِ الشَّامِي
عَنْ مَشَادِ عَلُوْدِ النَّوْرِيِّ عَنِ
اَبِي هُبَيْرَةَ الْبَصْرِيِّ عَنِ حَذِيْفَةَ
الْمُرْعَشِيِّ عَنِ اِبْرَاهِيْمِ بْنِ اَدْهَمَ
عَنْ فَضِيْلِ بْنِ عِيَاضَ عَنِ
عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ
الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ عَنِ عَلِيِّ رَاضِي
اللَّهِ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ سَيِّدِ
الرُّسُلِيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَالسَّلَامِ۔

ف۔ مولانا نے فرمایا مانک پور پورب میں ایک قصبہ ہے آہ آباد کے قریب
اور ادوہ ایک شہر ہے پورب میں جس کو اب فیض آباد کہتے ہیں اور سجری یکسر سین
مہملہ و سکون جیم وزائے مجہ منسوب ہے سجستان کی طرف جو مغرب ہے سینستان کا
اور ہر چند اولیا جمع ہے ولی کی لیکن حضرت نظام الدین کا اس واسطے لقب ہو گیا
کہ ایک ولی اولیائے کثیر کے مانند ہے چنانچہ قرآن مجید میں ابراہیم علیہ السلام کو
امت فرمایا اور اُس کی مثالیں بہت ہیں جیسے عبد اللہ کا لقب احرار ہے اور
کعب کا احبار اور زندہ ایک پرگنہ ہے بخارا کے سات پرگنوں میں سے اور

ہارون قریب ہے زندہ سے ادبہ کو س پر اور چشت شہر ہے درہ کوہ میں واقع ہے
دو منزل ہرات سے اور اب اُس کو شاقلان کہتے ہیں اور مرعش ایک شہر ہے شام
کے توابع سے۔

اور میرے والد مرشد ادب آموز
طریقت کے ہوئے بحسب باطن کے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی باطن طریق کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں
دیکھا سوان سے بیعت کی اور آپ نے
اُن کو نفی اور اثبات کی تعلیم فرمائی اور حضرت
ذکر یا ع پیغمبر سے بھی علیہ الصلوٰۃ والسلام
ادب آموز ہوئے کہ اسم ذات کی انھوں نے
تعلیم فرمائی۔

اور بھی والد مرشد نے فیض پایا ائمہ
طریقت کی ارواح سے یعنی شیخ ابو محمد
عبدالقادر جیلانی اور خواجہ بہار الدین محمد
نقشبند اور خواجہ معین الدین بن حسن چشتی
کی روح سے اور اُن کو خواب میں دیکھا اور
اُن سے اجازت لی اور ہر بزرگ کی نسبت
اُن سے علیحدہ علیحدہ دریافت کی جس کا
فیض ہوا اُن حضرات کی طرف سے اُن کے
دل پر اور حضرت والد ہم سے اُس کی حکایت
بیان فرماتے تھے حق تعالیٰ اُن سے اور اُن
حضرات سب سے راضی ہو۔

وَتَأْتِي سَيِّدِي الْوَالِدُ أَيْضًا
يَحْتَسِبُ الْبَاطِنِ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
ذَلِكَ أَنَّكَ رَأَيْتَ فِي مِثْقَلِهَا
وَعَلَّمَهُ النَّفْيَ وَالْإِثْبَاتَ وَ
أَيْضًا مِنْ زَكَرِيَّا النَّبِيِّ عَلَيْهِ
الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ فَإِنَّهُ عَلَّمَهُ
اسْمَ الذَّاتِ۔

وَأَيْضًا مِنْ رُوحِ الْأَيْمَةِ الشَّيْخِ
أَبِي مُحَمَّدٍ عَبْدِ الْقَادِرِ الْجِيلَانِيِّ
وَالْخَوَاجَةِ بَهَاءِ الدِّينِ مُحَمَّدٍ
نَقِشْبَنْدٍ وَالْخَوَاجَةِ مُعِينِ الدِّينِ
بْنِ الْحَسَنِ الْچِشْتِيِّ وَإِنَّهُ رَأَاهُمْ
وَأَخَذَ مِنْهُمْ الْإِجَازَةَ وَوَعَرَفَ
نَسَبَهُ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ عَلَى
حَدِّ نَهَا وَمَا فَاضَ مِنْهُمْ عَلَى
قَلْبِهِ وَكَانَ يُحْكِي لَنَا حِكَايَتَهَا
رَفَى اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَعَنْهُمْ جَمْعِينَ

اور علوم ظاہرہ مجملہ تفسیر اور حدیث اور فقہ
اور عقائد اور نحو اور صرف اور کلام اور اصول
اور منطق کے سوا ان کو ہم نے پڑھا اپنے مرشد
والد سے رضی اللہ عنہ اور والد نے چھوٹی کتابیں
اپنے بھائی ابو الرضا محمد سے پڑھیں اور بڑی
کتابیں امیر زاہد ہروی^۷ سے پڑھیں جو مصنف
ہیں حواشی مشہور درسیہ کے اور امیر زاہد نے
میرزا فاضل سے انھوں نے ملا یوسف کو صحیح
سے انھوں نے میرزا جان وغیرہ سے انھوں نے
محقق ملا جلال روانی سے انھوں نے اپنے
باپ اسعد وغیرہ تلامذہ علامہ تفتازانی اور
علامہ میر سید شریف جرجانی سے رضی اللہ
عنہم۔

وَأَمَّا الْعُلُومَ الظَّاهِرَةَ مِنْ
التَّفْسِيرِ وَالْحَدِيثِ وَالفِقْهِ
وَالْعَقَائِدِ وَالتَّحْوِيلِ وَالتَّحْرِيفِ
وَالكَلَامِ وَالْأَصُولِ وَالمُنْطِقِ فَقَدْ
تَعَلَّمْنَا مِنْ سَيِّدِي الْوَالِدِ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ وَهُوَ قَرَأَ صَغَارَ الْكُتُبِ
عَلَى أَخِيهِ أَبِي الرَّضَى مُحَمَّدٍ
وَ الْكِبَارَ مِنْهَا عَلَى أَمِيرِ زَاهِدٍ
بِالْهَرَوِيِّ صَاحِبِ الْحَوَاشِي
المُشْهُورَةِ عَنْ مِيرْزَا فَاضِلٍّ
عَنْ مَلَا يُوسُفَ الْكُوسَجِيِّ عَنْ مِيرْزَا
جَانَ وَغَيْرِهِ عَنِ المَحْقِقِ مُلَّا جَلَالِ
الدَّوَّانِيِّ عَنْ أَبِيهِ اسْعَدَ وَغَيْرِهِ
عَنْ تَلَامِذَةِ الْعَلَمَةِ التَّفْتَازَانِيِّ
وَ الْعَلَمَةِ الشَّيْخِ نَبِيٍّ جَرَجَانِيِّ
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمْ أَجْمَعِينَ۔

ف۔ علامہ تفتازانی اور علامہ سید شریف جرجانی کی سند علما میں مشہور اور معلوم
ہے لہذا مصنف نے اس کو نہ ذکر فرمایا۔

اور مجھ کو اجازت دی مشکوٰۃ المصابیح
اور صحیح بخاری وغیرہ صحاح ستہ کی معتمد
ثابت القول حاجی محمد افضل نے شیخ
عبدالاحد سے انھوں نے اپنے والد شیخ
محمد سعید سے انھوں نے اپنے دادا شیخ

وَاجَزَانِيَّ مَشْكُوٰةَ الْمَصَابِيحِ وَ
صَحِيحَ الْبُخَارِيِّ وَغَيْرَهُ مِنَ الصَّحَاحِ
السَّيِّدِ الثَّقَةِ الثَّبَتِ حَاجِي مَعْمَدٍ
أَفْضَلَ عَنِ الشَّيْخِ عَبْدِ الْوَاحِدِ عَنْ
أَبِي الشَّيْخِ مُحَمَّدِ سَعِيدٍ عَنِ

بَدَّهٖ سَيِّحُ الطَّرِيقَةِ الشَّيْخِ أَحْمَدَ
 الشَّوْهِدِيَّ بِسَنَدٍ طَوِيلٍ
 الْمَذْكُورِ فِي مَقَامَاتِهِ وَهَذَا آخِرُ مَا
 أَرَدْنَا إِبْرَادَهُ فِي هَذِهِ الرَّسَالَةِ
 وَالْحَمْدُ لِلَّهِ أَوْلَىٰ آخِرًا وَظَاهِرًا
 وَبَاطِنًا -

طریقۃ شیخ احمد شہرستانی سے اُن کی سند
 طویل مذکور ہے اُن کے مقامات اور تصانیف
 میں اور یہ تمام ہے اُس مضمون کی جس کے
 لانے کا ہم نے اس رسالے میں ارادہ کیا
 تھا اور شکر ہے حق تعالیٰ کا ابتدا میں بھی
 اور انتہا میں بھی اور ظاہر میں بھی اور باطن
 میں بھی -

مترجم کتاب ہے الحمد للہ کہ اُس کے حسن توفیق سے ترجمہ قول الجلیل کا چوبیسویں
 ربیع الآخر ۱۲۸۵ ہجری (بارہ سو ساٹھ ہجری) میں پورا ہو گیا۔ حق تعالیٰ میری بھول چوک
 اور کج فہمی کو برکت ارواح طیبہ اولیائے کرام رضی اللہ عنہم کے معاف کرے اور اُن
 حضرات کے نور باطن سے میرے ظلمت کدہ دل کو نورانی فرما دے آمین اور اہل اسلام
 کو اس ترجمے سے فائدہ بخشے اور کج فہمی سے پناہ میں رکھے آمین ثم آمین -

خاتمة الطبع

67
153

الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَىٰ نَوَائِبِهِ وَالصَّلَاةُ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ أَمَّا بَعْدُ يَه كِتَابِ
 فَيْضِ انْتِسَابِ قَوْلِ الْجَمِيلِ تَصْنِيفِ طَيْفِ عَارِفِ كَامِلِ عَالِمِ فَاضِلِّ مَوْلَانَا شَاهِدِ دَلِيِّ الشَّهِ
 صَاحِبِ مَحْدَثِ دَهْلَوِيِّ مَعَ تَرْجِمَةِ مَوْسُومِ بِهِ شَفَارِ الْعَلِيلِ مَرْجِمِ مَوْلَوِيِّ خَرَمِ عَلِيِّ صَاحِبِ
 بَاهُورِيِّ مَرْحُومِ وَفَوَائِدِ مَوْلَانَا شَاهِدِ عَبْدِ الْعَزِيزِ صَاحِبِ دَهْلَوِيِّ دِحْوَاتِشِيِّ مَوْلَانَا نَوَابِ قَطْبِ
 الدِّينِ خَالِ صَاحِبِ دَهْلَوِيِّ -

ایجوکیشنل پریس کراچی میں ۱۳۹۹ھ میں طبع ہوئی۔

مکتبہ دارالکتاب
 قرآن پاک ششم

انوار القلوب

مولانا شرفیج الدین صاحب اور حکیم اللہ سے مولانا شاہ
 اہلسنی علی سقاوی نے تکرار شدہ اور پاکیزہ ترجمہ سونے
 رقم ششہاں کو اس قدر آسان بنا دیا ہے کہ بچے
 زود سے ان شروہ میں مبتلا ہو جائے
 حذیقہ: ہر روز ۱۰ روپے ۱۰ روپے
 مکتبہ دارالکتاب، لاہور

سید عینی

دارالکتاب، لاہور کھنڈل پوریت ادب منزل، پاکستان، لاہور

No 13

